ذوقِ نعت

مولانا حسن رضا خان بریلوی

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

Marfat.com

حضرت حسن رضا بریلوی

کی

نعت گوئی

اور اُن کے دیوان

ذوقِ نعت

پر

ناقدانہ نظر

از

شمس بریلوی (فاضلِ مشرقیات)

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی ۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعری میں نعت شریف کا آغاز آج سے چودہ سو سال پہلے اس وقت ہوا جب کہ حضرت ابو طالب عم نامدار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرامی قدر برادرزادہ کی شان میں محبت بھرے دل سے چند اشعار کہے تھے ان میں ایک شعر یہ بھی تھا۔

اشق لہ من اسمہ لیجلہ ۔۔۔ فذو العرش محمود وھذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ان اشعار کے بعد تاریخ نعت گوئی میں وہ اشعار ملتے ہیں جو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نعت رسول میں کہے تھے۔ جب آپ نے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں نزول فرمایا تو اس وقت آپ کے خیر مقدم میں یہ شعر دف پر بنی نجار کی لڑکیوں نے گایا۔

نحن جوار من بنی نجار ۔۔۔ یا حبذا محمد من جار

انصار کی عورتوں کی زبان پر آپ کی نعت اس طرح تھی۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ۔۔۔ وجب الشکر علینا ما دعا اللہ داع

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کی نعت بھی قابل ذکر ہے، ان کا مشہور قصیدہ "بانت سعاد" اس سلسلے میں مشہور ہے، اس کے بعد حضرات تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایمان کے گلستان دلفروز میں یہ نکہت بیزیاں کرتے رہے تا اینکہ ایران کی سرزمین پر پرچم اسلام لہرایا اور زرتشت کی زمین کا چپہ چپہ اسلامی قدموں کے تلے آگیا۔ اور اس سرزمین کا گوشہ گوشہ نعت پاک کے گلہائے مشکبو سے مہک اٹھا۔

دوسری صدی ہجری کے اکابر دین اور حضرات صوفیائے کرام نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع ایمان فروز کو فروزاں رکھا۔ حضرت عبداللہ انصاری، حضرت باباطاہر، حضرت فضیل جیسے بزرگان دین و ملت نے نعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سرمایۂ محبت

Marfat.com

فراہم کیا۔

رودکی فارسی شاعری کا بابا آدم ہے۔ لیکن اس کے دور میں ملوکیت کی بساط ہر طرف بچھ چکی تھی، شعرائے کرام انعام و اکرام کے لئے سلاطینِ وقت کی مدح سرائی میں سرگرم تھے۔ اور رفتہ رفتہ سلاطین کی مدح سرائی اس دور میں شاعری کا مقصد اور مطمحِ نظر بن گئی۔ چنانچہ قصیدے کی صنف وجود میں آئی اور اس نے وہ زور پکڑا کہ مشکل ہی سے کوئی شاعر ایسا ہو جو اس لعنت سے محفوظ رہا ہو۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں صوفیانہ شاعری کو فروغ ہوا۔ حکیم سنائیؒ اور خواجہ فریدالدین عطارؒ نے حدیقہ اور منطق الطیر جیسی عارفانہ کتابیں لکھیں۔ مثنوی کی صنف وجود میں آ چکی تھی اور مثنوی کا آغاز حمد و نعت ہی سے کیا جاتا تھا۔ مثنوی مولانا رومؒ کا آغاز اگرچہ اس روایتی انداز میں نہیں ہوا لیکن خمسہ نظامیؒ اور جامیؒ میں یہ التزام موجود ہے۔

صنفِ قصیدہ کو نعت کے لئے مخصوص کرنے میں حکیم افضل الدین خاقانی کا نام سرفہرست ہے۔ جناب خاقانی نے بڑے حکیمانہ انداز میں قصیدے کہے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں۔

دل من پیر تعلیم است و من طفلِ زباندانش سر تسلیم سر عشر و سبر زانو دبستانش

اس قصیدے میں ان کی نعت کا انداز دیکھیئے۔

نہ ہے عزت کہ بے نعت تو لوح معصیت گردد ہر آں نامہ کہ بسم اللہ بود تذہیبِ عنوانش

حکیم خاقانیؒ کا یہ نعتیہ قصیدہ تو بہت ہی مشہور ہے۔

صبحدم چوں کِلّہ بندد آہِ دود آسائے من در شفق چوں خوں نشیند چشم شب پیمائے من

حکیم خاقانی، نظامی گنجوی، حضرت جامی کا نعتیہ کلام آج بھی موجود ہے خصوصاً حضرت جامیؒ کی نعتیہ غزلیں تو آج بھی ہمارے سوزِ دل کا مرہم ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے نعت پاک میں قلم اٹھایا ہے۔ حضرت سعدی شیرازی کہ یہ مصرعے تو بلاغت میں آپ اپنا جواب ہیں۔

Marfat.com

بلغ العلیٰ بکمالہٖ   کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ   صلّوا علیہ وآلہٖ

دیارِ ہند میں حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نوازؒ اور امیر خسروؒ کا نعتیہ کلام اور آپ کے معاصر حسن دہلوی کی نعتیہ شاعری دلوں کو گرماتی رہی۔ دورِ مغلیہ ہند میں فارسی شاعری کا دورِ عروج ہے۔ عرفی شیرازی اس دور کا مشہور شاعر ہے۔ اکبر و جہانگیر کے دربار سے وابستہ رہا۔ اور جہانگیر کی مدح میں بڑے شاندار قصیدے کہے۔ جہانگیر کی مدح میں کہتا ہے:!

صباحِ عید کہ شد تکیہ گاہ ناز و نعیم   کلاہ کج بنہادہ گدا و شہ دہیم!

عُرفی بڑا خوددار و خودنگر شاعر تھا۔ وہ اپنی نازک خیالی میں اپنے معاصرین سے ممتاز ہے وہ اس دور کے نعت گو شعراء میں بھی منفرد و ممتاز ہے۔ اس نے نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عجیب اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے۔ کہتا ہے:

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل   سلمائے حدوث تو ولیلائے قدم را

اسے نعت گوئی کے دشوار گذار راستے کا بخوبی اندازہ ہے۔ کہتا ہے:

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا   ہشیار کہ رہ بردم تیغ است قدم را

عرفی کے معاصرین میں نظیری نیشاپوری اور ظہوری ترشیزی ہیں ان کے ہاں نعت گوئی مستقل عنوان کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ غزلوں میں کہیں کہیں نعتیہ اشعار مل جاتے ہیں۔ دورِ شاہجہانی میں حاجی جان محمد قدسی اور ابو طالب حکیم قابلِ ذکر ہیں لیکن ان کے یہاں بھی نعت شریف کو مستقل عنوان کی حیثیت حاصل نہیں ہے بلکہ غزل میں خال خال مضمون پایا جاتا ہے غرضکہ جب تک ہندوستان میں فارسی زبان حکومت اور دفاتر کی زبان رہی۔ فارسی شاعری کا زور د شور رہا۔ یہاں اس کی تفصیل کا موقع نہیں انیسویں صدی عیسوی میں جب اُردو نے فارسی کی جگہ لی تو شعراء کی توجہ بھی اس طرف مبذول ہوئی۔ اگرچہ معاملات و مراسلات میں فارسی زبان ہی سے کام لیا جاتا تھا لیکن اردو

Marfat.com

میں شعر کا رواج شاہ حاتم کے دور سے ہوا ۔ شاہ حاتم ۔ شاہ مبارک ۔ ولی دکنی اُردو کے متقدمین شعراء ہیں ۔ ان کے یہاں نعتیہ اشعار اسی طرح خال خال پائے جاتے ہیں ۔ قدیم طرزِ شاعری میں اُردو شاعری کا جب دورِ اوّل شروع ہوا تو سودا کے قصیدوں نے دھوم مچادی ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ سودا نے قصیدہ نگاری میں جو گلکاریاں کی ہیں اور جو کمال دکھایا ہے وہ اُن سے غزل میں سرانجام نہ ہو سکا ۔ سودا نے اپنی شاعری میں نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک مستقل عنوان بنایا ۔ اور بڑے پُرشکوہ قصیدے کہے اور ان قصیدوں میں سب سے زیادہ پُرشکوہ قصیدہ وہ ہے جس کا مطلع ہے :

ہوا جب کفر ثابت ہے وہ تمغائے مسلمانی　　　نہ ٹوٹی شیخ سے زنّار تسبیح سلیمانی

سودا کے بعد ذوق قصیدہ گوئی میں مشہور ہیں لیکن انہوں نے اپنا تمام زورِ طبع بہادر شاہ ظفر کے حضور میں نذر کردیا اور دولتِ دنیا کو دولتِ سرمدی پر ترجیح دی ۔ غالب غزل نگار شاعر ہیں فارسی میں کچھ نعتیہ غزلیں موجود ہیں اُردو میں کوئی مستقل غزل نعت میں نہیں کہی غالب کی فارسی زبان میں یہ نعتیہ غزل مشہور ہے ۔ جس کا مقطع ہے ۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم　　　کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

غالب کے مشہور ہمعصر حکیم مومن خاں مومن نے جن کا قلم کبھی سلاطین کی تعریف میں نہیں اُٹھا نعت میں اپنے نزاکتِ طبع کے خوب خوب جوہر دکھائے ہیں ۔ نعت پاک میں ان کا یہ قصیدہ بہت مشہور ہے ۔

زبان لال کہاں اور مدیحِ تاجِ خروس　　　گرا ہے خاک پہ کیا لعل افسر کاؤس

لیکن ان کے نعتیہ قصیدے بھی ان کی غزلوں کی طرح زبان زدِ عوام و خواص نہ ہو سکے متاخرین شعراء میں منشی امیر اللہ تسلیم اور محسن کاکوروی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں ۔

منشی امیر اللہ تسلیم کا یہ نعتیہ قصیدہ بڑا پُرشکوہ اور پُرکیف ہے ۔

فقر میں تقدیر اپنی ہے لباسِ اغنیا　　　جسم عُریاں پر اگر ہوتا ہے نقشِ بوریا

Marfat.com

متاخرین شعرا میں محسنؔ کاکوروی نے نعت گوئی کو اپنا موضوع شاعری بنایا، اور نعت شریف میں بڑے شاندار قصیدے لکھے۔ خصوصاً

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل　　برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

نے تو دُنیائے ادب میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج بھی اس کا لطف اسی طرح زندہ ہے اور اس کی شہرت قائم ہے۔ برصغیر میں جب تک دہلی اور لکھنؤ کے دربار موجود رہے قصیدہ گوئی کا زور رہا۔ چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی شعرا کی قدرداں تھیں۔

دربارِ رامپور سے بہت سے شعرا وابستہ رہے۔ اور شعرا کی سرپرستی کرتا رہا اس طرح چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی شعرا کی سرپرستی کو لازمۂ امارت سمجھتی رہیں۔ جب ان ادب پرور والیانِ ریاست کے بعد یہ ادب پروری ختم ہو گئی۔ یہ اچھا ہوا یا بُرا یہ دوسری بات ہے۔ مجھے یہاں یہ بتانا مقصود تھا کہ صنفِ قصیدہ پر زوال آگیا۔ درباروں میں قصیدہ گوئی کی محفلیں جب گرم ہونا ختم ہو گئیں تو مشاعروں کا زور ہوا اور مشاعرے کس شان سے ہوتے تھے اس کا اندازہ آپ کو مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی کی تصنیفِ لطیف "دہلی کے آخری مشاعرے" سے ہو جائے گا۔

بیسویں صدی کے مشاعروں میں وہ شاہانہ ٹھاٹ تو پیدا نہ ہوئے لیکن گرمیِ محفل کے سامان بلند پایہ کلام فراہم کرنے لگے ۔ ان مشاعروں سے قصیدہ گوئی اور قصیدہ خوانی کو قطعی تعلق نہ تھا۔ مشاعرہ نام تھا صرف غزل خوانی کا، مصرعِ طرح دیا جاتا اور اس پر شعرا طبع آزمائی کر کے غزلیں کہتے۔ اور مشاعروں کو گرماتے۔

دورِ جدید اپنے آغاز میں نظموں کا دور تھا۔ اور نظم نگاری کے بڑھتے ہوئے طوفان کے سامنے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ غزل گوئی کا سفینہ غرق ہو کر رہے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ خود نظم گوئی کا بازار سرد پڑ گیا۔ سرورؔ، بے نظیرؔ، دردؔ کاکوروی، سیمابؔ اکبرآبادی حفیظؔ اور جوشؔ نے اپنی نظم نگاری سے نظم کے ایوان کو فلک سا بنا دیا۔ اور جناب جوشؔ

Marfat.com

کی بدولت آج بھی اس میں آن بان موجود ہے۔ لیکن غزل کی شان ہی کچھ اور ہے وہ آج بھی اس سربلندی کے ساتھ بزمِ ادب میں جلوہ گر ہے۔ بہرحال قصیدہ نگاری کے زوال کے ساتھ ساتھ جب غزل کا عہدِ عروج شروع ہوا تو جہاں شعراء نے تغزل کو اپنا منتہائے فکر قرار دیا اور گل و بلبل، زلف و رخسار، جور و جفا، عتاب و عقاب، ہجر و وصل اور فراقِ یار کی صعوبات کو اپنی شاعری کا موضوع قرار دیا۔ وہاں چند اہلِ درد ایسے بھی تھے جنہوں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو حرزِ جان بنایا اور اس متاعِ ایمان پر اپنے افکار کے دُرہائے آبدار کو نثار کیا۔

صہبائے عشقِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سرشار رہنے والی ہستیوں میں والا مرتبت حضرت محسن کاکوروی، عظیم المرتبت امام اہلِ سنت حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز، حضرت شہیدی، حضرت بیدم اور جناب حسن بریلوی کے اسمائے گرامی خواہ تاریخ ادب میں مذکور نہ ہوں لیکن عاشقانِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی فہرست میں سرِ فہرست قیامت تک ضرور رہیں گے۔

تاریخِ ادب کی یہ چشم پوشی بے وجہ نہیں ہے کہ ان حضرات کی شاعری دوسرے شعراء کی طرح ذریعۂ عزت و منتہائے کمال یا سرمایۂ فضل و مرتبت نہیں تھی بلکہ ان برگزیدہ ہستیوں کے پاک دلوں میں جب محبتِ رسولؐ کا جوش فراواں ضبط کی حدوں کو توڑ ڈالتا تو ان کے دل کے راز شعر کا لباس پہن کر جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔ حضرت شہیدی کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے کس جذبہ کی ترجمانی کر رہا ہے۔

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا یہ شعر:

ادھر مخلوق میں شامل ادھر سے اللہ سے واصل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا

اور جناب محسن کاکوروی کا یہ فرمانا:

Marfat.com

گُلِ خوش رنگ رسولِ مدنی العربی | زیبِ دامانِ ابد، طرۂ دستارِ ازل
مہرِ توحید کی ضو، اوجِ شرف کا مہِ نو | شمعِ ایجاد کی لو، بزمِ رسالت کا کنول

یہ جذبات اور یہ مضامین اور یہ حقیقت آفریں خیالات ان دلوں کی آواز ہو سکتی ہے جن کے دل محبت نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے گرمائے ہوئے اور جن کے سر سودائے محبتِ مصطفویؐ سے معمور ہیں اعلیٰ حضرت رضا بریلوی (اقدس سرہ العزیز) اور جناب محسن کاکوروی کے کلیات ملاحظہ کیجئے۔ ہر شعر سے عقیدت چھلکتی ہے۔ اور ہر مصرعہ سے والہانہ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا قصیدۂ نوریہ "

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا | صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

محبتِ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسا چشمہ ہے جس سے آج تک تشنگان محبت اپنی پیاس بجھاتے رہے ہیں۔ ایسے کشتگان محبت اور شیدایانِ نبیؐ میں اعلیٰ حضرت الحاج شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے برادرِ گرامی قدر حضرت حسن رضا خان صاحب المتخلص حسنؔ بھی ہیں جن کی یہ غزل

حُسن جب مقتل کی جانب تیغِ براں لے چلا | عشق اپنے مجرموں کو پا بجولاں لے چلا
بے مروت ناوک افگن آفریں صد آفریں | دل کا دل زخمی کیا پیکاں کا پیکاں لے چلا

آج بھی بچے بچے کی زبان پر ہے حسن مرحوم نے اپنے والد ماجد حضرت گرامی مولانا مولوی نقی علی خانصاحب سے اکتسابِ علم کیا۔ اور اعلیٰ حضرت الحاج شاہ احمد رضا خانصاحب قدس سرہ العزیز کی صحبت میں ذوقِ شاعری پیدا ہوا۔ اور پروان چڑھا۔ نعت گوئی کے ساتھ ساتھ غزل گوئی پر بھی آپ کو پوری پوری قدرت حاصل تھی چنانچہ آپ کا ایک دیوان غزلیات بھی موجود ہے۔

حضرت حسن بریلوی کو اُستادِ وقت جناب داغ دہلوی سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔ اور وہ مدتوں تک رامپور میں اُستاد داغ کے دامن سے وابستہ رہے۔ زبان کی لطافت اور

Marfat.com

بیان کی سادگی جوانِ کے استاد کا خاص رنگ ہے ان کے ہاں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ امر محقق نہیں ہوسکا کہ نعت شریف پر مبنی کلام بھی استاد داغ کی اصلاح سے آراستہ ہوا یا نہیں ؟

خود راقم الحروف جس زمانے میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں شعبۂ فارسی کا صدر تھا اور میرا تمام دن وہاں کی علمی اور ادبی فضاؤں میں گزرتا تھا خصوصاً محب صادق مولوی ابرار حسین صدیقی تلہری مرحوم کے یہاں مجمع احباب ہوتا۔ اور جناب حسن بریلوی کے خلف اصغر جناب حکیم حسین رضا خاں صاحب بھی اس صحبتِ دل نشین میں شریک ہوتے تو اکثر ان کی زبان سے یہی سنا کہ آپ کا نعتیہ کلام جناب داغ کی اصلاح سے حک آشنا نہیں ہوا بلکہ آپ اپنا نعتیہ کلام اپنے برادر گرامی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خانصاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کو سناتے وہ جو کچھ اصلاح مناسب تصور فرماتے دے دیتے۔ یہی سبب ہے کہ جناب حسن کے کلام میں شکوہِ الفاظ، بندشِ تراکیب اور جدتِ مضامین کا جہاں تک تعلق ہے اس کا رنگ اعلیحضرت کے کلام سے ملتا جلتا ہے۔ آپ کا مجموعہ کلام نعتیہ موسوم بہ "ذوق نعت" کا مطالعہ کیجئے اس میں یہ خصائص آپ کو نظر آئیں گے۔ پیش نظر اوراق میں حضرت حسن بریلوی کے کلام کا ناقدانہ تجزیہ پیش کیا جارہا ہے۔ تاکہ ان کے کلام کی خارجی اور داخلی خصوصیات نمایاں ہوسکیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ان کے کلام کی خارجی خصوصیات پر نظر ڈالنا مقصود ہے کہ یہ اندازہ ہوسکے کہ زبان و بیان اور طرز ادا کے اعتبار سے ان کا کلام کس پایہ کا ہے۔

خارجی خصوصیات

کسی کلام کی خارجی خصوصیات میں سب سے پہلے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ شاعر کا تعلق ادب کے کس دور سے ہے اور زبان و بیان میں اس نے اس عہد کی ترجمانی کس حد تک کی ہے۔ آغازِ کلام میں یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ جناب حسن مرحوم حضرت داغ دہلوی کے

Marfat.com

شاگرد تھے اور جناب داغؔ کے قیام رامپور کی پوری مدت تک حسن مرحوم اپنے استاد کے ساتھ رہے۔ داغؔ مرحوم کی زبان کا غلغلہ ایسا کون ہے جس کے کانوں تک نہ پہنچا ہو۔ داغؔ کا روزمرہ اور ان کی زبان خالص دلّی کی زبان اور اس کا روزمرہ ہے۔ داغؔ کی شاعری کا اگر تجزیہ کیا جائے اور موضوع سے قطع نظر کر لی جائے تو بہت کم ایسے شاعر ہیں جو زبان کی صفائی اور صحت میں ان سے آگے نکل سکیں۔ استاد کی اس خصوصیت سے جناب حسن مرحوم نے بھی پورا پورا اکتساب کیا ہے۔ اور یہ وصف ان کے ہاں بھی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ نعت گوئی میں اگرچہ مضمون کو اولیت حاصل ہے یعنی پہلے مضمون اور پھر اس مضمون کی اہمیت یا اس کی بلند پائیگی سے ہم آہنگ ہونے والے الفاظ یا زبان! جناب داغؔ کا سرمایۂ شاعری چونکہ غزل ہے اس لئے ان کے ہاں روزمرہ کا پاس اور زبان کی صفائی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے حسن مرحوم نعت شریف میں اس قسم کے محاورات یا روزمرہ تو استعمال نہیں کر سکے۔

چند دن میں داغؔ ہو گے کامیاب کیوں مرے جاتے ہو دو دن کے لئے

لیکن احترام نعت کے ساتھ جہاں ان کو زبان کی سادگی برتنے کا موقع ملا ہے انہوں نے اس کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ موضوع کے اعتبار سے نعت شریف فن شاعری میں سب سے اہم موضوع ہے اور بقول عرفیؔ

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا ہشیار کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را

ایک ذرا سی لغزش، یا فن کی ایسی رعایت جو حدودِ ادب سے بے نیاز بنانے والی یا بے خبر کر دینے والی ہے۔ متاعِ ایمان کو متاعِ کاسد بنا کر رکھ دیتی ہے۔ حسن مرحوم نے جس ماحول میں آنکھ کھولی تھی وہاں کی فضا میں عشقِ رسولؐ اور محبتِ نبیؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ایمان پرور نغمات رچے بسے تھے جس برادر گرامی کی صحبت ان کو نصیب ہوئی وہ رسولِ مکرّم کے ایسے گدائے غاشیہ بردوش تھے کہ کیا مجال ہے کہ سوئے ادب تو معاذ اللہ بڑی بات۔

Marfat.com

ہے۔ شانِ رسالت کے غیر شایان کلمات کی ادائیگی کس کی مجال تھی کہ ان کے حضور میں کر سکے۔ یا وہ عظیم ہستی جس کے وردِ زبان ہمیشہ یہ رہا۔

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

اس عظیم ہستی نے آدابِ نعت سے جنابِ حسنؔ کو واقف کیا اور محبّتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں شائستگی گفتار کے انداز سکھائے۔ ظاہر ہے اس استاد کی صحبت میں بھی جس کی زبان کی دھوم تمام ہندوستان میں تھی جناب حسنؔ کبھی ان آداب کو نہ بھولے! زبان کی لذّت کے ساتھ شائستگی گفتار اور اندازِ بیان ملاحظہ فرمائیے۔

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستا تیرا

دیکھئے! ادب انہیں محبوبِؐ رب العالمین کو اس طرح مخاطب نہیں کرنے دیتا بلکہ وہ جلوۂ یار کو مخاطب کر رہے ہیں اور اس کے پھیرے کے طلب گار ہیں۔

وہ جس کی نظر میں صحرائے مدینہ کا یہ احترام ہو کہ

خارِ صحرائے نبیؐ پاؤں سے کیا کام تجھے آ مری جان مرے دل میں ہے رستا تیرا

وہ عالمِ دیوانگی میں بھی ان حدود سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔ جو اربابِ کمال نے اس راہ میں معیّن کر دی ہیں۔ اور اس روزمرّے کو ملاحظہ کیجئے اور تمنّائے دل کی داد دیجئے۔!!

موت اس دن کو جو پھر نام وطن کا لیتا خاک اس سر پہ جو اس در سے کنارا کرتا

گرمئ بازار مولیٰ بڑھ چلی نرخِ رحمت خوب سستا ہو گیا

ان کے جلوؤں میں ہیں یہ دلچسپیاں جو وہاں پہنچا وہیں کا ہو گیا

ان کے صدقے میں عذابوں سے چھٹے کام اپنا نام ان کا ہو گیا

سلطان و گدا سب ہیں ترے در کے بھکاری ہر ہاتھ میں دروازے کا بازو نظر آیا

ظاہر ہیں حسنؔ احمدِ مختارؐ کے معنی کونین پہ سرکار کا قابو نظر آیا!

Marfat.com

یہ بیٹھا ہے سگ تمہاری عطا کا! کبھی ہاتھ اُٹھنے نہ پایا گدا کا !!

سہارا دیا جب مرے ناخدا نے ہوئی ناؤ سیدھی، پھرا رُخ ہوا کا

اے آہ مرے دل کی لگی اور نہ بجھتی کیوں تو نے دُھواں سینۂ سوزاں سے نکالا

موتھ مانگی مرادوں سے بھری جیب دو عالم جب دستِ کرم آپ نے داماں سے نکالا

محاورات کا استعمال :۔

نعت شریف میں زبان کی پابندیاں بڑا دشوار گذار مرحلہ ہے لیکن جناب حسن کے یہاں جس طرح روزمرہ اور اس کی بے ساختگی ہے اسی طرح حضرت داغ کی مانند انہوں نے محاورے بھی اس طرح استعمال کیے ہیں کہ آمد ہی آمد معلوم ہوتے ہیں آورد کا گمان نہیں ہوتا۔ اور یہ دلیل ہے زبان پر قادر ہونے کی۔ فرماتے ہیں :۔

امت کے کلیجے کی خلش تم نے مٹائی ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگِ جاں سے نکالا

اگر قسمت سے میں ان کی گلی میں خاک ہو جاتا غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا

محاورے کے ساتھ اس معنی آفرینی اور علو شانِ رسالت کو ملاحظہ فرمائیے :۔

اگر پیوند ملبوسِ پیمبر کے نظر آتے ترا اے حُلّہ شاہی کلیجہ چاک ہو جاتا

حسن اہلِ نظر عزت سے آنکھوں میں جگہ دیتے اگر یہ مشتِ خاک اُن کی گلی میں خاک ہو جاتا

دُشمن ہے گلے کا ہار آقا لُٹتی ہے مری بہار آقا

ہاتھ خالی کوئی پھرا نہ پھرے ہے خزانہ کھلا ہوا تیرا

حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب میں فدا، تم آپ ہو اپنا جواب

حشر میں ایک ایک کا مُنہ تکتے پھرتے ہیں عدو آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مختصر یہ کہ اس قبیل کی بیسیوں مثالیں ان کے کلام سے پیش کی جا سکتی ہیں مگر اس تبصرے اور نقد کی تنگ دامانی اس کی اجازت نہیں دیتی۔ خارجی خصوصیات میں زبان کے بعد اندازِ بیان اور طرزِ ادا کو بڑی اہمیت ہے۔ حضرت داغ دہلوی کے کلام کی شہرت

Marfat.com

بہت کچھ ان کے اندازِ بیان کی طرفگی پر مبنی ہے۔ غزل میں اندازِ بیان کو شوخی و بانکپن سے بہت پُر کیف بنایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ جناب داغ کے یہاں یہ خصوصیت ہر جگہ نمایاں ہے لیکن نعت کا محدود و دقیق موضوع اس کی اجازت نہیں دیتا۔ نہ وہاں مبالغہ کی گنجائش ہے نہ استعارے وکنائے کو آزادہ روی کا موقع دیا جاسکتا ہے۔ اور نہ شوخی و بانکپن کا اس راہ میں گذر ہے۔ شریعت کے حدود قدم کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں۔ حدودِ ادب بیباکی کی اجازت نہیں دیتے۔ ان قیود کے ہوتے ہوئے اگر نعت گو شاعر اندازِ بیان میں طرفگی پیدا کر دکھائے تو یہ اس کا کمالِ شاعری ہے۔ جناب حسن مرحوم نے اس راہ میں بہت دیدہ وری کے ساتھ قدم اٹھایا ہے، فرماتے ہیں:۔

بہاریں نازہ رنگیں کیوں خزاں میں دھجیاں اڑتیں ___ لباسِ گل جو ان کی ملگجی پوشاک ہو جاتا

اندازِ بیان کی شوخی آدابِ نعت کے ساتھ ملاحظہ کیجئے:۔

کمانِ نبوت قادر اندازی میں یکتا ہیں ___ دو عالم کیوں نہ ان کا بستۂ فتراک ہو جاتا

تجلی گاہِ جاناں تک اُجالے سے پہنچ جاتے ___ جو تو اے توسنِ عمرِ رواں چالاک ہو جاتا

کانٹا... غمِ عقبیٰ کا حسن اپنے جگر سے ___ اُمت نے خیالِ سرِ مژگاں سے نکالا

امت کے کلیجے کی خلش تم نے مٹائی ___ ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگِ جاں سے نکالا

قیدیوں کی جنبشِ ابرو سے بیڑی کاٹ دو ___ ورنہ جرموں کا تسلسل سوئے زنداں لے چلا

گُل نہ ہو جائے چراغِ زینتِ گلشن کہیں ___ اپنے سر میں ہیں ہوائے دستِ جاناں لے چلا

کہوں کیا حال زاہد گلشنِ طیبہ کی نزہت کا ___ کہ ہے خلدِ بریں چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا

شبِ اسریٰ ترے جلوؤں نے کچھ ایسا سماں باندھا ___ کہ اب تک عرشِ اعظم منتظر ہے تیری رخصت کا

گرمیٔ بازارِ مولیٰ بڑھ چلی ___ نرخِ رحمت خوب سستا ہو گیا!

دیکھ کر ان کا فروغِ حسن پا ___ مہر ذرہ، چاند... تارا ہو گیا

Marfat.com

ہمیشہ رہروانِ طیبہ کے زیرِ قدم آئے
الٰہی کچھ تو ہو اعزاز میرے کاسۂ سر کا

اُجالا طور کا دیکھیں جمالِ جانفزا دیکھیں
کلیم آکر اُٹھا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

ہمارے دل کی لگی بھی وہی بجھادیں گے
جو دم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں

ہوائے کوچۂ جاناں کے دلفزا جھونکے
خزاں رسیدہ دل کو باغ و بہار کرتے ہیں

دے ڈالیے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل، دردِ حسنؔ کی بھی دوا ہو!

بہارِ خُلد صدقے ہو رہی ہے رُوئے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے

زبان کی سادگی، طرزِ ادا اور اندازِ بیان کی مثالیں آپ کے سامنے پیش کی جاچکی ہیں اور آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خامۂ حسنؔ نے اس میدان میں کیسی گلکاریاں کی ہیں جیسا کہ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ صفائی زبان میں انہوں نے اپنے استاد کی پوری پوری تقلید کی ہے۔ اور یہ ان کا کمال شاعری ہے کہ نعت شریف میں انہوں نے سادگیٔ زبان اور محاورے کی چاشنی کو برقرار رکھا ہے ورنہ نعت گوئی کے لئے شکوہِ الفاظ اور جدّت تراکیب ضروری لوازم ہیں۔ جنابِ حسنؔ کے برادرِ گرامی قدر دام ترتبت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا کلام دیکھیے، ان کے خامۂ رنگین بیان اور فکر فلک سا نے شکوہِ الفاظ سے ایک ایک شعر کو اس طرح آراستہ کیا ہے کہ مضمون کی ادائیگی کے لئے اس سے بہتر الفاظ کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا تھا۔

جنابِ حسنؔ کے یہاں خارجی خصوصیات میں یہ خصوصیت بھی موجود ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس التزام نے ان کے کلام کی بے ساختگی کو ختم کردیا ہے۔ چند اشعار پیش کر رہا ہوں ملاحظہ کیجیے :۔

فروغِ اخترِ بدر آفتاب جلوۂ عارض
ضیائے طالعِ بدر اُن کا ابروئے ہلالی ہے

ہے کس کے گیسوئے مشکبو کی شمیم عنبر فشانیوں پر
کہ جانے نغمۂ صفیرِ بلبل سے شکلِ ذوقِ ٹپک رہا ہے

ہر سمت سے بہار نوا خانیوں میں ہے
نیسان جود دیب، گہر افشانیوں میں ہے

حشم کلیم جلوے کے قربانیوں میں ہے
غُل آمدِ حضورؐ کا روحانیوں میں ہے

Marfat.com

اک دھوم ہے حبیب کو مہماں بلاتے ہیں
بہرِ براق خلد کو جبریل... جاتے ہیں

اگر اس خندۂ دنداں نما کا وصف موزوں ہو — ابھی لہرا چلے بحرِ سخن سے چشم گوہر کا

آستیں نقدِ عطا در آستیں — بینوا ہیں اشک ریزاں الغیاث

نقش پائے نو گل گلزار خلد! — ہو یہ اُجڑا بن، گلستان الغیاث

دل صباحتِ یوسفؑ میں سوزِ عشقِ حضورؐ — بنات دقند ہوئے ہیں کباب حُسن ملیح

عسل ہو آب بنے کوزہائے قند حباب — جو بحرِ شور میں ہو عکس آب حُسن ملیح

لیکن اس طرح کے اشعار خال خال ہیں ورنہ جس قدر اشعار ہیں ان میں زبان کا لطف، طرزِ ادا کی بیساختگی اور سادگی و پُرکاری موجود ہے جس کا نعت گوئی میں التزام بہت مشکل ہے لیکن جناب حسنؔ نے ان خصوصیات کو بڑی خوبی سے قائم رکھا ہے۔ اب تک جو کچھ بیان کیا گیا وہ خارجی خصوصیات سے متعلق تھا۔ اب یئے آپ کو جناب حسنؔ کی نعتیہ شاعری کے داخلی خصوصیات سے بھی رُوشناس کراؤں۔"

ندرتِ خیال:۔ شاعری کی داخلی خصوصیات میں ندرتِ خیال کو بڑی اہمیت حاصل ہے ندرتِ فکر و خیال کا میدان جس قدر کشادہ و وسیع ہے اسی قدر اس کو طے کرنا دشوار ہے۔ اس راہ میں ذراسی بے اعتدالی کلام کو چیستاں اور معمہ بنا دیتی ہے۔ کسی اچھوتے خیال کو اگر طرزِ ادا کی شائستگی کے بغیر نظم کر دیا جائے تو کلام میں نہ بیساختگی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صفائی، ان دونوں باتوں کے بغیر اثر آفرینی کا وصف اس میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ مدحیہ و عشقیہ شاعری میں ندرتِ خیال اور جدتِ مضامین کے لئے بہت زیادہ مواقع ہیں لیکن نعتیہ شاعری یا نعت گوئی میں ندرتِ خیال کے لئے ہر طرف سے بندشیں اور پابندیاں ہیں، حدودِ ادب متعین ہیں۔ قیودِ شرعی موجود ہیں گویا قیود کی ایک دوہری دیوار ہے کہ اگر حدودِ ادب سے خامۂ نعت نگار سلیقے کے ساتھ باہر نکل آیا تو اب قیودِ شرعی ہیں جو جولانیٔ قلم کی مانع ہیں:۔

Marfat.com

جناب محسن کاکوروی نے قصیدے کی تشبیب میں ندرتِ فکر و خیال کے وہ جوہر دکھائے کہ آج بھی ان کے قصیدے لامیہ

سمتِ کاشی سے چلا جانب متھرا بادل ــــ برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

کی شاعر بیاختہ داد دیتے ہیں لیکن یہ تشبیب بہاریہ تھی اس میں ان کا اشہبِ قلم بیاختہ چلا ہے البتہ گریز کے موقع پر ان کی طبع بہار آفریں نے کمال دکھایا ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کی عالمانہ فکر اور محققانہ طبیعت نے فلسفہ و منطق، علم اصول و کلام کی رعایت کے ساتھ جب ندرت آفرینیاں کیں تو کلام کے معانی عوام کے ذہنوں کی کمند سے شکار نہ ہو سکے ہاں عالموں کے اذہان نے ان تک رسائی پائی اور ان کی طبائع نے لطف اُٹھایا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کی فکرِ رسا کی ندرت کے چند نمونے ملاحظہ کیجئے۔

وہ گراں سنگیٔ قدرِ مس وہ ارزانیٔ جود ــــ نوعیہ بدلا کئے سنگ ولائی ہاتھ میں

نوعیہ سے مراد صورت نوعیہ ہے اور دستِ گرامی میں کنکریوں کا ناطق ہو جانا اور ان کا کلمہ پڑھنا ان کی صورت نوعیہ کا بدل جانا تھا۔

جس نے بیعت کی بہارِ حُسن پہ قرباں رہا ــــ ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم، اس میں جم جم ہے کہ بیش ــــ کثرت کوثر میں زمزم کی طرح کم کم نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں

حیران ہوں یہ بھی خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

زبانِ فلسفی سے امن وخرق والتیام اسرا

پناہ دورِ رحمت ہائے یکساعت تسلسل کو

شش جہت سمت مقابل، شب و روز ایک ہی حال ــــ دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

نہ عرش ایمن نہ انی ذاہب میں مہمانی ہے ــــ نہ لطفِ ادن یا احمد نصیب لن ترانی ہے

میں انہی چند مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ مدعا یہ ہے کہ جب ندرتِ تخیل اسلوب ادا

Marfat.com

وسادگیٔ بیان کی گرفت سے نکل جاتی ہے تو اشعار غالب کے ان اشعار کی طرح ہو جاتے ہیں۔

نیم رنگی ہائے محفل جوششِ خوباں سے ہے ——— پیچک کہ حرفِ چاک پردۂ فانوس ودبس

ہے تصور میں نہاں سرمایۂ صد گلستاں ——— کاسۂ زانو ہے مجھ کو بیضۂ طاؤس ودبس

عموماً ایسے کلام کو لوگ بے معنی کہہ دیا کرتے ہیں۔ جدتِ فکر و ندرتِ تخیل شاعری میں بڑا دشوار گزار مرحلہ ہے خصوصاً نعت میں اس کا ادراک اور بھی تنگ ہے جناب حسنؔ کے یہاں یہ معنوی خوبی موجود ہے لیکن ان کے فہم رسا نے کسی نئے مضمون کے لئے ایسا اسلوب بیان اختیار کیا ہے کہ فہم کو دامن معنی میں دشواری نہیں ہوتی ہاں ایسے مقامات پر اثر آفرینی ضرور کم ہے ملاحظہ کیجئے:۔

ہو اگر مدحِ کفِ پا سے منور کاغذ ——— عارضِ حور کی زینت ہو سراسر کاغذ

قیدیوں کی جُنبشِ ابرو سے بیڑی کاٹ دو ——— ورنہ جرموں کا تسلسل سوئے زنداں لے چلا

دلِ حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پہ لاتا ——— تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا

ہمیشہ رہروانِ طیبہ کے زیرِ قدم آئے ——— الٰہی کچھ تو ہو اعزاز مرے کاسۂ سر کا

قرآں کے حواشی سے جلالین لکھی ہے ——— مضموں یہ خطِ عارضِ جاناں سے نکالا

اس ماہ نے جب مہر سے کی جلوہ نمائی ——— تاریکیوں کو شامِ غریباں سے نکالا

چمک جاتا مقدر جب دُرِ دنداں کی طلعت سے ——— نہ کیوں رشتہ گہر کا ریشۂ مسواک ہو جاتا

حال سے کشفِ رازِ قال نہ ہو ——— قال سے کیا عیاں ہو حال حضورؐ

دُرّۃ التاج فرقِ شاہی ہے ——— ذرّۂ شوکتِ فعال حضورؐ

کمندِ رشتۂ عمرِ رفیع پہنچ نہ سکے ——— بلند اتنا ہے ایوانِ بارگاہِ رفیع

جاں بخشیاں مسیح کو حیرت میں ڈالتیں ——— چپ بیٹھے دیکھتے تری رفتار کی طرف

کر گیا آخر لباسِ لالہ و گل میں ظہور ——— خاک میں ملتا نہیں خونِ شہیدانِ جمال

مندرجہ بالا اشعار کو دیکھئے۔ اسلوبِ بیان اور طرزِ ادا نے فہمِ معانی کو دشوار تو نہیں بنایا لیکن کیف اور اثر آفرینی کا وہ عالم نہیں جو ان غزلوں میں ہے جن کے چند اشعار میں سلاستِ زبان اور طرزِ ادا کی

Marfat.com

مثالوں میں پیش کر آیا ہوں حقیقت یہ ہے کہ خیال کی ندرت، فکر کی جدّت اور مضمون آفرینی شکوہ الفاظ کی متقاضی ہے اور اس کے لئے جس قسم کی تراکیب اور الفاظ کی تراش خراش سے کام لیا جاتا ہے وہ سادگی کی دشمن ہے۔ اور نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ ایسے اشعار سے اثر آفرینی اور سوز و گداز رخصت ہو جاتا ہے جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا کہ غزل میں تو ایک گونہ مضمون آفرینی کی گنجائش بھی ہے لیکن نعت شریف میں مضمون آفرینی سے کلام پُر کیف نہیں ہوتا۔

کسے نہیں معلوم کہ مومن دہلوی تغزل کے بادشاہ تھے لیکن اسی ایک مضمون آفرینی کی بدولت ان کا کلام کیف اور اثر آفرینی سے خالی ہو گیا۔

دعا بلا تھی شب غم سکون جاں کے لئے — سخن بہانہ ہوا مرگِ ناگہاں کے لئے
ہے اعتماد مرے بختِ خفتہ پر کیا کیا — وگرنہ خواب کہاں چشمِ پاسباں کے لئے

جناب حسن بریلوی کو اس مضمون آفرینی کی ضرورت دیوان کے تکملہ کے لئے حروف تہجی کی ردیفیں مکمل کرنے کی صورت میں پیش آئی ورنہ جہاں اس قسم کی تکلف کی ضرورت نہیں ہے وہاں جناب حسنؔ کے یہاں زبان کی سادگی روزمرہ کا لطف، کیف اور اثر بدرجہ اتم موجود ہے اس قبیل کی مثالیں میں روزمرہ وغیرہ کے تحت پیش کر چکا ہوں۔

واردات محبت اور جذباتِ نگاری تغزل میں اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ عاشق اپنی تمام کیفیات اور روداد واردات کو نہایت آسانی اور وضاحت کے ساتھ ہر قسم کی پابندی سے الگ تھلگ رہ کر بیان کرتا ہے لیکن نعت پاک میں ایسا ممکن نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان تمام حظوظ و مساوی میں سے پاک و مُعرّا ہے جو تغزل کی جان ہیں۔ پھر یہ کہ یہاں بیباکی کا شائبہ بھی نہیں۔ حبیبؐ پاک کا نام نامی لینا بھی ہو تو اس کے لئے بڑے اہتمام کی ضرورت ہے۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب — ہنوز نام تو بردن کمال بے ادبی است

نعت پاک کی نزاکتوں، آدابِ عشق نبویؐ اور اس کی کڑی شرطوں سے عہدہ برآ ہونا ہر ایک کا کام نہیں اس کے لئے بڑے سلیقے اور قرینے کی شرط ہے عشق مصطفویؐ کا احترام علامہ اقبال کے یہاں دیکھئے۔

Marfat.com

بمصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست　　اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

عشق مصطفوی وہ عشق ہے جو جسم کی غذا نہیں بلکہ روح کی غذا ہے جس کی تشریح مولانا روم یوں یوں فرماتے ہیں:-　شاد باش اے عشق خوش سودائے ما　٭　اے طبیب جملہ علت ہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما　٭　اے تو افلاطون و جالینوس ما

اس عشق کی تشریح کامل آپ کو علامہ اقبال کے کلام میں ملے گی۔ اور اس کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوگا کہ عشق ایمانی نقطۂ نظر سے اور مابعد الطبعیاتی اعتبار سے کیا چیز ہے اور اس کے کتنے مراحل ہیں۔ اور وہ کس طرح طے ہو سکتے ہیں۔ نعتیہ شاعری میں عشق مصطفوی ہر بوالہوس کا شعار نہیں بلکہ یہ خاصان بارگاہِ الٰہی کا حصّہ ہے یہ اللہ کی دین ہے جس کے حصے میں آئے۔ جناب حسن کو بھی بارگاہِ نبوت سے یہ شرف حاصل ہوا تھا ان کے یہاں منزلِ عشق کے تمام مدارج موجود ہیں لیکن اس راہ کو انہوں نے بڑی احتیاط سے طے کیا ہے ان کے یہاں فراق کا بیان ہے۔ شب فراق کی تنہائیوں کا بھی ذکر ہے۔ دیارِ محبوب کا اشتیاق بھی موجود ہے۔ درِ محبوب پر عرضِ حال بھی کرنا چاہتے ہیں۔ غرض کہ وہ تمام مراحل ہیں جو اس راہ میں ایک محبِّ صادق کو پیش آتے ہیں لیکن تقدیس و تکریم کا دامن ہاتھ سے کہیں چھوٹنے نہیں پاتا۔

انہوں نے محبوب کا سراپا بھی بیان کیا ہے اور فکرِ رسا نے وہ مضمون آفرینی کی ہے کہ بیساختہ داد دینے کو دل چاہتا ہے اب میں ان موضوعات پر ان کے اشعار پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ان کی طبع وقاد کی بلندی اور رائج آپ خود ملاحظہ کر سکیں۔

حُسن محبوب، اس کی رفعتیں اور اس کی شان

لامکاں میں نظر آتا ہے اُجالا تیرا　　دُور پہنچا یا ترے حُسن نے شہرا تیرا

خوبرویانِ جہاں تجھ پہ فدا ہوتے ہیں　　وہ ہے اے ماہِ عرب حُسنِ دل آرا تیرا

بہر دیدار جُھک آئے ہیں زمیں پر تارے　　واہ اے جلوۂ دلدار... چمکنا تیرا

آسماں گر ترے تلوؤں کا نظارہ کرتا　　روز اک چاند تصدّق میں اُتارا کرتا

Marfat.com

دُھوم ذرّوں میں اَنَا الشّمس کی پڑجاتی ہے ——— جس طرف سے ہے گذر چاند ہمارا کرتا
دیکھ کر ان کا فروغِ ...... حُسن پا ——— مہر ذرّہ ... چاند تارا ہوگیا
حُسنِ یوسف پر زلیخا . مٹ .. گئیں ——— آپ پر اللہ .... پیارا ہوگیا
اگر جلوہ نظر آئے کفِ پاکِ منوّر کا ——— ذرا سا مُنھ نکل آئے ابھی خورشیدِ خاور کا
روئے عالمتاب نے بانٹا جو باڑا نُور کا ——— ماہِ نوکشتی، پیالا مہرِ تاباں ہوگیا
دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے ——— آئینوں کو جن جلوؤں نے دیوار بنایا
اس چہرۂ پُرنُور کی وہ بھیک تھی جس نے ——— مہر و مہ و انجم کو ... پُر انوار بنایا

سراپائے محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاحظہ کیجئے اور مضمون آفرینی کی داد دیجئے۔

یہ گردنِ پُرنور کا پھیلا ہے اُجالا ——— یا صبح نے سر ان کے گریباں سے نکالا
قرآں کے حواشی پہ جلالین لکھی ہے ——— مضموں یہ خطِ عارضِ جاناں سے نکالا
ہے حُسنِ گلوئے مہِ بطحا سے یہ روشن ——— اب مہر نے سر ان کے گریباں سے نکالا
ان ہاتھوں کے قربان کہ ان ہاتھوں سے تم نے ——— خارِ غمِ پائے غریباں سے نکالا
اُن کے دُرِ دنداں کا وہ صدقہ تھا کہ جس نے ——— ہر قطرۂ نیساں دُرِ شہوار بنایا!
تصوّر لطف دیتا ہے دہانِ پاکِ سرور کا ——— بھر آتا ہے پانی میرے مُنہ میں حوضِ کوثر کا

محبوب کا کمالِ حُسن یہ ہے کہ :-

تیرے صانع سے کوئی پوچھے ترا حسن و جمال ——— خود بنایا اور بنا کر ... آپ پیارا ہوگیا
تصوّر اس لبِ جاں بخش کا کس شان سے آیا ——— دلوں کا چین ہو کر جان کا آرام جاں ہو کر

جناب حسن نے "الغیاث" کی ردیف میں ایک ۵ شعر کی غزل کہی ہے جس میں سراپائے نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بکمالِ خوبی سے پیش کیا ہے۔ اس غزل کا مطلع ہے۔

جاں بلب ہوں آمری جانِ الغیاث ——— ہوتے ہیں کچھ اور ساماں الغیاث

پوری غزل یہاں نقل کرنا طوالت سے خالی نہیں لہٰذا اس سراپا کو ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

فراقِ محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آرزوئے دیدار :-

دیدار کی بھیک کب بٹے گی — منگتا ہیں اُمیدوار ... آقا

جاں بلب ہوں آمری جاں الغیاث — ہوتے ہیں کچھ اور ساماں الغیاث

بیقراری چین لیتی ہی ... نہیں — اے قرارِ بے قراراں الغیاث

عمرِ دوں کی شام ہے تاریک رات — اے جبینِ ماہ تاباں الغیاث

بلائے جاں ہے اب ویرانیٔ دل — چلے آؤ کبھی اس اجڑے گھر میں

غرضکہ داخلی اعتبار سے جنابِ حسن کی شاعری میں وہ تمام پہلو آپ موجود پائیں گے جن کی موضوعِ نعت اجازت دے سکتا ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں یہ میدان نعت پاک کا ہے کسی مجازی محبوب کا نہیں کہ وہاں بیباکانہ قدم اُٹھائے در آئیں اور بوالہوسی جو کچھ تقاضہ کرے اسکو سرِ انجام کرتے چلے جائیں۔

جناب حسن نے اپنے جذباتِ محبت کی ادائیگی کے بعد بکثرت اشعار ایسے پیش کئے ہیں جن میں سرورِ عالم و عالمیاں، مختارِ کُل صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ بےمثال کو پیش کیا ہے خصوصیت سے اس شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ شفاعت، رفعتِ رسالت اور آپ کی جلالت کو بڑے پاکیزہ اور بلند انداز میں پیش کیا ہے۔ اور یہی حقیقی نعت ہے چند اشعار ملاحظہ کیجئے ان اشعار میں بیان و زبان دونوں کا لطف موجود ہے۔

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا — بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا!

ناخدائی کے لئے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم — ڈوبتو نکلو سہارا مل گیا!

ربِّ سَلِّم وہ اُدھر کہنے لگے ! — اُس طرف پار اپنا بیڑا ہو گیا!

مجرمِ ہیبت زدہ جب فردِ عصیاں لے چلا — لطفِ شہ تسکین دیتا پیشِ یزداں لے چلا

کوئی قریبِ ترازو، کوئی لبِ کوثر — کوئی صراط پر اُن کو پکارتا ہوگا

چکرا گئی ناؤ بے کسوں ... کی — آنا مرے غم گسار ... . آنا

روزِ محشر ایک تیرا آسرا — سب سوالوں کا جوابِ لاجواب

Marfat.com

زیارت مدینہ منورہ کا اشتیاق بےحد، راہ طیبہ، راستے کی صعوبتیں جو راہی کے لئے عین راحت ہیں۔ ان کا اندازِ بیان دشتِ مدینہ اور خارِ بیابان کی عظمتیں، بہارِ مدینہ اور رضوان کی جنّتیں۔ یہ وہ عام موضوعات ہیں جو دوسرے نعت گو شعراء کی طرح جناب حسنؔ کی نعتیہ شاعری کے بھی موضوع ہیں اور انہوں نے ان موضوعات پر بھی اس چابکدستی سے قلم اٹھایا ہے جو ان کی شاعری کا خاصہ ہے۔ اندازِ بیان کی پاکیزگی وہی ہے زبان کا لطف وہی ہے اور پھر سادگی و سلاست ہے جو جناب حسنؔ کی شاعری کی اہم خصوصیات ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ محاسنِ کلام بھی اس طرح آپ کے یہاں موجود ہیں جس طرح دوسری خصوصیات تشبیہ، استعارے اور مجاز مرسل شاعری کے زیور ہیں۔ صنائع بدائع خواہ وہ لفظی ہوں یا معنوی محاسن کلام میں شمار ہوتی ہیں۔ نعتیہ شاعری میں ان محاسنِ کلام کا پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ اور ان کے بیساختہ بیان یا ادائیگی کے لئے بڑی قادرالکلامی کی ضرورت ہے جناب حسنؔ کے یہاں یہ تمام چیزیں موجود ہیں اور لطف یہ ہے کہ ان کی موجودگی سے کلام کی بے تکلفی اور سادگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا ورنہ صنائع بدائع کا التزام کلام کو اکثر چیستاں بنا دیا کرتا ہے آیئے میں آپ کے سامنے چند ایسے اشعار بھی پیش کر دوں جن میں یہ خصوصیات موجود ہیں :-

استعارے کا لطیف استعمال: میں یہاں استعارے کی بحث چھیڑ کر یا اس کی قسمیں بیان کر کے کلام کو طول نہیں دوں گا بلکہ آپ کے سامنے صرف چند ایسے اشعار پیش کئے دیتا ہوں جن میں استعارے کی لطافت اور خوبی موجود ہے :-

دیکھ رضواں دشتِ طیبہ کی طرف ــــــ مری جنّت کا نہ پائے گا جواب
جلوہ فرما ہے جو میرا آفتاب ــــــ ذرّہ ذرّہ ہے ہویدا آفتاب
سوکھے دھانوں کی بھی خبر لے ــــــ کہ ہے بادل گھرا ہوا تیرا
صدقے ترے اے مردمک دیدۂ یعقوب ــــــ یوسف کو تری چاہ نے کنعاں سے نکالا
دینی تھی جو عالم کے حسینوں کو ملاحت ــــــ تھوڑا سا نمک ان کے نمکداں سے نکالا

Marfat.com

اگر اس خندۂ دنداں نما کا وصف موزوں ہو — ابھی لہرا چلے بحرِ سخن سے چشمہ گوہر کا
سجدے کو جھکا جائے براہیم میں کعبہ — جب قبلۂ کونین کا.... ابرو نظر آیا

اب چند تشبیہاتِ لطیف ملاحظہ کیجئے !!

صبحِ محشر ہر ادائے عارضِ روشن ہیں وہ — شمعِ نور افشاں پے شامِ غریباں لے چلا
قبلہ کا بھی کعبہ رخِ نیکو نظر آیا — کعبہ کا بھی قبلہ خمِ ابرو نظر آیا
چمکتا ہوا چاند...... غارِ حرا کا — اُجالا ہوا برجِ عرشِ علا... کا
ہے حسنِ گلوئے مہ بطحا سے یہ روشن — اب مہر نے سرِان کے گریباں سے نکالا
یہ گردنِ پُر نور سے پھیلا ہے اُجالا — یا صبح نے سر ان کے گریباں سے نکالا
اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع — تُو نے ہی اُسے مطلعِ انوار بنایا
قرآں کے حواشی پہ جلالین لکھی ہے — مضموں یہ خطِ عارضِ جاناں سے نکالا
ہے خاک پہ نقشِ پا تمہارا — آئینہ ہے بے غبار آقا !
دیکھنے والوں کے دل ٹھنڈے کئے — عارضِ انور ہے ٹھنڈا آفتاب
تلوے اور تلوے کے جلوے پر نثار — پیارا پیارا نور، پیارا آفتاب
نقشِ پائے نو گلِ گلزارِ خلد... ! — ہو یہ اُجڑا بن گلستاں الغیاث

ایسی لطیف و پاکیزہ تشبیہوں سے آراستہ بکثرت اشعار ذوقِ نعت میں موجود ہیں۔
یہاں میں چند مثالوں ہی پر اکتفا کرتا ہوں اس طرح محاسنِ کلام کیلئے صنائع و بدائع بھی موجود ہیں۔
صنائعِ لفظی میں جنابِ حسن نے صنعتِ عکس یا بالفاظِ دیگر ”ردالعجز علی الصدر و ردالصدر علی العجز“ کو زیادہ استعمال کیا ہے ذیل کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں :۔

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے — آئینوں کو جن جلووں نے دیوار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر — کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا — جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا

Marfat.com

اسی طرح مراعاۃ النظیر کی بھی چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے :۔

اللہ اللہ صرصرِ طیبہ کی رنگ آمیزیاں —— ہر بگولا نزہتِ سروِ گلستاں لے چلا

اس چہرۂ پرنور کی وہ بھیک تھی جس نے —— مہر و مہ و انجم کو پُرانوار بنایا !

صنعتِ اشتقاق دیکھئے :۔

بیکسوں پر مہرباں ہے رحمتِ بیکس نواز —— کون کہتا ہے ہماری بیکسی اچھی نہیں !

صنعتِ تجنیس دیکھئے :۔

خارہائے دشتِ طیبہ چبھ گئے دل میں مرے —— عارضِ گُل کی بہارِ عارضی اچھی نہیں

صنعتِ تضاد یا طباق تو بہت ہی عامۃ الورود ہے اس لئے میری نظر میں اس کی خاص اہمیت نہیں۔ اس طرح صنعتِ اقتباس، صنعتِ تلمیح صنائع لفظی کے اشعار جناب حسن کے یہاں کافی موجود ہیں۔ صنائع معنوی میں صنعتِ تلمیح کی کثرت ہے اور ظاہر ہے کہ نعت پاک میں صنعتِ تلمیح کے بیان کی بہت گنجائش ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ صنائع لفظی کے مقابلہ میں صنائع معنوی کم ہیں :۔

اب میں اس تبصرے کو مزید طول دینا نہیں چاہتا۔ میں نے مختصراً جناب حسن بریلوی کے نعتیہ کلام "ذوقِ نعت" کے چند پہلو تنقیدی نقطۂ نظر سے آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں حسن صاحب کا دیوان ملاحظہ فرمایئے تاکہ آپ پورا پورا لطف اُٹھا سکیں۔ اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں جناب حسن مرحوم کی عقیدت کیشیاں آپ کے لئے بھی ثمرِ خیر و برکات بن سکیں۔ (آمین)۔

ایر پورٹ، کراچی —— شمس بریلوی

(سابق صدر شعبۂ فارسی دار العلوم منظر اسلام بریلی)

مشہور آفسٹ پریس - کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا — کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب — کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا
ب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے — اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا
غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو — جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا
ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں — عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا
افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں — حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی — شہرہ سنا جو رحمتِ بیکس نواز کا
مانند شمع تیری طرف لَو لگی رہے — دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم — دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا
بندے پہ تیرے نفس لعیں ہو گیا محیط — اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(۲)

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا — وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا
طور ہی پر نہیں موقوف اُجالا تیرا — کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا
ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا — کون سی بزم میں روشن نہیں اِکّا تیرا
پھر نمایاں جو سرِ طور ہو جلوہ تیرا — آگ لینے کو چلے عاشقِ شیدا تیرا
خیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اُجالا تیرا — کیجئے کونسی آنکھوں سے نظارا تیرا
جلوۂ یار نرالا ہے یہ پردہ تیرا — کہ گلے مل کے بھی کھلتا نہیں ملنا تیرا

Marfat.com

کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

ارنی گوئے سرِ طور سے پوچھے کوئی
کس طرح غش میں گراتا ہے تجلی تیرا

پار اُترتا ہے کوئی غرق کوئی ہوتا ہے
کہیں پایاب کہیں جوش میں دریا تیرا

باغ میں پھول ہوا شمع بنا محفل میں
جوشِ نیرنگ در آغوش ہے جلوہ تیرا

نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا

شہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اس نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھا تیرا

سات پردوں میں نظر اور نظر میں عالم
کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ معمّا تیرا

طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا

چار اضداد کی کس طرح گرہ باندھی ہے
ناخنِ عقل سے کھلتا نہیں عقدہ تیرا

دشتِ ایمن میں مجھے خاک نظر آئے گا
مجھ میں ہو کر نظر آتا نہیں جلوہ تیرا

ہر سحر نغمۂ مرغانِ نوا سنج کا شور
گونجتا ہے ترے اوصاف سے صحرا تیرا

وحشیٔ عشق سے کھلتا ہے تو اے پردۂ یار
کچھ نہ کچھ چاکِ گریباں سے ہے رشتہ تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذکر ترا دشت میں چرچا تیرا

برقِ دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا

آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردہ میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

سارے عالم کو تو مشتاقِ تجلی پایا
پوچھنے جائیے اب کس سے ٹھکانا تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنّائی کو
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا

کام دیتی ہیں یہاں دیکھئے کس کی آنکھیں
دیکھنے کو تو ہے مشتاق زمانہ تیرا

میکدہ میں ہے ترانہ تو اذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

چاک ہو جائیں گے دل جیب و گریباں کس کے
دے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا

بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جود و کرم وصف ہے کس کا تیرا

آفریں اہلِ محبت کے دلوں کو اے دوست
ایک کونے میں لئے بیٹھے ہیں دریا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

انگلیاں کانوں میں دے دیکھے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

Marfat.com

اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

نعت شریف

جن و انسان و ملک کو ہے بھروسا تیرا
سرورا مرجعِ کل ہے درِ والا تیرا

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

دہر میں آٹھ پہر بٹتا ہے باڑا تیرا
وقف ہے مانگنے والوں پہ خزانہ تیرا

لامکاں میں نظر آتا ہے اُجالا تیرا
دُور پہنچایا ترے حسن نے شہرہ تیرا

جلوۂ یار اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستا تیرا

یہ نہیں ہے کہ فقط ہے یہ مدینہ تیرا
تو ہے مختارِ دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا

کیا کہے وصف کوئی دشتِ مدینہ تیرا
پھول کی جانِ نزاکت میں ہے کانٹا تیرا

کس کے دامن میں چھپے کس کے قدم پر لوٹے
تیرا سگ جائے کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

خسروِ کون و مکاں اور تواضع ایسی
ہاتھ تکیہ ہے ترا خاک بچھونا تیرا

خوبرویانِ جہاں تجھ پہ فدا ہوتے ہیں
وہ ہے اے ماہِ عرب حسنِ دل آرا تیرا

دشت پرہول میں گھیرا ہے درندوں نے مجھے
اے مرے خضر اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا

بادشاہانِ جہاں بہرِ گدائی آئیں
دینے پر آئے اگر مانگنے والا تیرا

دشمن و دوست کے منہ پر ہے کشادہ یکساں
روئے آئینہ ہے مولیٰ درِ والا تیرا

پاؤں مجروح ہیں منزل ہے کڑی بوجھ بہت
آہ گر ایسے میں پایا نہ سہارا تیرا

نیک اچھے ہیں کہ اعمال ہیں ان کے اچھے
ہم بدوں کے لئے کافی ہے بھروسا تیرا

آفتوں میں ہے گرفتار غلامِ عجمی
اے عرب والے اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا

اُونچے اُونچوں کو ترے سامنے ساجد پایا
کس طرح سمجھے کوئی رتبۂ اعلیٰ تیرا

خارِ صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام تجھے
آ مری جان مرے دل میں ہے رستہ تیرا

کیوں نہ ہو ناز مجھے اپنے مقدر پہ کہ ہوں
سگ ترا بندہ ترا مانگنے والا تیرا

اچھے اچھے ہیں ترے در کی گدائی کرتے
اونچے اونچوں میں بٹا کرتا ہے صدقہ تیرا

بھیک بے مانگے فقیروں کو جہاں ملتی ہے
دونوں عالم میں وہ دروازہ ہے کس کا تیرا

کیوں تمنا مری مایوس ہو اے ابرِ کرم
سوکھے دھانوں کا مددگار ہے چھینٹا تیرا

Marfat.com

ہائے پھر خندہ بیجا مرے لب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا

حشر کی پیاس سے کیا خوف گنہگاروں کو
تشنہ کاموں کا خریدار ہے دریا تیرا

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

صدق نے تجھ میں یہاں تک تو جگہ پائی ہے
کہہ نہیں سکتے الش کو بھی تو جھوٹا تیرا

خاص بندوں کے تصدق میں ہائی پائے
آخر اس کام کا تو ہے یہ نکما تیرا

بندِ غم کاٹ دیا کرتے ہیں تیرے ابرو
پھیر دیتا ہے بلاؤں کو اشارا تیرا

حشر کے روز ہنسائے گا خطاکاروں کو
میرے غمخوار دل شب میں یہ رونا تیرا

عملِ نیک کہاں نامۂ بدکاراں میں
ہے غلاموں کو بھروسہ مرے آقا تیرا

بہر دیدار جھک آئے ہیں زمیں پر تارے
واہ اے جلوۂ دلدار چمکنا تیرا

اونچی ہو کر نظر آتی ہے ہر اک شے چھوٹی
جا کے خورشید بنا چرخ پہ ذرّہ تیرا

اے مدینے کی ہوا دل مرا افسردہ ہے
سوکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا

میرے آقا ہیں وہ ابرِ کرم اے سوزِ الم
ایک چھینٹے کا بھی ہوگا نہ یہ دھرا تیرا

اب حسنؔ منقبتِ خواجۂ اجمیر سنا
طبع پرجوش ہے رکتا نہیں خامہ تیرا

منقبت حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

مے سرجوش در آغوش ہے شیشہ تیرا
بیخودی چھائے نہ کیوں پی کے پیالہ تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

جورِ پامالیٔ عالم سے اسے کیا مطلب
خاک میں مل نہیں سکتا کبھی ذرّہ تیرا

کس قدر جوشِ تحیر کے عیاں ہیں آثار
نظر آیا مگر آئینہ کو تلوہ تیرا

گلشنِ ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابرِ کرم زور برسنا تیرا

کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغِ عالم
تختۂ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا

تیرے ذرّہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے
اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا

Marfat.com

تجھیں ہیں تربیت خضر کے پیدا آثار
بحر و بر میں ہمیں ملتا ہے سہارا تیرا

پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پُر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

ظلِ حق غوث پہ ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گستر سرِ خدام پہ سایہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

کیوں نہ بغداد میں جاری ہو ترا چشمہ فیض
بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا

کرسی ڈالی تری تخت شہِ جیلاں کے حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا تیرا

رشک ہوتا ہے غلاموں کو کہیں آقا سے
کیوں کہوں رشک دہ بدر ہے تلوا تیرا

بشر افضل ہیں مَلک سے تری یوں مدح کروں
نہ مَلک خاص بشر کرتے ہیں مجرا تیرا

جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیا سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

نعت شریف

آسماں گر ترے تلوؤں کا نظارا کرتا
روز اک چاند تصدق میں اتارا کرتا

طوف روضہ ہی پہ چکرائے تھے کچھ ناواقف
میں تو آپے میں نہ تھا اور جو سجدا کرتا

صرصر دشت مدینہ جو کرم فرماتی
کیوں میں افسردگیٔ بخت کی پروا کرتا

چھپ گیا چاند نہ آئی ترے دیدار کی تاب
اور اگر سامنے رہتا بھی تو سجدہ کرتا

یہ وہی ہیں کہ گرد آپ اور ان پر مچلو
اُلٹی باتوں پہ کہو کون نہ سیدھا کرتا

ہم سے ذروں کی تو تقدیر ہی چمکا جاتا
مہر فرما کے وہ جس راہ سے نکلا کرتا

دھوم ذروں میں انا الشمس کی پڑ جاتی ہے
جس طرف سے ہے گزر چاند ہمارا کرتا

آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں
ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

شوق و آداب بہم گرم کشاکش رہتے
عشق گم کردہ توان عقل سے الجھا کرتا

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دِل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

بیخودانہ کبھی سجدہ میں سوئے در گرتا
جانبِ قبلہ کبھی چونک کے پلٹا کرتا

بام تک دل کو کبھی بال کبوتر دیتا
خاک پر گر کے کبھی ہائے خدایا کرتا

Marfat.com

گاہ مرہم نہیِ زخمِ جگر میں رہتا — گاہ نشتر زنیِ خونِ تمنا کرتا
ہمرہِ مہر کبھی گردِ خطیرہ پھرتا — سایہ کے ساتھ کبھی خاک پہ لوٹا کرتا
صحبتِ داغِ جگر سے کبھی جی بہلاتا — الفتِ دست و گریباں کا تماشا کرتا
دلِ حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پر لاتا — تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا
کبھی خود اپنے تحیّر پہ میں حیراں رہتا — کبھی خود اپنے سمجھنے کو نہ سمجھا کرتا
کبھی کہتا کہ یہ کیا بزم ہے کیسی ہے بہار — کبھی اندازِ تجاہل سے میں توبہ کرتا
کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنوں ہے ظالم — کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنا کرتا
ستھری ستھری وہ فضا دیکھ کے میں غرقِ گنہ — اپنی آنکھوں میں خود اس بزم میں کھٹکا کرتا
کبھی رحمت کے تصور میں ہنسی آجاتی — پاسِ آداب کبھی ہونٹوں کو بخیہ کرتا
دل اگر رنجِ معاصی سے بگڑنے لگتا — عفو کا ذکر سنا کر میں سنبھالا کرتا
یہ مزے خوبیٔ قسمت سے جو پائے ہوتے — سخت دیوانہ تھا گر خُلد کی پروا کرتا
موت اُس دِن کو جو پھر نام وطن کا لیتا — خاک اُس سر پہ جو اِس در سے کنارا کرتا

اے حسن قصدِ مدینہ نہیں رونا ہے یہی
اور میں آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا

(۲)

عاصیوں کو در تمہارا مِل گیا — بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مِل گیا
فضلِ رب سے پھر کمی کس بات کی — مِل گیا سب کچھ جو طیبہ مِل گیا
کشفِ رازِ مَن رّاٰنی یوں ہوا — تم ملے تو حق تعالیٰ مِل گیا
بیخودی ہے باعثِ کشفِ حجاب — مِل گیا ملنے کا رستہ مِل گیا
اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا — بے طلب بے خواہش اتنا مِل گیا
ناخدائی کے لئے آئے حضور — ڈوبتو نکلو سہارا مِل گیا
دونوں عالم سے مجھے کیوں کھو دیا — نفسِ خود مطلب تجھے کیا مِل گیا
آنکھیں پُرنم ہو گئیں سر جھک گیا — جب ترا نقشِ کفِ پا مِل گیا
خُلد کیسا کیا چمن کس کا وطن — مجھ کو صحرائے مدینہ مِل گیا
ہے محبت کس قدر نامِ خدا — نامِ حق سے نامِ والا مِل گیا
ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا — ان کے سائل نے جو مانگا مِل گیا

Marfat.com

تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب — مجھ کو روزی کا ٹھکانا مل گیا

اے حسن فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

(۳)

دِل مرا دنیا پہ شیدا ہوگیا — اے مرے اللہ یہ کیا ہوگیا
کچھ مرے بچنے کی صورت کیجئے — اَب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہوگیا
عیب پوشِ خلق دامن سے ترے — سب گنہگاروں کا پردہ ہوگیا
رکھ دیا جب اس نے پتھر پر قدم — صاف اک آئینہ پیدا ہوگیا
دور ہو مجھ سے جو اُن سے دور ہے — اُس پہ میں صدقے جو اُن کا ہوگیا
گرمیٔ بازارِ مولیٰ بڑھ چلی — نرخِ رحمت خوب سستا ہوگیا
دیکھ کر اُن کا فروغِ حسنِ پا — مہر ذرّہ چاند تارا ہوگیا
رَبِّ سَلِّمْ وہ اِدھر کہنے لگے — اُس طرف پار اپنا بیڑا ہوگیا
ان کے جلووں میں ہیں یہ دلچسپیاں — جو وہاں پہنچا وہیں کا ہوگیا
تیرے ٹکڑوں سے پلے دونوں جہاں — سب کا اس در سے گذارا ہوگیا
السلام اے ساکنانِ کوئے دوست — ہم بھی آتے ہیں جو ایما ہوگیا
ان کے صدقہ میں عذابوں سے چھٹے — کام اپنا نام اُن کا ہوگیا
سر وہی جو ان کے قدموں سے لگا — دِل وہی جو اُن پہ شیدا ہوگیا
حسنِ یوسف پر زلیخا مٹ گئیں — آپ پر اللہ پیارا ہوگیا
اُس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا — آپ کے در کا جو کتا ہوگیا
زاہدوں کی خلد پر کیا دھوم تھی — کوئی جانے گھر یہ ان کا ہوگیا
غول ان کے عاصیوں کے آئے جب — چھنٹ گئی سب بھیڑ رستہ ہوگیا
جا پڑا جو دشتِ طیبہ میں حسن — گلشنِ جنت گھر اس کا ہوگیا

(۴)

وں کیا حال زاہد گلشنِ طیبہ کی نزہت کا — کہ ہے خلدِ بریں چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا
عالی اللہ شوکت تیرے نام پاک کی آقا — کہ اب تک عرشِ اعلیٰ کو ہے سکتہ تیری ہیبت کا

Marfat.com

وکیل اپنا کیا ہے احمدِ مختار کو میں نے
نہ کیونکر پھر رہائی میری منشا ہو عدالت کا

بلاتے ہیں اسی کو جس کی بگڑی یہ بناتے ہیں
کمر بندِ صبا دیارِ طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

کھلیں اسلام کی آنکھیں ہوا سارا جہاں روشن
عرب کے چاند صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

نہ کر رسوائے محشر واسطہ محبوب کا یارب
یہ مجرم دور سے آیا ہے سنکر نام رحمت کا

مرادیں مانگنے سے پہلے ملتی ہیں مدینہ میں
ہجومِ جود نے روکا ہے بڑھنا دستِ حاجت کا

شبِ اسریٰ ترے جلووں نے کچھ ایسا سماں باندھا
کہ اب تک عرشِ اعظم منتظر ہے تیری رخصت کا

یہاں کے ڈوبتے دم میں اُدھر جا کر ابھرتے ہیں
کنارہ ایک ہے بحرِ ندامت بحرِ رحمت کا

غنی ہے دل بھرا ہے نعمتِ کونین سے دامن
گدا ہوں میں فقیر آستانِ خود بدولت کا

طوافِ روضۂ مولیٰ پہ ناواقف بگڑتے ہیں
عقیدہ اور ہی کچھ ہے ادب دانِ محبت کا

خزانِ غم سے رکھنا دور مجھکو اس کے صدقے میں
جو گل اے باغباں ہے عطر تیرے باغِ صنعت کا

الٰہی بعد مردن پردہ ہائے حائل اٹھ جائیں
اُجالا میرے مرقد میں ہو اُن کی شمعِ تربت کا

سنا ہے روزِ محشر آپ ہی کا مونہہ تکیں گے سب
یہاں پورا ہوا مطلب دلِ مشتاق رویت کا

وجودِ پاک باعث خلقتِ مخلوق کا ٹھہرا
تمہاری شانِ وحدت سے ہوا اظہار کثرت کا

ہمیں بھی یاد رکھنا ساکنانِ کوچۂ جاناں
سلامِ شوق پہنچے بیکسانِ دشتِ غربت کا

حسنؔ سرکارِ طیبہ کا عجب دربارِ عالی ہے
درِ دولت پہ اک میلا لگا ہے اہلِ حاجت کا

(۵)

تصوّر لطف دیتا ہے دہانِ پاک سرور کا
بھر آتا ہے پانی میرے مونہہ میں حوضِ کوثر کا

جو کچھ بھی وصف ہو ان کے جمالِ ذرہ پرور کا
مرے دیوان کا مطلع ہو مطلع مہرِ محشر کا

مجھے بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا
لئے جاؤں گا چھوٹا سا کوئی ذرہ ترے در کا

جو اک گوشہ چمک جائے تمہارے ذرّہ در کا
ابھی مونہہ دیکھتا رہ جائے آئینہ سکندر کا

اگر جلوہ نظر آئے کفِ پائے منوّر کا
ذرا سا مونہہ نکل آئے ابھی خورشیدِ محشر کا

اگر دم بھر تصور کیجئے شانِ پیمبر کا
زباں پر شور ہو بے ساختہ اللہ اکبر کا

اُجالا طور کا دیکھیں جمالِ جانفزا دیکھیں
کلیم آکر اٹھا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

دو عالم میہماں تو میزباں خوانِ کرم جاری
اِدھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی کتا ہوں ترے در کا

Marfat.com

نہ گھر بیٹھے ملے جوہر صفا و خاکساری کے
مرید ذرۂ طیبہ ہے آئینہ سکندر کا

اگر اس خندۂ دنداں نما کا وصف موزوں ہو
ابھی لہرا چلے بحرِ سخن سے چشمہ گوہر کا

ترے دامن کا سایہ اور دامن کتنے پیارے ہیں
وہ سایہ دشتِ محشر کا یہ حامی دیدۂ تر کا

تمہارے کوچہ و مرقد کے زائر کو میسر ہے
نظارہ باغِ جنت کا تماشہ عرشِ اکبر کا

گنہگارانِ امت اُن کے دامن پر مچلتے ہوں
الٰہی چاک ہو جس دم گریباں صبحِ محشر کا

ملائک جن و انساں سب اسی در کے سلامی ہیں
دو عالم میں ہے اک شہرہ مرے محتاج پرور کا

الٰہی تشنہ کامِ ہجر دیکھے دشتِ محشر میں
برسنا ابرِ رحمت کا چھلکنا حوضِ کوثر کا

زیارت میں کروں اور وہ شفاعت میری فرمائیں
مجھے ہنگامۂ عیدین یارب دن ہو محشر کا

نصیبِ دوستاں ان کی گلی میں گر سکونت ہو
مجھے ہو مغفرت کا سلسلہ ہر تارِ بستر کا

وہ گریہ اُستنِ حنانہ کا آنکھوں میں پھرتا ہے
حضوری نے بڑھایا تھا جو پایا اوجِ منبر کا

ہمیشہ رہروانِ طیبہ کے زیرِ قدم آئے
الٰہی کچھ تو ہو اعزاز میرے کاسۂ سر کا

سہارا کچھ نہ کچھ رکھتا ہے ہر فردِ بشر اپنا
کسی کو نیک کاموں کا حسنؔ کو اپنے یاور کا

(۶)

مُجرمِ ہیبت زدہ جب فردِ عصیاں لے چلا
لطفِ شہ تسکین دیتا پیشِ یزداں لے چلا

دل کے آئینہ میں جو تصویرِ جاناں لے چلا
محفلِ جنت کی آرائش کا ساماں لے چلا

رہروِ جنت کو طیبہ کا بیاباں لے چلا
دامنِ دل کھینچتا خارِ مغیلاں لے چلا

گل نہ ہو جائے چراغِ زینتِ گلشن کہیں
اپنے سر میں میں ہوائے دشتِ جاناں لے چلا

روئے عالمتاب نے بانٹا جو باڑا نور کا
ماہِ نو کشتی میں پیالا مہرِ تاباں لے چلا

گو نہیں رکھتے زمانے کی وہ دولت اپنے پاس
پر زمانہ نعمتوں سے بھر کے داماں لے چلا

تیری ہیبت سے ملا تاجِ سلاطیں خاک میں
تیری رحمت سے گدا تختِ سلیماں لے چلا

ایسی شوکت پر کہ اُڑتا ہے پھریرا عرش پر
جس گدا نے آرزو کی ان کو مہماں لے چلا

دبدبہ کس سے بیاں ہو ان کے نامِ پاک کا
شیر کے مونہہ سے سلامت جانِ سلماں لے چلا

صدقے اس رحمت کے اُن کو روزِ محشر ہر طرف
ناشکیبا شورِ فریادِ اسیراں لے چلا

ساز و سامانِ گدائے کوئے سرور کیا کہوں
اس کا منگتا سروری کے ساز و ساماں لے چلا

دو قدم بھی چل نہ سکتے ہم سرِ شمشیرِ تیز
ہاتھ پکڑے رَبِّ سَلِّمْ کا نگہباں لے چلا

Marfat.com

دستگیر خستہ حالاں دستگیری کیجیے
پاؤں میں رعشہ ہے سر پر بارِ عصیاں لے چلا

وقتِ آخر ناامیدی میں وہ صورت دیکھ کر
دل شکستہ دل کے ہر پارہ میں قرآں لے چلا

قیدیوں کی جنبشِ ابرو سے بیڑی کاٹ دو
ورنہ جرموں کا تسلسل سوئے زنداں لے چلا

روزِ محشر شاد ہوں عاصی کہ پیشِ کبریا
رحم ان کو اُمتی گویاں و گریاں لے چلا

شکلِ شبنم راتوں کا رونا ترا ابرِ کرم
صبحِ محشر صورتِ گُل ہم کو خنداں لے چلا

کشتگانِ ناز کی قسمت کے صدقے جائیے
اُن کو مقتل میں تماشائے شہیداں لے چلا

اخترِ اسلام چمکا کفر کی ظلمت چھٹی
بدر میں جب وہ ہلالِ تیغِ براں لے چلا

بزمِ خوباں کو خدا نے پہلے دی آرائشیں
پھر مرے دولھا کو سوئے بزمِ خوباں لے چلا

اللہ اللہ صرصرِ طیبہ کی رنگ آمیزیاں
ہر بگولا نزہتِ سروِ گلستاں لے چلا

قطرہ قطرہ ان کے گھر سے بحرِ عرفاں ہو گیا
ذرہ ذرہ ان کے در سے مہرِ تاباں لے چلا

صبحِ محشر ہر ادائے عارضِ روشن میں وہ
شمعِ نور افشاں پئے شامِ غریباں لے چلا

شافعِ روزِ قیامت کا ہوں ادنیٰ اُمتی
پھر حسنؔ کیا غم اگر میں بارِ عصیاں لے چلا

(۷)

قبلہ کا بھی کعبہ رُخِ نیکو نظر آیا
کعبہ کا بھی قبلہ خمِ ابرو نظر آیا

محشر میں کسی نے بھی مری بات نہ پوچھی
حامی نظر آیا تو بس اک تو نظر آیا

پھر بندِ کشاکش میں گرفتار نہ دیکھے
جب معجزۂ جنبشِ ابرو نظر آیا

اس دل کے فدا جو ہے تری دید کا طالب
ان آنکھوں کے قربان جنھیں تو نظر آیا

سلطان و گدا سب ہیں ترے در کے بھکاری
ہر ہاتھ میں دروازہ کا بازو نظر آیا

سجدہ کو جھکا جائے براہیم میں کعبہ
جب قبلۂ کونین کا ابرو نظر آیا

بازارِ قیامت میں جنھیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا خریدار ہمیں تو نظر آیا

محشر میں گنہگار کا پلہ ہوا بھاری
پلہ پہ جو وہ قربِ ترازو نظر آیا

یا دیکھنے والا تھا ترا یا ترا جویا
جو ہم کو خدا بین و خدا جو نظر آیا

شل ہاتھ سلاطیں کے اُٹھے بہرِ گدائی
دروازہ ترا قوت بازو نظر آیا

یوسف سے حسیں اور تمنائے نظارہ
عالم میں نہ تم سا کوئی خوش رُو نظر آیا

فریادِ غریباں سے ہے محشر میں وہ بے چین
کوثر پہ تھا یا قربِ ترازو نظر آیا

Marfat.com

تکلیف اٹھاکر بھی دعا مانگی عدو کی — خوش خلق نہ ایسا کوئی خوش خو نظر آیا
ظاہر ہیں حسن احمد مختار کے معنے
کونین پہ سرکار کا قابو نظر آیا

(۸)

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا — یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا
طلعت سے زمانہ کو پُر انوار بنایا — نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا
دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے — آئینوں کو جن جلوؤں نے دیوار بنایا
وہ جنس کیا جس نے جسے کوئی نہ پوچھے — اس نے ہی مرا تجھکو خریدار بنایا
اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع — تو نے ہی اُسے مطلعِ انوار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر — کونین کی خاطر تمھیں سرکار بنایا
کنجی تمھیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے — محبوب کیا مالک و مختار بنایا
اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت — عاصی کا تمھیں حامی و غمخوار بنایا
آئینۂ ذاتِ احدی آپ ہی ٹھہرے — وہ حسن دیا ایسا طرحدار بنایا
انوارِ تجلی سے وہ کچھ حیرتیں چھائیں — سب آئینوں کو پشت بدیوار بنایا
عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری — سرکار بنایا تمھیں سرکار بنایا
گلزار کو آئینہ کیا منہ کی چمک نے — آئینہ کو رخسار نے گلزار بنایا
یہ لذتِ پابوس کہ پتھر نے جگر میں — نقشِ قدمِ سیّدِ ابرار بنایا
خدام تو بندے ہیں ترے خلق حسن نے — پیارے تجھے بدخواہ کا غمخوار بنایا
بے پردہ وہ جب خاک نشینوں میں نکل آئے — ہر ذرہ کو خورشیدِ پُر انوار بنایا
اے ماہِ عرب مہرِ عجم میں ترے صدقے — ظلمت نے مرے دن کو شبِ تار بنایا
للہ کرم میرے بھی ویرانۂ دل پر — صحرا کو ترے حسن نے گلزار بنایا
اللہ تعالیٰ بھی ہوا اس کا طرفدار — سرکار تمھیں جس نے طرفدار بنایا
گلزارِ جناں تیرے لئے حق نے بنائے — اپنے لئے تیرا گلِ رخسار بنایا
بے یار و مددگار جنھیں کوئی نہ پوچھے — ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا
ہر بات بداعمالیوں سے میں نے بگاڑی — اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا
ان کے دُرِ دنداں کا وہ صدقہ تھا کہ جس نے — ہر قطرۂ نیساں دُرِ شہوار بنایا

Marfat.com

اُس جلوہ رنگیں کا تصدق تھا کہ جس نے
فردوس کے ہر تختہ کو گلزار بنایا
اُس روحِ مجسم کے تبرک نے مسیحا
جاں بخش بنفسیں یوں دمِ گفتار بنایا
اُس چہرۂ پُر نور کی وہ بھیک تھی جس نے
مہر و مہ و انجم کو پُرانوار بنایا
ان ہاتھوں کا جلوہ تھا یہ اے حضرتِ موسیٰ
جس نے یدِ بیضا کو ضیا بار بنایا
ان کے لب رنگیں کی نچھاور تھی وہ جس نے
پتھر میں حسنؔ لعلِ پرانوار بنایا

(۹)

تمھارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا
گناہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کیا بغیر کیا بے کیا۔ کیا ہوگا
خدا کا لطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لے لیا ہوگا
دکھائی جائیگی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہونگے
کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہوگا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا
کسی کے پلّہ پہ یہ ہوں گے وقتِ وزنِ عمل
کوئی امید سے مونہہ ان کا تک رہا ہوگا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
کسی کو لیکے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا
شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کر دو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا
خدا کے واسطے جلد ان سے عرض حال کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے کیا ہوگا
پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا
زبان سوکھی دکھا کر کوئی لب کوثر
جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا
نشانِ خسروِ دیں دور کے غلاموں کو
لوائے حمد کا پرچم بتا رہا ہوگا
کوئی قریبِ ترازو کوئی لبِ کوثر
کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہوگا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی
مقدس آنکھوں سے تار اشک کا بندھا ہوگا
وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجوم فکر و تردد میں گھر گیا ہوگا
ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پکار سنکے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

Marfat.com

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے — خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا
خدائی بھر انہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی — زمانہ بھر انھیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا
بنی ہے دم پہ دہائی ہے تاج والے کی — یہ غل یہ شور یہ ہنگامہ جا بجا ہوگا
مقام فاصلوں ہر کام مختلف اتنے — وہ دن ظہورِ کمالِ حضور کا ہوگا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی — مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا
دعائے اُمتِ بدکار وردِ لب ہوگی — خدا کے سامنے سجدہ میں سر جھکا ہوگا
غلام اُن کی عنایت سے چین میں ہونگے — عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہوگا

(۱۰)

یہ اکرام ہے مصطفٰے پر خدا کا — کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفٰے کا
یہ بیٹھا ہے سکہ تمھاری عطا کا — کبھی ہاتھ اٹھنے نہ پایا گدا کا
چمکتا ہوا چاند غارِ حرا کا — اُجالا ہوا برجِ عرشِ خدا کا
لحد میں عمل ہو نہ دیوِ بلا کا — جو تعویز میں نقش ہو نقشِ پا کا
جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمھارا — جو بندہ تمھارا وہ بندہ خدا کا
مرے گیسوؤں والے میں تیرے صدقے — کہ سر پر ہجومِ بلا ہے بلا کا
ترے زیرِ پا مسندِ ملکِ یزداں — ترے فرق پر تاجِ مُلکِ خدا کا
سہارا دیا جب مرے ناخدا نے — ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رخ ہوا کا
کیا ایسا قادر قضا و قدر نے — کہ قدرت میں ہے پھیر دینا قضا کا
اگر زیرِ دیوارِ سرکار بیٹھوں — مرے سر پہ سایہ ہو فضلِ خدا کا
ادب سے لیا تاج شاہی نے سر پر — یہ پایا ہے سرکار کے نقشِ پا کا
خدا کرنا ہوتا جو تحتِ مشیّت — خدا ہو کر آتا یہ بندہ خدا کا
اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو — پسِ ذکرِ حق ذکر ہے مصطفٰے کا
کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہولے — تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا
یہ ہے تیرے ایمائے ابرو کا صدقہ — ہدف ہے اثر اپنے تیرِ دعا کا
ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے — ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا

Marfat.com

نہ کیونکر ہو اس ہاتھ میں سب خدائی ... کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا
جو صحرائے طیبہ کا صدقہ نہ ملتا ... کھلاتا ہی تو پھول جھونکا صبا کا
عجب کیا نہیں گر سراپا کا سایہ ... سراپا سراپا ہے سایہ خدا کا
خدا مدح خواں ہے خدا مدح خواں ہے ... مرے مصطفیٰ کا مرے مصطفیٰ کا
خدا کا وہ طالب خدا اس کا طالب ... خدا اس کا پیارا وہ پیارا خدا کا
جہاں ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری ... وہی در ہے داتا کی دولت سرا کا
ترے رتبہ میں جس نے چون و چرا کی ... نہ سمجھا وہ بدبخت رتبہ خدا کا
ترے پاؤں نے سربلندی وہ پائی ... بنا تاج سر عرش ربِّ علا کا
کسی کے جگر میں تو سر پر کسی کے ... عجب مرتبہ ہے ترے نقشِ پا کا
ترا دردِ الفت جو دل کی دوا ہو ... وہ بے درد ہے نام لے جو دوا کا
ترے بابِ عالی کے قربان جاؤں ... یہ ہے دوسرا نام عرشِ خدا کا
چلے آؤ مجھ جاں بلب کے کنارے ... کہ سب دیکھ لیں پھر کے جانا قضا کا

بھلا ہے حسنؔ کا جنابِ رضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

(۱۵)

سحر صبحِ سعادت نے گریباں سے نکالا ... ظلمت کو مِلا عالمِ امکاں سے نکالا
پیدائشِ محبوب کی شادی میں خدا نے ... مدّت کے گرفتاروں کو زنداں سے نکالا
رحمت کا خزانہ پئے تقسیم گدایاں ... اللہ نے تہ خانۂ پنہاں سے نکالا
خوشبو نے عنادل سے چھڑائے چمن و گل ... جلوے نے پتنگوں کو شبستاں سے نکالا
ہے حسن گلوئے مہ بطحا سے یہ روشن ... اب مہر نے سر اُن کے گریباں سے نکالا
پردہ جو ترے جلوۂ رنگیں نے اٹھایا ... صرصر کا عمل صحنِ گلستاں سے نکالا
اس ماہ نے جب مہر سے کی جلوہ نمائی ... تاریکیوں کو شامِ غریباں سے نکالا
اے مہر کرم تیری تجلّی کی ادا نے ... ذرّوں کو بلائے شبِ ہجراں سے نکالا
صدقے ترے اے مردمکِ دیدۂ یعقوب ... یوسف کو تری چاہ نے کنعاں سے نکالا
ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا کی مدد نے ... گرداب سے کھینچا ہمیں طوفاں سے نکالا
اُمت کے کلیجے کی خلش تم نے مٹائی ... ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگِ جاں سے نکالا

Marfat.com

ان ہاتھوں کے قربان کہ ان ہاتھوں سے تم نے — خارِ رہِ غم پائے غریباں سے نکالا
ارمان زدوں کی ہیں تمنائیں بھی پیاری — ارمان نکالا تو کس ارماں سے نکالا
یہ گردنِ پُرنور کا پھیلا ہے اجالا — یا صبح نے سر اُن کے گریباں سے نکالا
گلزار براہیم کیا نار کو جس نے — اس نے ہی ہمیں آتشِ سوزاں سے نکالا
دینی تھی جو عالم کے حسینوں کو ملاحت — تھوڑا سا نمک اُن کے نمکداں سے نکالا
قرآں کے حواشی پہ جلالین لکھی ہے — مضموں یہ خطِ عارضِ جاناں سے نکالا
قربان ہوا بندگی پر لطفِ رہائی — یوں بندہ بنا کر ہمیں زنداں سے نکالا
اے آہ مرے دل کی لگی اور نہ بجھتی — کیوں تو نے دھواں سینۂ سوزاں سے نکالا
مدفن نہیں پھینک آئیں گے احباب گڑھے میں — تابوت اگر کوچۂ جاناں سے نکالا
کیوں شور ہے کیا حشر کا ہنگامہ بپا ہے — یا تم نے قدم گورِ غریباں سے نکالا
لاکھوں ترے صدقے میں کہیں گے دمِ محشر — زنداں سے نکالا ہمیں زنداں سے نکالا
جو بات لبِ حضرتِ عیسیٰ نے دکھائی — وہ کام یہاں جنبشِ داماں سے نکالا
مونھ مانگی مرادوں سے بھری جیبِ دو عالم — جب دستِ کرم آپ نے داماں سے نکالا

کانٹا غمِ عقبیٰ کا حسنؔ اپنے جگر سے
اُمت نے خیالِ سرِ مژگاں سے نکالا

(۱۶)

اگر قسمت سے میں اُن کی گلی میں خاک ہو جاتا — غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا
جو اے گل جامۂ ہستی تری پوشاک ہو جاتا — تو خارِ نیستی سے کیوں الجھ کر چاک ہو جاتا
جو وہ ابرِ کرم پھر آبروئے خاک ہو جاتا — تو اس کے دو ہی چھینٹوں میں زمانہ پاک ہو جاتا
ہوائے دامنِ رنگیں جو ویرانہ میں آ جاتی — لباسِ گل میں ظاہر ہر خس و خاشاک ہو جاتا
لبِ جاں بخش کی قربت حیاتِ جاوداں دیتی — اگر ڈورا نفس کا ریشۂ مسواک ہو جاتا
ہوا دل سوختوں کو چاہیے تھی اُن کے دامن کی — الٰہی صبحِ محشر کا گریباں چاک ہو جاتا
اگر دو بوند پانی چشمۂ رحمت سے مل جاتا — مری ناپاکیوں کے میل دھل کر پاک ہو جاتا
اگر پیوند ملبوسِ پیمبر کے نظر آتے — ترا اے حلۂ شاہی کلیجہ چاک ہو جاتا
جو وہ گل سونگھ لیتا پھول مرجھایا ہوا بلبل — بہارِ تازگی میں سب چمن کی ناک ہو جاتا
چمک جاتا مقدر جب درِ دنداں کی طلعت سے — نہ کیوں رشتہ گہر کا ریشۂ مسواک ہو جاتا

Marfat.com

عدو کی آنکھ بھی محشر میں حسرت سے مونھ تکتی
اگر تیرا کرم کچھ اے نگاہِ پاک ہو جاتا

بہارِ تازہ رہتیں کیوں خزاں میں دھجیاں اڑتیں
لباسِ گل جو اُن کی ملگجی پوشاک ہو جاتا

کماندارِ نبوت قادر اندازی میں یکتا ہیں
دو عالم کیوں نہ اُن کا بستۂ فتراک ہو جاتا

نہ ہوتی شاق گردوں کی جدائی تیرے ذرّہ کو
فتراک اور بھی روشن سرِ افلاک ہو جاتا

تری رحمت کے قبضہ میں ہے پیارے قلبِ ماہیت
مرے حق میں نہ کیوں زہرِ گنہ تریاک ہو جاتا

خدا تارِ رگِ جاں کی اگر عزت بڑھا دیتا
شراکِ نعلِ پاکِ سیدِ لولاک ہو جاتا

تجلی گاہِ جاناں تک اُجالے سے پہنچ جاتے
جو تو اے توسنِ عمرِ رواں چالاک ہو جاتا

اگر تیری بھرن اے ابرِ رحمت کچھ کرم کرتی
ہمارا چشمۂ ہستی اُبل کر پاک ہو جاتا

حسنؔ اہلِ نظر عزت سے آنکھوں میں جگہ دیتے
اگر یہ مشتِ خاک ان کی گلی کی خاک ہو جاتا

(۱۷)

دشمن ہے گلے کا ہار آقا
لٹتی ہے مری بہار آقا

تم دل کے لئے قرار آقا
تم راحتِ جانِ زار آقا

تم عرش کے تاجدار مولیٰ
تم فرش کے باوقار آقا

دامن دامن ہوائے دامن
گلشن گلشن بہار آقا

بندے ہیں گناہ گار بندے
آقا ہیں کرم شعار آقا

اس شان کے ہم نے کیا کسی نے
دیکھے نہیں زینہار آقا

بندوں کا الم نے دل دکھایا
اور ہو گئے بے قرار آقا

آرام سے سوئیں ہم کمینے
جاگا کریں باوقار آقا

ایسا تو کہیں سنا نہ دیکھا
بندوں کا اٹھائیں بار آقا

جن کی کوئی بات تک نہ پوچھے
اُن پر تمھیں آئے پیار آقا

پاکیزہ دلوں کی زینت ایمان
ایمان کے تم سنگار آقا

صدقہ جو بٹے کہیں سلاطیں
ہم بھی ہیں اُمیدوار آقا

چکرا گئی ناؤ بے کسوں کی!
آنا مرے غم گسار آقا

اللہ نے تم کو دے دیا ہے
ہر چیز کا اختیار آقا

ہے خاک پہ نقشِ پا تمھارا
آئینہ ہے بے غبار آقا

Marfat.com

عالم میں ہیں سب بنی کے ساتھی | بگڑی کے تمھیں ہو یار آقا
سرکار کے تاجدار بندے | سرکار ہیں تاجدار آقا
دے بھیک اگر جمالِ رنگیں | جنت ہو مرا مزار آقا
آنکھوں کے کھنڈر بھی اب بساؤ | دل کا تو ہوا وقار آقا
ایمان کی تاک میں ہے دشمن | آؤ دمِ احتضار آقا
ہو شمعِ شبِ سیاہ بختاں | تیرا رُخِ نور بار آقا
تو رحمتِ بے حساب کو دیکھ | جرموں کا نہ لے شمار آقا
دیدار کی بھیک کب بٹے گی | منگتا ہیں امیدوار آقا
بندوں کی ہنسی خوشی میں گذرے | اس غم میں ہوں اشکبار آقا
آتی ہے مدد بلا سے پہلے | کرتے نہیں انتظار آقا
سایہ میں تمھارے دونوں عالم | تم سایۂ کردگار آقا
جب فوجِ الم کرے چڑھائی | ہو اوجِ کرم حصار آقا
ہر ملکِ خدا کے سچے مالک | ہر ملک کے شہریار آقا
مانا کہ میں ہوں ذلیل بندہ | آقا تو ہے باوقار آقا
ٹوٹے ہوئے دل کو دو سہارا | اب غم کی نہیں سہار آقا
ملتی ہے تمھیں سے دادِ دل کی | سنتے ہو تمھیں پکار آقا
تیری عظمت وہ ہے کہ تیرا | اللہ کرے وقار آقا
اللہ کے لاکھوں کارخانے | سب کا تمھیں اختیار آقا
کیا بات تمھارے نقشِ پا کی | ہے تاجِ سرِ وقار آقا
خود بھیک دو خود کہو بھلا ہو | اس دین کے میں نثار آقا
وہ شکل ہے واہ وا تمھاری | اللہ کو آئے پیار آقا
جو مجھ سے تجھے چھپائے رکھے | وہ جلوہ کر آشکار آقا
جو کہتے ہیں بے زباں تمھارے | گونگوں کی سنو پکار آقا
وہ دیکھ لے کربلا میں جس نے | دیکھے نہ ہوں جاں نثار آقا
آرام سے ششِ جہت میں گذرے | غمِ دل سے نہ ہو دوچار آقا

Marfat.com

ہو جانِ حسن نثار تجھ پر
ہو جاؤں ترے نثار آقا

(۱۸)

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا — تو خدا کا خدا ہوا تیرا
تاج والے ہوں اس میں یا محتاج — سب نے پایا دیا ہوا تیرا
ہاتھ خالی کوئی پھرا نہ پھرے — ہے خزانہ بھرا ہوا تیرا
آج سنتے ہیں سننے والے کل — دیکھ لیں گے کہا ہوا تیرا
اسے تو جانے یا خدا جانے — پیشِ حق رتبہ کیا ہوا تیرا
گھر ہیں سب بند در ہیں سب تیغے — ایک دَر ہے کھلا ہوا تیرا
کام توہین سے ہے نجدی کو — تو ہوا یا خدا ہوا تیرا
تاجداروں کا تاجدار بنا — بن گیا جو گدا ہوا تیرا
اور میں کیا لکھوں خدا کی حمد — حمد اُسے وہ خدا ہوا تیرا
جو ترا ہو گیا خدا کا ہوا — جو خدا کا ہوا ہوا تیرا
حوصلے کیوں گھٹیں غریبوں کے — ہے ارادہ بڑھا ہوا تیرا
ذات بھی تیری انتخاب ہوئی — نام بھی مصطفٰے ہوا تیرا
جسے تو نے دیا خدا نے دیا — دین رب کی دیا ہوا تیرا
ایک عالم خدا کا طالب ہے — اور طالب خدا ہوا تیرا
بزم امکاں ترے نصیب کھلے — کہ وہ دولھا بنا ہوا تیرا
میری طاعت سے میرے جرم فزوں — لطف سب سے بڑھا ہوا تیرا
خوف وزنِ عمل کسے ہو کہ ہے — دل مدد پر تُلا ہوا تیرا
کام بگڑے ہوئے بنا دینا — کام کس کا ہوا ہوا تیرا
ہر ادا دل نشیں بنی تیری — ہر سخن جاں فزا ہوا تیرا
آشکارا کمالِ شانِ حضور — پھر بھی جلوہ چھپا ہوا تیرا
پردہ دارِ ادا ہزار حجاب — پھر بھی پردہ اٹھا ہوا تیرا
بزمِ دنیا میں بزمِ محشر میں — نام کس کا ہوا ہوا تیرا
مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ — حُسن یہ حق نما ہوا تیرا

Marfat.com

بارِ عصیاں سروں سے پھینکے گا — پیشِ حق سر جھکا ہوا تیرا
یم جودِ حضور پیاسا ہوں — یم گھٹا سے بڑھا ہوا تیرا
وصلِ وحدت پھر اس پہ یہ خلوت — تجھ سے سایہ جدا ہوا تیرا
صنعِ خالق کے جتنے خاکے ہیں — رنگ سب میں بھرا ہوا تیرا
ارضِ طیبہ قدم والا سے — ذرّہ ذرّہ سما ہوا تیرا
اے جناں میرے گل کے صدقے میں — تختہ تختہ بسا ہوا تیرا
اے فلک مہرِ حق کے باڑے سے — کاسہ کاسہ بھرا ہوا تیرا
اے چمن بھیک ہے تبسم کی — غنچہ غنچہ کھلا ہوا تیرا
ایسی شوکت کے تاجدار کہاں — تخت تختِ خدا ہوا تیرا
اس جلالت کے شہریار کہاں — ملک مُلکِ خدا ہوا تیرا
اس وجاہت کے بادشاہ کہاں — حکم حکمِ خدا ہوا تیرا
خلق کہتی ہے لامکاں جس کو — شہ نشیں ہے سجا ہوا تیرا
زیست وہ ہے کہ حسنِ یار رہے — دل میں عالم بسا ہوا تیرا
موت وہ ہے کہ ذکرِ دوست رہے — لب پہ نقشہ جما ہوا تیرا
ہوں زمیں والے یا فلک والے — سب کو صدقہ عطا ہوا تیرا
ہر گھڑی گھر سے بھیک کی تقسیم — رات دن در کھلا ہوا تیرا
نہ کوئی دوسرا میں تجھ سا ہے — نہ کوئی دوسرا ہوا تیرا
سوکھے گھاٹوں مرا اتار ہو کیوں — کہ ہے دریا چڑھا ہوا تیرا
سوکھے دھانوں کی بھی خبر لے لے — کہ ہے بادل گھرا ہوا تیرا
مجھ سے کیا لے سکے عدو ایماں — اور وہ بھی دیا ہوا تیرا
لے خبر ہم تباہ کاروں کی — قافلہ ہے لٹا ہوا تیرا
مجھے وہ درد دے خدا کہ رہے — ہاتھ دل پر دھرا ہوا تیرا
تیرے سر کو ترا خدا جانے — تاج سر نقشِ پا ہوا تیرا

بگڑی باتوں کی فکر کر نہ حسنؔ
کام سب ہے بنا ہوا تیرا

Marfat.com

معطی مطلب تمھارا ہر اشارہ ہوگیا
جب اشارہ ہوگیا مطلب ہمارا ہوگیا

ڈوبتوں کا یا نبی کہتے ہی بیڑا پار تھا
غم کنارے ہو گئے پیدا کنارا ہوگیا

تیری طلعت سے زمیں کے ذرّے مہ پارہ بنے
تیری ہیبت سے فلک کا مہ دوپارا ہوگیا

اللہ اللہ محوِ حسن روئے جاناں کے نصیب
بند کرلیں جس گھڑی آنکھیں نظارا ہوگیا

یوں تو سب پیدا ہوئے ہیں آپ ہی کے واسطے
قسمت اُس کی ہے جسے کہدو ہمارا ہوگیا

تیرگی باطل کی چھائی تھی جہاں تاریک تھا
اُٹھ گیا پردہ ترا حق آشکارا ہوگیا

کیوں نہ دم دیں مرنے والے مرگِ عشقِ پاک پر
جان دی اور زندگانی کا سہارا ہوگیا

نام تیرا ذکر تیرا۔ تو ترا پیارا خیال
ناتوانوں بے سہاروں کا سہارا ہوگیا

ذرّہ کوئے حبیب اللہ رے تیرے نصیب
پاؤں پڑکر عرش کی آنکھوں کا تارا ہوگیا

تیرے صانع سے کوئی پوچھے ترا حسن و جمال
خود بنایا اور بناکر خود ہی پیارا ہوگیا

ہم کمینوں کا انھیں آرام تھا اتنا پسند
غم خوشی سے دکھ تہ دل سے گوارا ہوگیا

کیوں نہ ہو تم مالکِ مُلکِ خدا مِلکِ خدا
سب تمھارا ہے خدا ہی جب تمھارا ہوگیا

روزِ محشر کے الم کا دشمنوں کو خوف ہو
دُکھ ہمارا آپ کو کس دن گوارا ہوگیا

جو ازل میں تھی وہی طلعت وہی تنویر ہے
آئینہ سے یہ ہوا جلوہ دوبارا ہوگیا

تو ہی نے تو مصر میں یوسف کو یوسف کردیا
تو ہی تو یعقوب کی آنکھوں کا تارا ہوگیا

ہم بھکاری کیا ہماری بھیک کس گنتی میں ہے
تیرے در سے بادشاہوں کا گذارا ہوگیا

اے حسنؔ قربان جاؤں اس جمالِ پاک کے
سینکڑوں پردوں میں رہ کر عالم آرا ہوگیا

منقبت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادمِ صدیق اکبر ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ضیا میں مہر عالمتاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گر وجہِ ضیا صدیق اکبر کا

Marfat.com

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبر کا

خدا اکرام فرماتا ہے اتقا کیلئے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا

صفا وہ کچھ ملی خاکِ سرِ کوئے پیمبر سے
مصفّا آئینہ ہے نقشِ پا صدیق اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخلِ بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

علی ہیں اُس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

منقبت خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ

نہیں خوش بخت محتاجانِ عالم میں کوئی ہم سا
ملا تقدیر سے حاجت روا فاروقِ اعظم سا

ترا رشتہ بنا شیرازۂ جمعیتِ خاطر
پڑا تھا دفترِ دینِ کتاب اللہ برہم سا

مراد آئی مرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
ملا حاجت روا ہم کو درِ سلطانِ عالم سا

ترے جود و کرم کا کوئی اندازہ کرے کیونکر
ترا اک اک گدا فیض و سخاوت میں ہے حاتم سا

خدارا مہر کر اے ذرہ پرور مہرِ نورانی
سیہ بختی سے ہے روزِ سیہ میرا شبِ غم سا

تمہارے در سے جھولی بھر مرادیں لیکر اٹھیں گے
نہ کوئی بادشاہ تم سا نہ کوئی بے نوا ہم سا

فدا اے اُمِّ کلثوم آپ کی تقدیر یاور کے
علی بابا ہوا دولہا ہوا فاروق اکرم سا

غضب میں دشمنوں کی جان ہے تیغِ سر افگن سے
خروج و رفض کے گھر میں نہ کیوں برپا ہو ماتم سا

شیاطین مضمحل ہیں تیرے نامِ پاک کے ڈر سے
نکل جائے نہ کیوں رفاض بد اطوار کا دم سا

منائیں عید جو ذی الحجہ میں تیری شہادت کی
الٰہی روز و ماہ و سن انھیں گزرے محرم سا

حسنؔ در عالمِ پستی سرِ رفعت اگر داری
بیا فرقِ ارادت بر درِ فاروقِ اعظم سا

منقبت خلیفۂ سوم رضی اللہ عنہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمان غنی کا

رنگین وہ رخسار ہے عثمان غنی کا
بلبل گلِ گلزار ہے عثمانِ غنی کا

گرمی پہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا

Marfat.com

کیا لعل شکر بار ہے عثمان غنی کا
قند ایک نمکخوار ہے عثمان غنی کا
سرکار عطا پاش ہے عثمان غنی کا
دربار دُرر بار ہے عثمان غنی کا
دل سوختو ہمت جگر آب ہوتے ہیں ٹھنڈے
وہ سایۂ دیوار ہے عثمان غنی کا
جو دل کو ضیا دے جو مقدر کو جلادے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمان غنی کا
جس آئینہ میں نور الٰہی نظر آئے
وہ آئینۂ رخسار ہے عثمان غنی کا
سرکار سے پائیں گے مرادوں پہ مرادیں
دربار یہ دربار ہے عثمان غنی کا
آزاد گرفتارِ بلائے دو جہاں ہے
آزاد گرفتار ہے عثمان غنی کا
بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبت
اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا
اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمان غنی کا
رک جائیں مرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمان غنی کا

منقبت خلیفۂ چہارم کرم اللہ وجہہ

اے حب وطن ساتھ نہ یوں سوئے نجف جا
ہم اور طرف جاتے ہیں تو اور طرف جا
چل ہند سے چل ہند سے چل ہند سے غافل
اُٹھ سوئے نجف سوئے نجف سوئے نجف جا
پھنستا ہے وبالوں میں عبث اخترِ طالع
سرکار سے پائے گا شرف بہرِ شرف جا
آنکھوں کو بھی محروم نہ رکھ حُسنِ ضیا سے
کی دل میں اگر اے مہِ بے داغ و کلف جا
اے کلفتِ غم بندۂ مولیٰ سے نہ رکھ کام
بے فائدہ ہوتی ہے تری عمر تلف جا
اے طلعتِ شہ آ تجھے مولیٰ کی قسم آ
اے ظلمتِ دل جا تجھے اُس رُخ کا حلف جا
ہو جلوہ فزا صاحبِ قوسین کا نائب
ہاں تیرِ دعا بہرِ خدا سوئے ہدف جا
کیوں غرقِ الم ہے دُرِ مقصود سے منھ بھر
نیسانِ کرم کی طرف اے تشنہ صدف جا
جیلاں کے شرف حضرتِ مولیٰ کے خلف ہیں
اے ناخلف اٹھ جانبِ تعظیمِ خلف جا
تفضیل کا جویا نہ ہو مولا کی وِلا میں
یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہرِ خذف جا
مولیٰ کی امامت سے محبت ہے تو اے غافل
اربابِ جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا
کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسنؔ کو
اے شیرِ خدا بہرِ مدد تیغ بکف جا

Marfat.com

ردیف بائے تازی

درد دل کر مجھے عطا یارب
دے مرے درد کی دوا یارب

لاج رکھ لے گناہگاروں کی
نام رحمٰن ہے ترا یارب

عیب میرے نہ کھول محشر میں
نام ستار ہے ترا یارب

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفار ہے ترا یارب

زخم گہرا سا تیغ الفت کا
میرے دل کو بھی کر عطا یارب

یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں
یوں گما اس طرح ملا یارب

بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی
میرے دل سے مجھے بھلا یارب

خاک کر اپنے آستانے کی
یوں ہمیں خاک میں ملا یارب

میری آنکھیں مرے لئے ترسیں
مجھ سے ایسا مجھے چھپا یارب

ٹیس کم ہو نہ دردِ الفت کی
دل تڑپتا رہے مرا یارب

نہ بھریں زخم دل ہرے ہو کر
رہے گلشن ہرا بھرا یارب

تیری جانب یہ مشتِ خاک اڑے
بھیج ایسی کوئی ہوا یارب

داغ الفت کی تازگی نہ گھٹے
باغ دِل کا رہے ہرا یارب

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
تو نے جب سے سنا دیا یارب

آسرا ہم گناہگاروں کا
اور مضبوط ہو گیا یارب

ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ
میرے ہر درد کی دوا یارب

تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں
دامنِ مصطفٰے دیا یارب

تو نے دی مجھ کو نعمتِ اسلام
پھر جماعت میں لے لیا یارب

کر دیا تو نے قادری مجھ کو
تیری قدرت کے میں فدا یارب

دولتیں ایسی نعمتیں اتنی
بے غرض تو نے کیں عطا یارب

دے کے لیتے نہیں کریم کبھی
جو دیا جس کو دے دیا یارب

تو کریم اور کریم بھی ایسا
کہ نہیں جس کا دوسرا یارب

ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے
وہ بھی تیرا دیا ہوا یارب

Marfat.com

ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں — مجھ سے اچھا معاملہ یارب
اس نکمے سے کام لے ایسے — یہ نکما ہو کام کا یارب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تری رضا یارب
جس نے اپنے لئے برائی کی — ہے یہ نادان وہ برا یارب
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اس برے کو بھی کر بھلا یارب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات — بات بگڑی ہوئی بنا یارب
میں نے سُبحٰنَ رَبِّیَ الاَعلیٰ — خاک پر رکھ کے سر کہا یارب
صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا — پستیوں سے مجھے بچا یارب
بونے والے جو بوئیں وہ کاٹیں — یہ ہوا تو میں مر مٹا یارب
آہ جو بو چکا ہوں وقت دِرو — ہوگا حسرت کا سامنا یارب
پاک ہے دَرد و دُرد سے جس مے — جام اُس کا مجھے پلا یارب
کرکے گسترہ خوانِ اُدعونی — تو نے بندوں کو دی صلا یارب
آستاں پر ترے ترا منگتا — سنکر آیا ہے یہ صدا یارب
نعمت اَستجِب سے پائے بھیک — ہاتھ پھیلا ہوا مرا یارب
تجھ سے وہ مانگوں میں جو بہتر ہو — مدعی ہو نہ مدعا یارب
مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا — شاد رکھ شاد دائما یارب
مجھ پر اور میرے دونوں بھائیوں پر — سایہ ہو تیرے فضل کا یارب
عیش تینوں گھروں کے تینوں کو — اپنی رحمت سے کر عطا یارب
میرے فاروق و حامد و حسنین — درد و غم سے رہیں جدا یارب
لختِ دل مصطفیٰ حسین رضا — ہر جگہ پائیں مرتبہ یارب
سایۂ پنجتن ہوں پانچوں پر — دائما ہو تری عطا یارب
دونوں عالم کی نعمتیں پائے — مرتضیٰ بہر مصطفیٰ یارب
علم و عمر و عمل فراخ معاش — مجتبیٰ کو بھی کر عطا یارب
کردے فضل و نِعم سے مالامال — غم الم سے انھیں بچا یارب
ان کے دشمن ذلیل خوار رہیں — رد رہے ان کی ہر بلا یارب

Marfat.com

بال بیکا کبھی نہ ہو ان کا　　بول بالا ہو دائما یارب
میری ماں میری بہنیں بھانجے سب　　پائیں آرام دوسرا یارب
اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں　　حاجتیں سب کی ہوں روا یارب
میرے احباب پر بھی فضل رہے　　تیرا تیرے حبیب کا یارب
اہلِ سنت کی ہر جماعت پر　　ہر جگہ ہو تری عطا یارب
دشمنوں کے لئے ہدایت کی　　تجھ سے کرتا ہوں اِلتجا یارب

تو حسنؔ کو اٹھا حسن کرکے
ہو مع الخیر خاتمہ یارب

(۲)

سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب　　خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب
حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب　　میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب
پوچھے جاتے ہیں عمل میں کیا کہوں　　تم سکھا جاؤ مرے مولا جواب
میری حامی ہے تیری شان کریم　　پرسشِ روزِ قیامت کا جواب
ہے دعائیں سنگِ دشمن کا عوض　　اس قدر نرم ایسے پتھر کا جواب
پلتے ہیں ہم سے نکمّے بے شمار　　ہے کہیں اس آستانہ کا جواب
روزِ محشر ایک تیرا آسرا　　سب سوالوں کا جوابِ لاجواب
ہیں یدِ بیضا کے صدقے اے کلیم　　پر کہاں ان کی کفِ پا کا جواب
کیا عمل تو نے کئے اس کا سوال　　تیری رحمت چاہئے میرا جواب
مہر و مہ ذرّے ہیں اُن کی راہ کے　　کون دے نقشِ کفِ پا کا جواب
تم سے اُس بیمار کو صحت ملے　　جس کو دیدیں حضرت عیسیٰ جواب
دیکھ رضواں دشتِ طیبہ کی بہار　　میری جنت کا نہ پائے گا جواب
شور ہے لطف و عطا کا شور ہے　　مانگنے والا نہیں سنتا جواب
جرم کی پاداش پاتے اہلِ جرم　　الٹی باتوں کا نہ ہو سیدھا جواب
پر تمہارے لطف آڑے آگئے　　دیدیا محشر میں پرسش کا جواب

ہے حسنؔ محوِ جمالِ روئے دوست
اے نکیرین اس سے پھر لینا جواب

Marfat.com

جانبِ مغرب وہ چمکا آفتاب — بھیک کا مشرق سے نکلا آفتاب
جلوہ فرما ہو جو میرا آفتاب — ذرّہ ذرّہ سے ہو پیدا آفتاب
عارضِ پُرنور کا صاف آئینہ — جلوۂ حق کا چمکتا آفتاب
یہ تجلّی گاہِ ذاتِ بحت ہے — زلفِ انور ہے شب آسا آفتاب
دیکھنے والوں کے دل ٹھنڈے کئے — عارضِ انور ہے ٹھنڈا آفتاب
ہے شبِ دیجور طیبہ نور سے — ہم سیہ کاروں کا کالا آفتاب
بخت چمکا دے اگر شانِ جمال — ہو مری آنکھوں کا تارا آفتاب
نور کے سانچے میں ڈھالا ہے تجھے — کیوں ترے جلووں کا ڈھلتا آفتاب
ناخدائی سے نکالا آپ نے — چشمۂ مغرب سے ڈوبا آفتاب
ذرّہ کی تابش ہے اُن کی راہ میں — یا ہوا ہے گر کے ٹھنڈا آفتاب
گرمیوں پر ہے وہ حُسنِ بے زوال — ڈھونڈھتا پھرتا ہے سایہ آفتاب
اُن کے در کے ذرّہ سے کہتا ہے مہر — ہے تمھارے در کا ذرّہ آفتاب
شامِ طیبہ کی تجلّی دیکھ کر — ہو تری تابش کا تڑکا آفتاب
روئے مولیٰ سے اگر اٹھتا نقاب — چرخ کھا کر غش میں گرتا آفتاب
کہہ رہی ہے صبحِ مولد کی ضیا — آج اندھیرے سے ہے نکلا آفتاب
وہ اگر دیں نکہتِ طلعت کی بھیک — ذرّہ ذرّہ ہو مہکتا آفتاب
تلوے اور تلوے کے جلوے پر نثار — پیارا پیارا نور پیارا آفتاب
اے خدا ہم ذروں کے بھی دن پھریں — جلوہ فرما ہو ہمارا آفتاب
اُن کے ذرّہ کے نہ سر چڑھ حشر میں — دیکھ اب بھی ہے سویرا آفتاب

جس سے گزرے اے حسن وہ مہرِ حسن
اُس کا ہو اندھیرا آفتاب

Marfat.com

ردیف تائے منقوطہ

ر نور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبحِ شبِ ولادت

جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبحِ شبِ ولادت

فصلِ بہار آئی، شکلِ نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

ھولوں سے باغ مہکے شاخوں پہ مرغ چہکے
عہدِ بہار آیا صبحِ شبِ ولادت

مردہ حسرتوں کے سب کھیت لہلہائے
جاری ہوا وہ دریا صبحِ شبِ ولادت

ں ہے چراغِ صرصر گل سے چمن معطر
آیا کچھ ایسا جھونکا صبحِ شبِ ولادت

طرہ میں لاکھ دریا گل میں ہزار گلشن
نشو و نما ہے کیا کیا صبحِ شبِ ولادت

سنت کے ہر مکاں کی آئینہ بندیاں ہیں
آراستہ ہے دنیا صبحِ شبِ ولادت

ں جگمگا رہے ہیں، قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اجالا صبحِ شبِ ولادت

چھٹکے ہوئے دلوں کے مدت کے میل چھوٹے
ابرِ کرم وہ برسا صبحِ شبِ ولادت

بل کا آشیانہ چھایا گیا گلوں سے
قسمت نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

رض و سما سے منگتا دوڑے ہیں بھیک لینے
بانٹے گا کون باڑا صبحِ شبِ ولادت

نوار کی ضیائیں پھیلی ہیں شام ہی سے
رکھتی ہے مہر کیسا صبحِ شبِ ولادت

میں شام کے گھر روشن ہیں ہر نگہ پر
چمکا ہے وہ اجالا صبحِ شبِ ولادت

وکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکانِ کسریٰ صبحِ شبِ ولادت

طبہ ہوا زمیں پر سکہ پڑا فلک پر
پایا جہاں نے آقا صبحِ شبِ ولادت

ئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

ح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

ونوں جہاں کی شاہی ناکتخدا دولہن تھی
پایا دولہن نے دولہا صبحِ شبِ ولادت

ھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطانِ نو کا خطبہ صبحِ شبِ ولادت

اندی ہے مفلسوں کی باندی ہے خوش نصیبی
آیا کرم کا داتا صبحِ شبِ ولادت

لم کے دفتروں میں ترمیم ہو رہی ہے
بدلا ہے رنگ دنیا صبحِ شبِ ولادت

لکھے سب رجسٹر حرفِ غلط ہوئے ہیں
کاٹا گیا سیاہا صبحِ شبِ ولادت

Marfat.com

ملکِ ازل کا سرور سب سروروں کا افسر
تختِ ابد پہ بیٹھا صبحِ شبِ ولادت

سوکھا پڑا ہے ساوا دریا ہوا سماوا
ہے خشک و تر پہ قبضہ صبحِ شبِ ولادت

نوابیاں سدھاریں جاری ہیں شاہی آئیں
کچا ہوا علاقہ صبحِ شبِ ولادت

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خورشید ہی وہ چمکا صبحِ شبِ ولادت

قربان اے دوشنبے تجھ پر ہزار جمعے
وہ فضل تو نے پایا صبحِ شبِ ولادت

پیارے ربیع الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبحِ شبِ ولادت

وہ مہر مہر فرما وہ ماہِ عالم آرا
تاروں کی چھاؤں آیا صبحِ شبِ ولادت

نوشہ بناؤ ان کو دولھا بناؤ ان کو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبحِ شبِ ولادت

شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دولھا بنا وہ دولھا صبحِ شبِ ولادت

محرم رہ نہ جائیں دن رات برکتوں سے
اس واسطے وہ آیا صبحِ شبِ ولادت

عرشِ عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبحِ شبِ ولادت

ہشیار ہوں بھکاری نزدیک ہے سواری
یہ کہہ رہا ہے ڈنکا صبحِ شبِ ولادت

بندوں کو عیش شادی اعدا کو نامرادی
کڑکیت کا ہے کڑکا صبحِ شبِ ولادت

تارے ڈھلک کر آئے کاسے کٹورے لائے
یعنی بٹے گا صدقہ صبحِ شبِ ولادت

آمد کا شور سنکر گھر آئے ہیں بھکاری
گھیرے کھڑے ہیں رستہ صبحِ شبِ ولادت

ہر جان منتظر ہے ہر دیدہ رہ نگر ہے
غوغا ہے مرحبا کا صبحِ شبِ ولادت

جبریل سر جھکائے قدسی پرے جمائے
ہیں سرو قد ستادہ صبحِ شبِ ولادت

کس داب کس ادب سے کس جوش کس طرب سے
پڑھتے ہیں ان کا کلمہ صبحِ شبِ ولادت

ہاں دین والو اٹھو تعظیم والو اٹھو
آیا تمھارا مولےٰ صبحِ شبِ ولادت

اُٹھو حضور آئے شاہِ غیور آئے
سلطانِ دین و دنیا صبحِ شبِ ولادت

اٹھو ملک اُٹھے ہیں عرش و فلک اٹھے ہیں
کرتے ہیں ان کو سجدہ صبحِ شبِ ولادت

آؤ فقیر آؤ منھ مانگی آس پاؤ
بابِ کریم ہے وا صبحِ شبِ ولادت

سوکھی زبانوں آؤ اے جلتی جانوں آؤ
لہرا رہا ہے دریا صبحِ شبِ ولادت

مرجھائی کلیوں آؤ کمہلاتے پھولوں آؤ
برسا کرم کا جھالا صبحِ شبِ ولادت

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبحِ شبِ ولادت

Marfat.com

تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی || صدقہ تجلیوں کا صبحِ شبِ ولادت
لایا ہے بشیر تیرا نورِ خدا کا جلوہ || دل کر دے دودھ دھویا صبحِ شبِ ولادت
بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑہ
دیدے حسن کا حصہ صبحِ شبِ ولادت

ذکرِ شہادت

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہلبیت || تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت
کس زباں سے ہو بیانِ عز و شانِ اہلبیت || مدح گوئے مصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلبیت
اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں || آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
مصطفٰے عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں || ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلبیت
اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں || قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت
مصطفٰے بائع خریدار اُس کا اللہ اشتری || خوب چاندی کر رہا ہے کاروانِ اہلبیت
رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق || کربلا میں ہو رہا ہے امتحانِ اہلبیت
پھول زخموں کے کھلائے ہیں ہوائے دوست نے || خون سے سینچا گیا ہے گلستانِ اہلبیت
حوریں کرتی ہیں عروسانِ شہادت کا سنگار || خوبرو دولھا بنا ہے ہر جوانِ اہلبیت
ہو گئی تحقیق عیدِ دید آبِ تیغ سے || اپنے روزے کھولتے ہیں صائمانِ اہلبیت
جمعہ کا دن ہے کتابیں زیست کی طے کر کے آج || کھیلتے ہیں جان پر شہزادگانِ اہلبیت
اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا || کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیت
کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے || دن دہاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت
خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مل جا فرات || خاک تجھ پر دیکھ تو سوکھی زبانِ اہلبیت
خاک پر عباس و عثمانِ علمبردار ہیں || بیکسی اب کون اٹھائیگا نشانِ اہلبیت
تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں || پیاس کی شدت میں تڑپے بے زبانِ اہلبیت
قافلہ سالار منزل کو چلے ہیں سونپ کر || وارثِ بے وارثاں کو کاروانِ اہلبیت
فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے || حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیت
وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سہاگ || لو سلامِ آخری اے بیوگانِ اہلبیت

Marfat.com

ابرِ فوجِ دشمناں میں اے فلک یوں ڈوب جائے
فاطمہ کا چاند مہرِ آسمانِ اہلبیت

کس مزے کی لذتیں ہیں آبِ تیغِ یار میں
خاک و خوں میں لوٹتے ہیں تشنگانِ اہلبیت

باغِ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمھاری کشتگانِ اہلبیت

حوریں بے پردہ نکل آئی ہیں سر کھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے برپا میانِ اہلبیت

کوئی کیوں پوچھے کسی کو کیا غرض اے بیکسی
آج کیسا ہے مریضِ نیم جانِ اہلبیت

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

سر شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیت

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دوکانِ اہلبیت

زخم کھانے کو تو آبِ تیغ پینے کو دیا
خوب دی عوت کی بلا کر دشمنانِ اہلبیت

اپنا سودا بیچ کر بازار سونا کر گئے
کونسی بستی بسائی تاجرانِ اہلبیت

اہل بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہلبیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلبیت

Marfat.com

ردیف ثائے مثلثہ

جاں بلب ہوں آ مری جاں الغیاث
ہوتے ہیں کچھ اور ساماں الغیاث

درد مندوں کو دوا ملتی نہیں
اے دوائے درد منداں الغیاث

جاں سے جاتے ہیں بیچارے غریب
چارہ فرمائے غریباں الغیاث

حد سے گزریں درد کی بے دردیاں
درد سے بیحد ہوں نالاں الغیاث

بیقراری چین لیتی ہی نہیں،
اے قرارِ بے قراراں الغیاث

حسرتیں دل میں بہت بیچین ہیں
گھر ہوا جاتا ہے زنداں الغیاث

خاک ہے پامال میری کوبکو
اے ہوائے کوئے جاناں الغیاث

المدد اے زلفِ سرور المدد
ہوں بلاؤں میں پریشاں الغیاث

دل کی الجھن دور کر گیسوئے پاک
اے کرم کے سنبلستاں الغیاث

اے سرِ پُر نور اے سِترِ خدا
ہوں سراسیمہ پریشاں الغیاث

غمزدوں کی شام ہے تاریک رات
اے جبیں اے ماہِ تاباں الغیاث

ابروئے شہ کاٹ دے زنجیرِ غم
تیرے صدقے تیرے قرباں الغیاث

دل کے ہر پہلو میں غم کی پھانس ہے
میں فدا مژگانِ جاناں الغیاث

چشمِ رحمت آ گیا آنکھوں میں دم
دیکھ حالِ خستہ حالاں الغیاث

مردمک اے مہر نور ذات بخش
ہیں سیہ بختی کے ساماں الغیاث

تیر غم کے دل میں چھد کر رہ گئے
اے نگاہِ مہر جاناں الغیاث

اے کرم کی کان اے گوشِ حضور
سن لے فریادِ غریباں الغیاث

عارضِ رنگیں خزاں کو دور کر
اے جناں آرا گلستاں الغیاث

بینی پُر نور حالِ ما بہ بیں
ناک میں دم ہے مرِ جاں الغیاث

جاں بلب ہوں جاں بلب پہ رحم کر
اے لبِ عیسیٰ دوراں الغیاث

اے تبسم غنچہائے دل کی جاں
کھل چلیں مرجھائی کلیاں الغیاث

Marfat.com

اے دہن اے چشمۂ آبِ حیات — مر مٹے دے آبِ حیواں الغیاث
دُرِّ مقصد کے لئے ہوں غرقِ غم — گوہرِ شاداب دنداں الغیاث
اے زبانِ پاک کچھ کہدے کہ ہو — ردِ بلائے بے زباناں الغیاث
اے کلام اے راحتِ جانِ کلیم — کلمہ گو ہے غم سے نالاں الغیاث
کامِ شہ اے کام بخش کامِ دل — ہوں میں ناکامی سے گریاں الغیاث
چاہِ غم میں ہوں گرفتارِ الم — چاہِ یوسف اے زنخداں الغیاث
ریشِ اطہر سنبلِ گلزارِ خلد — ریشِ غم سے ہوں پریشاں الغیاث
اے گلو اے صبحِ جنت شمعِ نور — تیرہ ہے شامِ غریباں الغیاث
غم سے ہوں ہمدوش اے دوشِ المدد — دوش پر ہے بارِ عصیاں الغیاث
اے بغل اے صبح کافورِ بہشت — مہر بر شامِ غریباں الغیاث
غنچۂ گل عطردانِ عطرِ خلد — بوئے غم سے ہوں پریشاں الغیاث
بازوئے شہ دستگیری کر مری — اے توانِ ناتواناں الغیاث
دستِ اقدس اے مرے نیسانِ جود — غم کے ہاتھوں سے ہوں گریاں الغیاث
اے کفِ دست اے یدِ بیضا کی جاں — تیرہ دل ہو نور افشاں الغیاث
ہم سیہ ناموں کو اے تحریرِ دست — تو ہو دستاویزِ غفراں الغیاث
پھر بہائیں انگلیاں انہارِ فیض — پیاس سے ہونٹوں پہ ہے جاں الغیاث
بہرِ حق اے ناخن اے عقدہ کشا — مشکلیں ہو جائیں آساں الغیاث
سینۂ پُرنور صدقہ نور کا — بے ضیا سینہ ہے ویراں الغیاث
قلبِ انور تجھ کو سب کی فکر ہے — کر دے بے فکری کے ساماں الغیاث
اے جگر تجھ کو غلاموں کا ہے درد — میرے دکھ کا بھی ہو درماں الغیاث
اے شکم بھر پیٹ صدقہ نور کا — پیٹ بھر اے کانِ احساں الغیاث
پشتِ والا میری پشتی پر ہو تو — روبرو ہیں غم کے ساماں الغیاث
مُہرِ پشتِ پاک میں تجھ پر فدا — دیدے آزادی کا فرماں الغیاث
تیرے صدقے اے کمر بستہ کمر — ٹوٹی کمروں کا ہو درماں الغیاث
پائے انور اے سرافرازی کی جاں — میں شکستہ پا ہوں جاناں الغیاث

Marfat.com

نقشِ پا اے نو گلِ گلزارِ خلد ہو یہ اجڑا بن گلستاں الغیاث
اے سراپا اے سراپا لطفِ حق ہوں سراپا جرم و عصیاں الغیاث
اے عمامہ دور گردش دور کر گرد پھر پھر کر ہوں قرباں الغیاث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا خوار ہے خاکِ غریباں الغیاث
پڑ گئی شامِ الم میرے گلے جلوۂ صبحِ گریباں الغیاث
کھول مشکل کی گرہ بندِ قبا بند غم میں ہوں پریشاں الغیاث
آستیں نقدِ عطا در آستیں بینوا ہیں اشک ریزاں الغیاث
چاک اے چاکِ جگر کے بخیہ گر دل ہے غم سے چاکِ جاناں الغیاث
عیب کھلتے ہیں گدا کے روزِ حشر دامنِ سلطانِ خوباں الغیاث
دردِ دامن دور دورہ ہے تیرا دور کر دوری کا دوراں الغیاث
ہوں فسردہ خاطر اے گلگوں قبا دل کھلا دیں تیری کلیاں الغیاث
دل ہے ٹکڑے ٹکڑے پیوندِ لباس اے پناہِ خستہ حالاں الغیاث
ہے پھٹے حالوں مرا رختِ عمل اے لباسِ پاکِ جاناں الغیاث
نعلِ شہ عزت ہے میری تیرے ہاتھ اے وقارِ تاجِ شاہاں الغیاث
اے شراکِ نعلِ پاکِ مصطفیٰ زیرِ نشتر ہے رگِ جاں الغیاث
شانۂ شہ دل ہے غم سے چاک چاک اے انیسِ سینہ چاکاں الغیاث
سُرمہ اے چشم و چراغِ کوہِ طور ہے سیہ شامِ غریباں الغیاث
ٹوٹتا ہے دم میں ڈورا سانس کا ریشۂ مسواکِ جاناں الغیاث
آئینہ اے منزلِ انوارِ قدس تیرہ بختی سے ہوں حیراں الغیاث

سخت دشمن ہے حسن کی تاک میں
المدد محبوبِ یزداں الغیاث

Marfat.com

استغاثہ بجنابِ غوثیت

پڑے مجھ پر نہ کچھ افتاد یا غوث
مدد پر ہو تری امداد یا غوث

اُڑے تیری طرف بعدِ فنا خاک
نہ ہو مٹی مری برباد یا غوث

مرے دل میں بسیں جلوے تمھارے
یہ ویرانہ بنے بغداد یا غوث

نہ بھولوں بھول کر بھی یاد تیری
نہ یاد آئے کسی کی یاد یا غوث

مُریدی لاتخف فرماتے آؤ
بلاؤں میں ہے یہ ناشاد یا غوث

گلے تک آ گیا سیلاب غم کا
چلا میں آئیے فریاد یا غوث

نشیمن سے اُڑا کر بھی نہ چھوڑا
ابھی ہے گھات میں صیاد یا غوث

خمیدہ سر گرفتارِ قضا ہے
کشیدہ خنجرِ جلّاد یا غوث

اندھیری رات جنگل میں اکیلا
مدد کا وقت ہے فریاد یا غوث

کھلا دو غنچۂ خاطر کہ تم ہو
بہارِ گلشنِ ایجاد یا غوث

مرے غم کی کہانی آپ سن لیں
کہوں میں کس سے یہ روداد یا غوث

رہوں آزاد قیدِ عشق کب تک
کرو اس قید سے آزاد یا غوث

کرو گے کب تک اچھا مجھ برے کو
مرے حق میں ہے کیا ارشاد یا غوث

غمِ دنیا غمِ قبر و غمِ حشر
خدارا کر دے مجھ کو شاد یا غوث

حسنؔ منگتا ہے دے دے بھیک داتا
رہے یہ راج پاٹ آباد یا غوث

Marfat.com

ردیف جیم تازی

کیا مژدۂ جاں بخش سنائیگا قلم آج
کاغذ پہ جو سو ناز سے رکھتا ہے قدم آج

آمد ہے یہ کس بادشہِ عرش مکاں کی
آتے ہیں فلک سے جو حسینانِ اِرم آج

کس گل کی ہے آمد کہ خزاں دیدہ چمن میں
آتا ہے نظر نقشہ گلزار ارم آج

نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ
اس بزم میں کس شاہ کے آتے ہیں قدم آج

بادل ہے جو رحمت کے سرِ شام گھرے ہیں
برسے گا مگر صبح کو بارانِ کرم آج

کس چاند کی پھیلی ہے ضیا کیا یہ سماں ہے
ہر بام پہ ہے جلوہ نما نورِ قدم آج

کھلتا نہیں کس جانِ مسیحا کی ہے آمد
بت بولتے ہیں قالبِ بے جاں میں ہے دم آج

بُت خانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے
مِل مِل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج

کعبہ کا ہے نغمہ کہ ہوا لوث سے میں پاک
بُت نکلے کہ آئے مرے مالک کے قدم آج

تسلیم میں سر وجد میں دل منتظر آنکھیں
کس پھول کے مشتاق ہیں مرغانِ حرم آج

اے کفر جھکا سر وہ شہِ بُت شکن آیا
گردن ہے تری دم میں تہِ تیغ دو دم آج

کچھ رعب شہنشاہ ہے کچھ ولولہ شوق
ہے طرفہ کشاکش میں دلِ بیتِ حرم آج

پُر نور جو ظلمت کدۂ دہر ہوا ہے
روشن ہے کہ آتا ہے وہ مہتابِ کرم آج

ظاہر ہے کہ سلطانِ دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہرا نصب جو یہ سبز علم آج

گر عالمِ ہستی میں وہ مہ جلوہ فگن ہے
تو سایہ کے جلوہ پہ فدا اہلِ عدم آج

ہاں مفلسو خوش ہو کہ ملا دامنِ دولت
تر دامنو مژدہ وہ اٹھا ابرِ کرم آج

تعظیم کو اٹھے ہیں ملک تم بھی کھڑے ہو
پیدا ہوئے سلطانِ عرب شاہِ عجم آج

کل نارِ جہنم سے حسنؔ امن و اماں ہو
اس مالکِ فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج

Marfat.com

ردیف ہائے حطّی

دشت مدینہ کی ہے عجب پُر بہار صبح
ہر ذرہ کی چمک سے عیاں ہیں ہزار صبح

موُنھ دھوکے جوئے شیر میں آئے ہزار صبح
شام حرم کی پائے نہ ہرگز بہار صبح

للّٰلہ اپنے جلوۂ عارض کی بھیک دے
کردے سیاہ بخت کی شب ہائے تار صبح

روشن ہیں ان کے جلوۂ رنگیں کی تابشیں
بلبل ہیں جمع ایک چمن میں ہزار صبح

رکھتی ہے شامِ طیبہ کچھ ایسی تجلیاں
سو جان سے ہو جس کی ادا پر نثار صبح

نسبت نہیں سحر کو گریبانِ پاک سے
جوشِ فروغ سے ہے عیاں تار تار صبح

آتے ہیں پاسبانِ درِ شہ فلک سے روز
ستر ہزار شام تو ستر ہزار صبح

اے ذرّۂ مدینہ خدا را نگاہِ مہر
تڑکے سے دیکھتی ہے ترا انتظار صبح

زلفِ حضور عارضِ پُر نور پر نثار
کیا نور بار شام ہے کیا جلوہ بار صبح

نورِ ولادتِ مہِ طیبہ کا فیض ہے
رہتی ہے جنتوں میں جو لیل و نہار صبح

ہر ذرّۂ حرم سے نمایاں ہزار مہر
ہر مہر سے طلوع کناں بے شمار صبح

گیسو کے بعد یاد ہو رخسارِ پاک کی
ہو مشک بار شام کی کافور بار صبح

کیا نورِ دل کو نجدیٔ تیرہ دلوں سے کام
تا حشر شام سے نہ ملے زینہار صبح

حُسنِ شباب ذرّۂ طیبہ کچھ اور ہے
کیا کور باطن آئینہ کیا شیر خوار صبح

بس چل سکے تو شام سے پہلے سفر کرے
طیبہ کی حاضری کے لئے بے قرار صبح

مایوس کیوں ہوں خاک نشیں حسنِ یار سے
آخر ضیائے ذرّہ کی ہے ذمہ دار صبح

کیا دشتِ پاک طیبہ سے آئی ہے اے حسنؔ
لائی جو اپنی جیب میں نقدِ بہار صبح

Marfat.com

(۲)

جو نور بار ہوا آفتاب حسن ملیح
ہوئے زمین و زماں کامیاب حسنِ ملیح

زوال مہر کو ہو ماہ کا جمال گھٹے
مگر ہے اوج ابد پر شباب حسنِ ملیح

زمیں کے پھول گریبان دریدۂ غمِ عشق
فلک پہ بدر دل افگار تابِ حسنِ ملیح

دلوں کی جان ہے لطفِ صباحتِ یوسف
مگر ہوا ہے نہ ہوگا جوابِ حسنِ ملیح

الٰہی موت سے یوں آئے مجھ کو میٹھی نیند
رہے خیال کی راحت ہو خوابِ حسنِ ملیح

جمال والوں میں ہے شورِ عشق اور ابھی
ہزار پردوں میں ہے آب و تابِ حسنِ ملیح

زمینِ شور بنے تختۂ گل و سنبل
عرق فشاں ہو اگر آب و تابِ حسنِ ملیح

نثار دولتِ بیدار و طالعِ ازواج
نہ دیکھی چشمِ زلیخا نے خوابِ حسنِ ملیح

تجلیوں نے نمک بھر دیا ہے آنکھوں میں
ملاحت آپ ہوئی ہے حجابِ حسنِ ملیح

نمک کا خاصہ ہے اپنے کیف پر لانا
ہر ایک شے نہ ہو کیوں بہرہ یابِ حسنِ ملیح

عسل ہو آب بنے کوزہائے قند حباب
جو بحرِ شور میں ہو عکس آبِ حسنِ ملیح

دلِ صباحتِ یوسف میں سوزِ عشقِ حضور
نبات قند ہوئے ہیں کبابِ حسنِ ملیح

صبیح ہوں کہ صباحت جمیل ہوں کہ جمال
غرض سبھی ہیں نمک خوار بابِ حسنِ ملیح

کھلے جب آنکھ نظر آئے وہ ملاحت پاک
بیاضِ صبح ہو یارب کتابِ حسنِ ملیح

حیاتِ بے مزہ و بخت تیرہ میں دارم
بتاب اے مہ گردوں جنابِ حسنِ ملیح

حسن کی پیاس بجھا کر نصیب چمکا دے
ترے نثار میں اے آب و تابِ حسنِ ملیح

Marfat.com

ردیف خائے معجمہ

سحابِ رحمتِ باری ہے بارھویں تاریخ　　کرم کا چشمۂ جاری ہے بارھویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارھویں تاریخ　　عدو کے دل کو کٹاری ہے بارھویں تاریخ
اسی نے موسمِ گل کو کیا ہے موسمِ گل　　بہارِ فصلِ بہاری ہے بارھویں تاریخ
بنی ہے سُرمۂ چشمِ بصیرت و ایماں　　اُٹھی جو گردِ سواری ہے بارھویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں　　خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارھویں تاریخ
فلک پہ عرشِ بریں کا گمان ہوتا ہے　　زمینِ خلد کی کیاری ہے بارھویں تاریخ
تمام ہو گئی میلادِ انبیا کی خوشی　　ہمیشہ اب تری باری ہے بارھویں تاریخ
دِلوں کے میل دھلے گل کھلے سرور ملے　　عجیب چشمۂ جاری ہے بارھویں تاریخ
چڑھی ہے اوج پہ تقدیر خاکساروں کی　　خدا نے جب سے اتاری ہے بارھویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے　　کہ اپنی روح میں ساری ہے بارھویں تاریخ
ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے　　ہزار عید سے بھاری ہے بارھویں تاریخ
ہمیشہ تو نے غلاموں کے دل کیے ٹھنڈے　　جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارھویں تاریخ
خوشی ہے اہلِ سنن میں مگر عدو کے یہاں　　فغان و شیون و زاری ہے بارھویں تاریخ
جدھر گیا سنی آوازِ یا رسول اللہ　　ہر ایک جگہ اُسے خواری ہے بارھویں تاریخ
عدو ولادتِ شیطاں کے دن منائے خوشی　　کہ عید عید ہماری ہے بارھویں تاریخ

حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارھویں تاریخ

Marfat.com

رَدیف دال مہملہ

ذاتِ والا پہ بار بار درود
بار بار اور بے شمار درود

روئے انور پہ نور بار سلام
زلفِ اطہر پہ مشکبار درود

اُس مہک پر شمیم بیز سلام
اُس چمک پر فروغ بار درود

اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام
اُن کے ہر لمعہ پر ہزار درود

اُن کی طلعت پر جلوہ ریز سلام
اُن کی نکہت پہ عطر بار درود

جس کی خوشبو بہار خلد بسائے
ہے وہ محبوب گلعذار درود

سر سے پا تک کرور بار سلام
اور سراپا پہ بے شمار درود

دل کے ہمراہ ہوں سلام فدا
جان کے ساتھ ہو نثار درود

چارۂ جان دردمند سلام
مرہمِ سینۂ فگار درود

بے عدد اور بے عدد تسلیم
بے شمار اور بے شمار درود

بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے
ہو الٰہی مرا شعار درود

شہریارِ رُسل کی نذر کروں
سب درودوں کی تاجدار دُرود

گورِ بیکس کو شمع سے کیا کام
ہو چراغِ شبِ مزار درود

قبر میں خوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار درود

انھیں کس کے درود کی پروا
بھیجے جب ان کا کردگار درود

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں
آپ خوش ہو کے بار بار درود

جان نکلے تو اس طرح نکلے
تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے
لب سے جاری ہو بار بار درود

اے حسنؔ خارِ غم کو دل سے نکال
غمزدوں کی ہے غمگسار درود

Marfat.com

(۲)

رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند
صحرائے طیبہ ہے دلِ بلبل کو تو پسند

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
ایجان کر لے ٹوٹے ہوئے دل کو تو پسند

ہیں خانہ زاد بندۂ احساں تو کیا عجب
تیری وہ خو ہے کرتے ہیں جس کو عدو پسند

کیونکر نہ چاہیں تیری گلی میں ہوں مٹ کے خاک
دنیا میں آج کس کو نہیں آبرو پسند

ہے خاکسار پر کرمِ خاص کی نظر
عاجز نواز ہے تری اے خوبرو پسند

"قل" کہکر اپنی بات بھی لب سے ترے سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

حور و فرشتہ جن و بشر سب نثار ہیں
ہے دو جہاں میں قبضہ کیے چارسو پسند

اُن کے گناہگار کی اُمید عفو کو
پہلے کرے گی آیت لاتقنطوا پسند

طیبہ میں سر جھکاتے ہیں خاکِ نیاز پر
کونین کے بڑے سے بڑے آبرو پسند

ہے خواہشِ وصالِ درِ یار اے حسنؔ
آئے نہ کیوں اثر کو مری آرزو پسند

•

Marfat.com

ردیف ذال معجمہ

ہو اگر مدحِ کفِ پا سے منوّر کاغذ
عارضِ حور کی زینت ہو سراسر کاغذ

صفتِ خارِ مدینہ میں کروں گلکاری
دفترِ گل کا عنادل سے منگا کر کاغذ

عارضِ پاک کی تعریف ہو جس پرچہ میں
سو سیہ نامہ اُجالے وہ منور کاغذ

شامِ طیبہ کی تجلّی کا کچھ احوال لکھوں
دے بیاضِ سحر اک ایسا منور کاغذ

یادِ محبوب میں کاغذ سے تو دل کم نہ رہے
کہ جدا نقش سے ہوتا نہیں دم بھر کاغذ

ورقِ مہر اُسے خطِّ غلامی لکھ دے
ہو جو وصفِ رخِ پرنور سے انور کاغذ

تیرے بندے ہیں طلبگار تری رحمت کے
سن گناہوں کے نہ لے داورِ محشر کاغذ

لبِ جاں بخش کی تعریف اگر ہو تجھ میں
ہو مجھے تارِ نفس ہر خطِ مسطر کاغذ

مدحِ رخسار کے پھولوں میں بسا لوں جو حسنؔ
حشر میں ہو مرے نامہ کا معطر کاغذ

Marfat.com

ردیف رائے مہملہ

اگرچہ کا مقدر خاک پائے رہرواں ہوکر
چلیں گے بیٹھتے اٹھتے غبارِ کارواں ہوکر

شبِ معراج وہ دم بھر میں پلٹے لامکاں ہوکر
بہارِ ہشت جنت دیکھکر ہفت آسماں ہوکر

چمن کی سیر سے جلتا ہے جی طیبہ کی فرقت میں
مجھے گلزار کا سبزہ رلاتا ہے دھواں ہوکر

تصور اس لبِ جاں بخش کا کس شان سے آیا
دلوں کا چین ہوکر جان کا آرامِ جاں ہوکر

کریں تعظیم میری سنگ اسود کی طرح مومن
تمھارے در پہ رہ جاؤں جو سنگ آستاں ہوکر

دکھا دے یا خدا گلزارِ طیبہ کا سماں مجھ کو
پھروں کب تک پریشاں بلبلِ بے آستاں ہوکر

ہوئے یمنِ قدم سے فرش و عرش و لامکاں زندہ
خلاصہ یہ کہ سرکار آئے ہیں جانِ جہاں ہوکر

ترے دستِ عطا نے دولتیں دیں دل کیے ٹھنڈے
کہیں گوہر فشاں ہوکر کہیں آبِ رواں ہوکر

فدا ہو جائے امت اس حمایت اس محبت پر
ہزاروں غم لئے ہیں ایک دل پر شادماں ہوکر

جو رکھتے ہیں سلاطیں شاہی جاوید کی خواہش
نشاں قائم کریں ان کی گلی میں بے نشاں ہوکر

وہ جس رہ سے گزرتے ہیں بسی رہتی ہے مدت تک
نصیب اس گھر کے جس گھر میں وہ ٹھہریں میہماں ہوکر

حسن کیوں پاؤں توڑے بیٹھے ہو طیبہ کا رستہ لو
زمینِ ہند سرگرداں رکھے گی آسماں ہوکر

(۲)

مرحبا عزت و کمالِ حضور
ہے جلالِ خدا جلالِ حضور

ان کے قدموں کی یاد میں مریے
کیجئے دل کو پائمالِ حضور

دشتِ ایمن ہے سینۂ مومن
دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور

آفرینش کو ناز ہے جس پر
ہے وہ انداز بے مثالِ حضور

ماہ کی جان مہر کا ایمان
جلوۂ حسن بے زوالِ حضور

حسن یوسف کرے زلیخائی
خواب میں دیکھ کر جمالِ حضور

وقفِ انجاح مقصدِ خدام
ہر شب و روز و ماہ و سالِ حضور

Marfat.com

سکہ رائج ہے حکم جاری ہے — دونوں عالم میں ہیں ملک و مالِ حضور

تابِ دیدار ہو کسے جو نہ ہو — پردۂ غیب میں جمالِ حضور

جو نہ آئی نظر نہ آئے نظر — ہر نظر میں ہے وہ مثالِ حضور

انھیں نقصان دے نہیں سکتا — دشمن اپنا ہے بد سگالِ حضور

حال سے کشفِ رازِ قال نہ ہو — قال سے کیا عیاں ہو حالِ حضور

ذرّۃ التاج فرقِ شاہی ہے — ذرۂ شوکتِ نعالِ حضور

منزلِ رُشد کے نجومِ اصحاب — کشتیٔ خیر دامنِ آلِ حضور

ہے مسِ قلب کے لئے اکسیر
اے حسنؔ خاکِ پائمالِ حضور

(۲)

سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر — سوئے جنت کون جائے در تمھارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے — کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر — بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز — میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

مر ہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم — کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یارب اسیرانِ قفس — آچکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے — کس کے دامن میں چھپوں دامن تمھارا چھوڑ کر

خلد کیسا نفسِ سرکش جاؤں گا طیبہ کو میں — بد چلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار — کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

حشر میں ایک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو — آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

Marfat.com

ردیف زائے معجمہ

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز
کونین میں کسی کو نہ ہوگا کوئی عزیز

خاکِ مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دل ہے جس کو نہ ہو زندگی عزیز

کیوں جائیں ہم کہیں کہ غنی تم نے کر دیا
اب تو یہ گھر پسند یہ در یہ گلی عزیز

جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی
جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

گو ہم نمک حرام نکمّے غلام ہیں
قرباں پھر بھی رکھتی ہے رحمت تری عزیز

شانِ کرم کو اچھے بُرے سے غرض نہیں
اُس کو سبھی پسند ہیں اس کو سبھی عزیز

منگتا کا ہاتھ اٹھا تو مدینہ ہی کی طرف
تیرا ہی در پسند تری ہی گلی عزیز

اس در کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے
تختِ شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز

کونین دے دیئے ہیں ترے اختیار میں
اللہ کو بھی کتنی ہے خاطر تری عزیز

محشر میں دو جہاں کو خدا کی خوشی کی چاہ
میرے حضور کی ہے خدا کو خوشی عزیز

قرآن کھا رہا ہے اسی خاک کی قسم
ہم کون ہیں خدا کو ہے تیری گلی عزیز

طیبہ کی خاک ہو کہ حیاتِ ابد ملے
اے جاں بلب تجھے ہے اگر زندگی عزیز

سنگِ ستم کے بعد دعائے فلاح کی
بندے تو بندے ہیں تمھیں ہیں مدعی عزیز

دِل سے ذرا یہ کہدے کہ اُن کا غلام ہوں
ہر دشمنِ خدا ہو خدا کو ابھی عزیز

طیبہ کے ہوتے خلدِ بریں کیا کروں حسنؔ
مجھ کو یہی پسند ہے مجھ کو یہی عزیز

Marfat.com

ردیف سین مہملہ

ہوں جو یادِ رُخِ پُرنور میں مرغانِ قفس
چمک اُٹھے چہ یوسف کی طرح شانِ قفس

کس بلا میں ہیں گرفتار اسیرانِ قفس
کل تھے مہمانِ چمن آج ہیں مہمانِ قفس

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
اب کہاں طیبہ وہی ہم وہی زندانِ قفس

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد
ہائے کیا قہر کیا الفتِ یارانِ قفس

نوحہ گر کیوں نہ رہے مرغِ خوش الحانِ چمن
باغ سے دام ملا دام سے زندانِ قفس

پائیں صحرائے مدینہ تو گلستاں ملجائے
ہند ہے ہم کو قفس ہم ہیں اسیرانِ قفس

زخمِ دل پھول بنے آہ کی چلتی ہے نسیم
روز افزوں ہے بہارِ چمنستانِ قفس

قافلہ دیکھتے ہیں جب سوئے طیبہ جاتے
کیسی حسرت سے تڑپتے ہیں اسیرانِ قفس

تھا چمن ہی ہمیں زنداں کہ نہ تھا وہ گلِ تر
قید پر قید ہوا اور یہ زندانِ قفس

دشت طیبہ میں ہمیں شکلِ وطن یاد آئی
بدنصیبی سے ہوا باغ میں ارمانِ قفس

اب نہ آئیں گے اگر کھل گئی قسمت کی گرہ
اب گرہ باندھ لیا ہم نے یہ پیمانِ قفس

ہند کو کون مدینہ سے پلٹنا چاہے
عیشِ گلزار بھلا دے جو نہ دورانِ قفس

چہچہے کس گلِ خوبی کی ثنا میں ہیں حسن
نکہتِ خلد سے مہکا ہے جو زندانِ قفس

Marfat.com

ردیفِ شین معجمہ

جنابِ مصطفےٰ ہوں جس سے ناخوش
نہیں ممکن کہ ہو اُس سے خدا خوش

شہِ کونین نے جب صدقہ بانٹا
زمانے بھر کو دم میں کر دیا خوش

سلاطیں مانگتے ہیں بھیک اس سے
یہ اپنے گھر سے ہے ان کا خدا خوش

پسندِ حق تعالیٰ تیری ہر بات
ترے انداز خوش تیری ادا خوش

مٹیں سب ظاہر و باطن کے امراض
مدینہ کی ہے یہ آب و ہوا خوش

فتِ رضےٰ کی محبت کے تقاضے
کہ جس سے آپ خوش اس سے خدا خوش

ہزاروں جرم کرتا ہوں شب و روز
خوشا قسمت نہیں وہ پھر بھی ناخوش

الٰہی دے مرے دل کو غمِ عشق
نشاطِ دہر سے ہو جاؤں ناخوش

نہیں جاتیں کبھی دشت نبی سے
کچھ ایسی ہے بہاروں کی فضا خوش

مدینہ کی اگر سرحد نظر آئے
دلِ ناشاد ہو بے انتہا خوش

نہ لے آرام دم بھر بے غمِ عشق
دلِ مضطر میں خوش میرا خدا خوش

نہ تھا ممکن کہ ایسی معصیت پر
گنہگاروں سے ہو جاتا خدا خوش

تمہاری روتی آنکھوں نے ہنسایا
تمہارے غمزدہ دل نے کیا خوش

الٰہی دھوپ ہو ان کی گلی کی
مرے سر کو نہیں ظلِ ہما خوش

حسن نعت و چنیں شیریں بیانی
تو خوش باشی کہ کردی وقتِ ما خوش

Marfat.com

ردیف صاد مہملہ

خدا کی خلق میں سب انبیا خاص
گروہِ انبیا میں مصطفےٰ خاص

نرالا حسن انداز و ادا خاص | تجھے خاصوں میں حق نے کر لیا خاص
تری نعمت کے سائل خاص تا عام | تری رحمت کے طالب عام تا خاص
شریک اس میں نہیں کوئی پیمبر | خدا سے ہے جو تجھ کو واسطہ خاص
گنہگارو نہ ہو مایوسِ رحمت | نہیں ہوتی کریموں کی عطا خاص
گدا ہوں خاص رحمت سے ملے بھیک | نہ میں خاص اور نہ میری التجا خاص
ملا جو کچھ جسے وہ تم سے پایا | تمھیں ہو مالکِ مِلکِ خدا خاص
غریبوں بے نواؤں بے کسوں کو | خدا نے در تمھارا کر دیا خاص
جو کچھ پیدا ہوا دونوں جہاں میں | تصدق ہے تمھاری ذات کا خاص
تمھاری انجمن آرائیوں کو | ہوا ہنگامۂ قالوا بلےٰ خاص
نبی ہم پایا ہوں کیا تو نے پایا | نبوت کی طرح ہر معجزہ خاص
جو رکھتا ہے جمالِ مَنْ رَاٰنِیْ | اسی موںھ کی صفت ہے وَالضُّحٰی خاص

نہ بھیجو اور دروازوں پر اُس کو
حسنؔ ہے آپ کے در کا گدا خاص

Marfat.com

ردیف ضاد معجمہ

سُن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض
یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض

اُن کے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض
جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض

عاجز نوازیوں پہ کرم ہے تُلا ہوا!
وہ دِل لگا کے سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض

قربان اُن کے نام کے بے اُن کے نام کے
مقبول ہو نہ خاصِ جنابِ خدا کی عرض

غم کی گھٹائیں چھائی ہیں مجھ تیرہ بخت پر
اے مہر سن لے ذرۂ بیدست و پا کی عرض

اے بیکسوں کے حامی و یاور سوا ترے
کس کو غرض ہے کون سُنے مبتلا کی عرض

اے کیمیائے دل میں ترے در کی خاک ہوں
خاکِ درِ حضور سے ہے کیمیا کی عرض

اُلجھن سے دور نور سے معمور کر مجھے
اے زُلفِ پاک ہے یہ اسیرِ بلا کی عرض

دُکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں اُنھیں
مقبول کیوں نہ ہو دلِ درد آشنا کی عرض

کیوں طول دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں
خود جانتے ہیں آپ مرے مدعا کی عرض

دامن بھریں گے دولتِ فضلِ خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسنؔ مصطفےٰ کی عرض

Marfat.com

ردیف طائے مہملہ

چشم دل چاہے جو انوار سے ربط
رکھے خاکِ درِ دلدار سے ربط

اُن کی رحمت کا طلبگار سے میل
ان کی رحمت کا گنہگار سے رَبط

دشتِ طیبہ کی جو دیکھ آئیں بہار
ہو عنادل کو نہ گلزار سے رَبط

یا خدا دل نہ ملے دنیا سے
نہ ہو آئینہ کو زنگار سے رَبط

نفس سے میل نہ کرنا اے دل
قہر ہے ایسے ستم گار سے رَبط

دلِ نجدی میں ہو کیوں حُبِّ حضور
ظلمتوں کو نہیں انوار سے رَبط

تلخیٔ نزع سے اُس کو کیا کام
ہو جسے لعلِ شکر بار سے رَبط

خاکِ طیبہ کی اگر مِل جائے
آپ صحت کرے بیمار سے رَبط

اُن کے دامانِ گُہر بار کو ہے
کاسۂ دست طلبگار سے رَبط

کل ہے اجلاس کا دن اور ہمیں
میل عملہ سے نہ دربار سے رَبط

عمر یوں ان کی گلی میں گزرے
ذرّہ ذرّہ سے بڑھے پیار سے رَبط

سرِ شوریدہ کو ہو در سے میل
کمرِ خستہ کو دیوار سے رَبط

اے حسنؔ خیر ہے کیا کرتے ہو
یار کو چھوڑ کر اغیار سے ربط

•

Marfat.com

ردیف ظائے معجمہ

خاکِ طیبہ کی اگر دل میں ہو وقعت محفوظ
عیب کوری سے رہے چشمِ بصیرت محفوظ

دل میں روشن ہو اگر شمعِ ولائے مولیٰ
دزدِ شیطاں سے رہے دین کی دولت محفوظ

یا خدا محوِ نظارہ ہوں یہاں تک آنکھیں
شکل قرآں ہو مرے دل میں وہ صورت محفوظ

سلسلہ زلفِ مبارک سے ہے جس کے دل میں
ہر بلا سے رکھے اللہ کی رحمت محفوظ

تھی جو اس ذات سے تکمیل فرامین منظور
رکھی خاتم کے لیے مہرِ نبوت محفوظ

اے نگہبان مرے تجھ پہ صلاۃ اور سلام
دو جہاں میں ترے بندے ہیں سلامت محفوظ

واسطہ حفظِ الٰہی کا بچا رہزن سے
رہے ایمانِ غریباں دمِ رحلت محفوظ

شاہی کون و مکاں آپ کو دی خالق نے
کنزِ قدرت میں ازل سے تھی یہ دولت محفوظ

تیرے قانون میں گنجائشِ تبدیل نہیں
نسخ و ترمیم سے ہے تیری شریعت محفوظ

جسے آزاد کرے قامتِ شہ کا صدقہ
رہے فتنوں سے وہ تا روزِ قیامت محفوظ

اس کو اعدا کی عداوت سے ضرر کیا پہنچے
جس کے دِل میں ہو حسنؔ ان کی محبت محفوظ

Marfat.com

ردیف عین مہملہ

مدینہ میں ہے وہ سامان بارگاہِ رفیع
عروج و اوج ہیں قربان بارگاہِ رفیع

نہیں گدا ہی سرِ خوانِ بارگاہِ رفیع
خلیل بھی تو ہیں مہمان بارگاہِ رفیع

بنائے دونوں جہاں مجرئی اسی در کے
کیا خدا نے جو سامان بارگاہِ رفیع

زمینِ عجز پہ سجدہ کرائیں شاہوں سے
فلک جنابِ غلامان بارگاہِ رفیع

ہے انتہائے علا ابتدائے اوج یہاں
ورا خیال سے ہے شان بارگاہِ رفیع

کمندِ رشتۂ عمرِ خضر پہنچ نہ سکے
بلند اتنا ہے ایوان بارگاہِ رفیع

وہ کون ہے جو نہیں فیضیاب اس در سے
سبھی ہیں بندۂ احسان بارگاہِ رفیع

نوازے جاتے ہیں ہم سے نمک حرام غلام
ہماری جان ہو قربان بارگاہِ رفیع

مطیعِ نفس ہیں وہ سرکشانِ جن و بشر
نہیں جو تابعِ فرمان بارگاہِ رفیع

صلائے عام ہے مہماں نواز ہیں سرکار
کبھی اٹھا ہی نہیں خوان بارگاہِ رفیع

جمالِ شمس و قمر کا سنگار ہے شب و روز
فروغِ شمسۂ ایوان بارگاہِ رفیع

ملائکہ ہیں فقط دابِ سلطنت کے لئے
خدا ہے آپ نگہبان بارگاہِ رفیع

حسن جلالتِ شاہی سے کیوں جھجکتا ہے
گدا نواز ہے سلطان بارگاہِ رفیع

Marfat.com

ردیف غین معجمہ

خوشبوئے دشتِ طیبہ سے بس جائے گر دماغ
مہکائے بوئے خلد مرا سر بسر دماغ

پایا ہے پائے صاحبِ معراج سے شرف — ذرات کوئے طیبہ کا ہے عرش پر دماغ
مومن فدائے نور و شمیمِ حضور ہیں — ہر دل چمک رہا ہے معطر ہے ہر دماغ
ایسا بسے کہ بوئے گلِ خلد سے بسے — ہو یاد نقشِ پائے نبی کا جو گھر دماغ
آباد کر خدا کے لئے اپنے نور سے — ویران دل ہے دل سے زیادہ کھنڈر دماغ
ہر خارِ طیبہ زینتِ گلشن ہے عندلیب — نادان ایک پھول پر اتنا نہ کر دماغ
زاہد ہے مستحقِ کرامت گناہگار — اللہ اکبر اتنا مزاج اس قدر دماغ
اے عندلیب خارِ حرم سے مثالِ گل — بک بک کے ہرزہ گوئی سے خالی نہ کر دماغ
بے نور دل کے واسطے کچھ بھیک مانگتے — ذرات خاکِ طیبہ کا ملتا اگر دماغ
ہر دم خیالِ پاک اقامت گزیں رہے — بن جائے گھر دماغ نہ ہو رہ گزر دماغ
شاید کہ وصفِ پائے نبی کچھ بیاں کرے — پوری ترقیوں پہ رسا ہو اگر دماغ
اس بد لگام کو خردِ جاں جانئے — مونھ آئے ذکرِ پاک کو سن کر جو خر دماغ

اُن کے خیال سے وہ ملے امن اے حسن
سر پر نہ آئے کوئی بلا ہو سپر دماغ

Marfat.com

ردیف فا

کچھ غم نہیں اگرچہ زمانہ ہو برخلاف — اُن کی مدد رہے تو کرے کیا اثر خلاف
اُن کا عدو اسیرِ بلائے نفاق ہے — اس کی زبان و دل میں رہے عمر بھر خلاف
کرتا ہے ذکرِ پاک سے نجدی مخالفت — کمبخت بدنصیب کی قسمت ہے برخلاف
ان کی وجاہتوں میں کمی ہو محال ہے — بالفرض اک زمانہ ہو اُن سے اگر خلاف
اٹھوں جو خوابِ مرگ سے آئے شمیمِ یار — یارب نہ صبحِ حشر ہو بادِ سحر خلاف
قربان جاؤں رحمتِ عاجز نواز پر — ہوتی نہیں غریب سے اُن کی نظر خلاف
شانِ کرم کسی سے عوض چاہتی نہیں — لاکھ امتثالِ امر میں دل ہو ادھر خلاف
کیا رحمتیں ہیں لطف میں پھر بھی کمی نہیں — کرتے رہے ہیں حکم سے ہم عمر بھر خلاف

تعمیل حکمِ حق کا حسنؔ ہے اگر خیال
ارشادِ پاک سرورِ دیں کا نہ کر خلاف

(۲)

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف — رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کی طرف
جانِ جناں ہے دشتِ مدینہ تری بہار — بلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف
انکار کا وقوع تو کیا ہو کریم سے — مائل ہوا نہ دل کبھی انکار کی طرف
جنت بھی لینے آئے تو چھوڑیں نہ یہ گلی — مونھ پھیر بیٹھیں ہم تری دیوار کی طرف
مونھ اس کا دیکھتی ہیں بہاریں بہشت کی — جس کی نگاہ ہے ترے رخسار کی طرف
جاں بخشیاں مسیح کو حیرت میں ڈالتیں — چپ بیٹھے دیکھتے تری رفتار کی طرف
محشر میں آفتاب اُدھر گرم اور ادھر — آنکھیں لگی ہیں دامنِ دلدار کی طرف
پھیلا ہوا ہے ہاتھ ترے در کے سامنے — گردن جھکی ہوئی تری دیوار کی طرف
گو بے شمار جرم ہوں گو بے عدد گناہ — کچھ غم نہیں جو تم ہو گنہگار کی طرف
یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا — میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف
کعبے کے صدقے دل کی تمنا مگر یہ ہے — مرنے کے وقت مونھ ہو درِ یار کی طرف

Marfat.com

دے جاتے ہیں مراد جہاں مانگئے وہاں
مونھ ہونا چاہیے درِ سرکار کی طرف

رو کے کی حشر میں جو مجھے پا شکستگی
دوڑیں گے ہاتھ دامنِ دلدار کی طرف

آہیں دلِ اسیر سے لب تک نہ آئی تھیں
اور آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف

دیکھی جو بے کسی تو انھیں رحم آ گیا
گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف

ملتی ہے بھیک دوڑتے پھرتے ہیں بے نوا
در کی طرف کبھی کبھی دیوار کی طرف

عالم کے دل تو بھر گئے دولت سے کیا عجب
گھر دوڑنے لگیں درِ سرکار کی طرف

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدر کھلے حسنؔ
جلوے خود آئیں طالب دیدار کی طرف

ردیف قاف

ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق
ترا ہی نور ہے بزمِ ظہور کی رونق

رہے نہ عفو میں پھر ایک ذرہ شک باقی
جو اُن کی خاکِ قدم ہو قبور کی رونق

نہ فرش کا یہ تجمل نہ عرش کا یہ جمال
فقط ہے نور و ظہورِ حضور کی رونق

تمھارے نور سے روشن ہوئے زمین و فلک
یہی جمال ہے نزدیک و دور کی رونق

زبانِ حال سے کہتے ہیں نقشِ پا اُن کے
ہمیں ہیں چہرۂ غلمان و حور کی رونق

ترے نثار ترا ایک جلوۂ رنگیں
بہارِ جنت و حور و قصور کی رونق

ضیا زمین و فلک کی ہے جس تجلّی سے
الٰہی ہو وہ دلِ ناصبور کی رونق

یہی فروغ تو زیبِ صفا و زینت ہے
یہی ہے حسنِ تجلّی و نور کی رونق

حضور تیرہ و تاریک ہے یہ پتھر دل
تجلیوں سے ہوئی کوہِ طور کی رونق

بجی ہے جن سے شبستانِ عالمِ امکاں
وہی ہیں مجلسِ روزِ نشور کی رونق

کریں دلوں کو منور سراج[1] کے جلوے
فروغِ بزمِ عوارف ہو نوری[2] کی رونق

دعا خدا سے غمِ عشقِ مصطفےٰ کی ہے
حسنؔ یہ غم ہے نشاط و سرور کی رونق

[1] سراج العوارف مصنف حضرت پیر و مرشد برحق رضی اللہ عنہ ۱۲ [2] تخلص حضرت سیدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

Marfat.com

ردیف کاف

جو ہو سر کو رسائی اُن کے در تک
تو پہنچے تاجِ عزت اپنے سر تک

وہ جب تشریف لائے گھر سے در تک — بھکاری کا بھرا ہے در سے گھر تک
دُہائی ناخدائے بیکساں کی — کہ سیلابِ الم پہنچا کمر تک
الٰہی دل کو دے وہ سوزِ الفت — پھنکے سینہ جلن پہنچے جگر تک
نہ ہو جب تک تمھارا نام شامل — دعائیں جا نہیں سکتیں اثر تک
گزر کی راہ نکلی رہ گزر میں — ابھی پہنچے نہ تھے ہم ان کے در تک
خدا یوں ان کی الفت میں گما دے — نہ پاؤں پھر کبھی اپنی خبر تک
بجائے چشم خود اُٹھ تا نہ ہو آڑ — جمالِ یار سے تیری نظر تک
تری نعمت کے بھوکے اہلِ دولت — تری رحمت کا پیاسا ابرِ تر تک
نہ ہوگا دو قدم کا فاصلہ بھی — الٰہ آباد سے احمد نگر تک
تمھارے حُسن کے باڑے کے صدقے — نمک خوارِ ملاحت ہے قمر تک
شبِ معراج تھے جلوے پہ جلوے — شبستانِ دنیٰ سے ان کے گھر تک
بلائے جان ہے اب ویرانیٔ دل — چلے آؤ کبھی اس اُجڑے گھر تک
نہ کھول آنکھیں نگاہِ شوقِ ناقص — بہت پردے ہیں حُسنِ جلوہ گر تک

جہنم میں دھکیلیں نجدیوں کو
حسن جھوٹوں کو یوں پہنچائیں گھر تک

Marfat.com

ردیف لام

طور نے تو خوب دیکھا جلوۂ شانِ جمال
اس طرف بھی اک نظر اے برقِ تابانِ جمال

اک نظر بے پردہ ہو جائے جو لمعانِ جمال
مردمِ دیدہ کی آنکھوں پر ہو احسانِ جمال

جل گیا جس راہ میں سروِ خرامانِ جمال
نقشِ پا سے کھل گئے لاکھوں گلستانِ جمال

ہے شبِ غم اور گرفتارانِ ہجرانِ جمال
مہر کر ذروں پہ اے خورشیدِ تابانِ جمال

کر گیا آخر لباسِ لالہ و گل میں ظہور
خاک میں ملتا نہیں خونِ شہیدانِ جمال

ذرہ ذرہ خاک کا ہو جائے گا خورشیدِ حشر
قبر میں لیجائیں گے عاشق جو ارمانِ جمال

ہو گیا شاداب عالم آ گئی فصلِ بہار
اٹھ گیا پردہ کھلا بابِ گلستانِ جمال

جلوۂ موئے محاسن چہرۂ انور کے گرد
آبنوسی رحل پر رکھا ہے قرآنِ جمال

اُس کے جلوے سے نہ کیوں کافور ہوں ظلماتِ کفر
پیشگاہِ نور سے آیا ہے فرمانِ جمال

کیا کہوں کتنا ہے اُن کی رہگزر میں جوشِ حسن
آشکارا ذرہ ذرہ سے ہے میدانِ جمال

ذرہ در سے ترے ہمسر ہوں کیا مہر و قمر
یہ ہے سلطانِ جمال اور وہ گدایانِ جمال

کیا مرے کی زندگی ہے زندگی عشاق کی
آنکھیں ان کی جستجو میں دل میں ارمانِ جمال

روسیاہی نے شبِ دیجور کو شرما دیا
مونھ اجالا کر دے اے خورشیدِ تابانِ جمال

ابروئے پُرخم سے پیدا ہے ہلالِ ماہِ عید
مطلعِ عارض سے روشن بدرِ تابانِ جمال

دلکشیٔ حسنِ جاناں کا ہو کیا عالم بیاں
دل فدائے آئینہ آئینہ قربانِ جمال

پیشِ یوسف ہاتھ کاٹے ہیں زنانِ مصر نے
تیری خاطر سر کٹا بیٹھے فدایانِ جمال

تیرے ذرہ پر شبِ غم کی جفائیں تابکے
نور کا تڑکا دکھا اے مہرِ تابانِ جمال

اتنی مدت تک ہو دیدِ مصحفِ عارض نصیب
حفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

یا خدا دل کی گلی سے کون گزرا ہے کہ آج
ذرہ ذرہ سے ہے طالع مہرِ تابانِ جمال

اُن کے در پر اس قدر بٹتا ہے باڑہ نور کا
جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں گدایانِ جمال

نور کی بارش حسن پر ہو ترے دیدار سے
دل سے دُھل جائے الٰہی داغِ حرمانِ جمال

Marfat.com

(۲)

بزمِ محشر منعقد کر مہر سامانِ جمال — دل کے آئینوں کو مدت سے ہے ارمانِ جمال

اپنا صدقہ بانٹتا آتا ہے سلطانِ جمال — جھولیاں پھیلائے دوڑیں بے نوایانِ جمال

جس طرح سے عاشقوں کا دل ہے قربانِ جمال — ہے یونہیں قربان تیری شکل پر جانِ جمال

بے حجابانہ دکھا دو اک نظر آنِ جمال — صدقے ہونے کیلئے حاضر ہیں خواہانِ جمال

تیرے ہی قامت نے چمکایا مقدر حسن کا — بس اسی اکے سے روشن ہے شبستانِ جمال

رُوح لے کی حشر تک خوشبوئے جنت کے مزے — گر بسا دیگا کفن عطرِ گریبانِ جمال

مر گئے عشاق لیکن وا ہے چشمِ منتظر — حشر تک آنکھیں تجھے ڈھونڈیں گی اے جانِ جمال

پیشگی ہی نقدِ جاں دیتے چلے ہیں مشتری — حشر میں کھولیگا یارب کون دکانِ جمال

عاشقوں کا ذکر کیا معشوق عاشق ہو گئے — انجمن کی انجمن صدقے ہے اے جانِ جمال

تیری ذریت کا ہر ذرہ نہ کیوں ہو آفتاب — سرزمینِ حسن سے نکلی ہے یہ کانِ جمال

بزمِ محشر میں حسینانِ جہاں سب جمع ہیں — پر نظر تیری طرف اٹھتی ہے اے جانِ جمال

آ رہی ہے ظلمتِ شب ہائے غم پیچھا کئے — نورِ یزداں ہم کو لے لے زیرِ دامانِ جمال

وسعتِ بازارِ محشر تنگ ہے اُس کے حضور — کس جگہ کھولے کسی کا حسن دکانِ جمال

خوبرویانِ جہاں کو بھی یہی کہتے سنا — تم ہو شانِ حسن جانِ حسن ایمانِ جمال

تیرہ و تاریک رہتی بزمِ خوبانِ جہاں — گر ترا جلوہ نہ ہوتا شمعِ ایوانِ جمال

میں تصدق جاؤں اے شمس الضحےٰ بدر الدجےٰ — اس دلِ تاریک پر بھی کوئی لمعانِ جمال

سب سے پہلے حضرتِ یوسف کا نام پاک لوں — میں گناؤں گر ترے اُمیدوارانِ جمال

بے بصر پر بھی یہ اُن کے حسن نے ڈھالا اثر — دل میں ہے پھوٹی ہوئی آنکھوں پہ ارمانِ جمال

عاشقوں نے رزمگاہوں میں گلے کٹوا دیئے — واہ کس کس لطف سے کی عید قربانِ جمال

یا خدا دیکھوں بہارِ خندۂ دنداں نما — برسے کشتِ آرزو پر ابرِ نیسانِ جمال

ظلمتِ مرقد سے اندیشہ حسن کو کچھ نہیں
ہے وہ مداحِ حسیناں منقبت خوانِ جمال!

Marfat.com

ردیف میم

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اس بیکس و حزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے
ظاہر ہے سب وہ تم پر سلام ہر دم

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

دل تفتگانِ فرقت پیاسے ہیں مدتوں سے
ہم کو بھی جامِ کوثر تم پر سلام ہر دم

بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے
رحم اے حبیبِ داور تم پر سلام ہر دم

بے وارثوں کے وارث بے والیوں کے والی
تسکینِ جانِ مضطر تم پر سلام ہر دم

للہ اب ہماری فریاد کو پہنچئے
بے حد ہے حال ابتر تم پر سلام ہر دم

جلادِ نفسِ بد سے دیجئے مجھے رہائی
اب ہے گلے پہ خنجر تم پر سلام ہر دم

دریوزہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اس گلی کا
لطف و کرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

غم کی گھٹائیں گھر آئی ہیں ہر طرف سے
اے مہرِ ذرہ پرور تم پر سلام ہر دم

بلوا کے اپنے در پر اب مجھ کو دیجے عزت
پھرتا ہوں خوار در در تم پر سلام ہر دم

محتاج سے تمہارے کرتے ہیں سب کنارہ
بس اک تمہیں ہو یاور تم پر سلام ہر دم

بہرِ خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پہ جائیں
اے بیکسوں کے یاور تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اپنے گدا کے در کی لیجے خبر خدارا
کیجے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم

(۲)

اے مدینے کے تاجدار سلام
اے غریبوں کے غمگسار سلام

تیری اک اک ادا پہ اے پیارے
سو درودیں فدا ہزار سلام

ربِّ سلّم کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

Marfat.com

میرے پیارے پہ میرے آقا پر — میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر — بھیج اے میرے کردگار سلام
اُس پناہِ گناہگاراں پر — یہ سلام اور کرور بار سلام
اُس جوابِ سلام کے صدقے — تا قیامت ہوں بے شمار سلام
ان کی محفل میں ساتھ لے جائیں — حسرتِ جانِ بے قرار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو — اے مرے حق کے راز دار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں — پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسنؔ تیرا
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

(۳)

تیرے در پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم — تو سلطانِ عالم ہے اے جانِ عالم
یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں — فدا جانِ عالم ہو اے جانِ عالم
کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے — گدا کس کے در کے ہیں شاہانِ عالم
میں در در پھروں چھوڑ کر کیوں ترا در — اٹھائے بلا میری احسانِ عالم
میں سرکارِ عالی کے قربان جاؤں — بھکاری ہیں اس در کے شاہانِ عالم
مرے دبدبہ والے میں تیرے صدقے — ترے در کے کتے ہیں شاہانِ عالم
تمھاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سب کے — تمھیں پورے کرتے ہو ارمانِ عالم
مجھے زندہ کر دے مجھے زندہ کر دے — مرے جانِ عالم مرے جانِ عالم
مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے — مری جان تو ہی ہے ایمانِ عالم
مرے آن والے مرے شان والے — گدائی ترے در کی ہے شانِ عالم
تو بحرِ حقیقت تو دریائے عرفاں — ترا ایک قطرہ ہے عرفانِ عالم
کوئی جلوہ میرے بھی روزِ سیہ پر — خدا کے قمر مہرِ تابانِ عالم
بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ — انھیں تکتے رہنا فقیرانِ عالم
وہ دولھا ہیں ساری خدائی براتی — انھیں کے لئے ہے یہ سامانِ عالم
نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا — بہت چھان ڈالے گلستانِ عالم
ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے — مری جاں علاجِ مریضانِ عالم

Marfat.com

کوئی جانِ عیسیٰ کو جا کر خبر دے ۔۔۔ مرے جاتے ہیں دردمندانِ عالم
ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ۔۔۔ اگر لب ہلا دے وہ درمانِ عالم
سَمِیْعًا خدارا حسنؔ کی بھی سُن لے
بُلا میں ہے یہ لوٹ دامانِ عالم

(۴۴)

جاتے ہیں سوئے مدینہ گھر سے ہم ۔۔۔ باز آئے ہندِ بد اختر سے ہم
مار ڈالے بے قراری شوق کی ۔۔۔ خوش تو جب ہوں اس دلِ مضطر سے ہم
بے ٹھکانوں کا ٹھکانا ہے یہی ۔۔۔ اب کہاں جائیں تمہارے در سے ہم
تشنگیٔ حشر سے کچھ غم نہیں ۔۔۔ ہیں غلامانِ شہِ کوثر سے ہم
اپنے ہاتھوں میں ہے دامانِ شفیع ۔۔۔ ڈر چکے بس فتنۂ محشر سے ہم
نقشِ پا سے جو ہوا ہے سرفراز ۔۔۔ دل بدل ڈالیں گے اس پتھر سے ہم
گردنِ تسلیم خم کرنے کے ساتھ ۔۔۔ پھینکتے ہیں بارِ عصیاں سر سے ہم
گور کی شب تار ہے پر خوف کیا ۔۔۔ لو لگائے ہیں رُخِ انور سے ہم
دیکھ لینا سب مرادیں مل گئیں ۔۔۔ جب لپٹ کر روئے اُن کے در سے ہم
کیا بندھا ہم کو خدا جانے خیال ۔۔۔ آنکھیں ملتے ہیں جو ہر پتھر سے ہم
جانے والے چل دیئے کب کے حسنؔ
پھر رہے ہیں ایک بس مضطر سے ہم

منقبت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ برائے غوثِ اعظم ۔۔۔ دے مجھ کو ولائے غوثِ اعظم
دیدارِ خدا تجھے مبارک ۔۔۔ اے محوِ لقائے غوثِ اعظم
وہ کون کریم صاحبِ جود ۔۔۔ میں کون گدائے غوثِ اعظم
سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر ۔۔۔ اے ابرِ سخائے غوثِ اعظم
امیدیں نصیب مشکلیں حل ۔۔۔ قربان عطائے غوثِ اعظم
کیا تیزیٔ مہرِ حشر سے خوف ۔۔۔ ہیں زیرِ لوائے غوثِ اعظم
وہ اور ہیں جن کو کہئے محتاج ۔۔۔ ہم تو ہیں گدائے غوثِ اعظم

Marfat.com

ہیں جانبِ نالۂ غریباں — گوشِ شنوائے غوثِ اعظم
کیوں ہم کو ستائے نارِ دوزخ — کیوں رد ہو دعائے غوثِ اعظم
بیگانے بھی ہو گئے یگانے — دل کش ہے ادائے غوثِ اعظم
آنکھوں میں ہے نور کی تجلی — پھیلی ہے ضیائے غوثِ اعظم
جو دم میں غنی کرے گدا کو — وہ کیا ہے عطائے غوثِ اعظم
کیوں حشر کے دن ہو فاش پردہ — ہیں زیرِ قبائے غوثِ اعظم
آئینۂ روئے خوبرویاں — نقشِ کفِ پائے غوثِ اعظم
اے دل نہ ڈرا ن بلاؤں سے اب — وہ آئی صدائے غوثِ اعظم
اے غم جو ستائے اب تو جانوں — لے دیکھ وہ آئے غوثِ اعظم
تارِ نفسِ ملائکہ ہے! — ہر تارِ قبائے غوثِ اعظم
سب کھول دے عقدہائے مشکل — اے ناخن پائے غوثِ اعظم

کیا ان کی ثنا لکھوں حسنؔ میں
جاں باد فدائے غوثِ اعظم

(۲)

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم — فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمھارا — مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم
ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے — ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے — کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم
تمھیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا — تمھیں درد کی دو دوا غوثِ اعظم
بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ — بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم
جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں — کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم
زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی — ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم
اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو — کہو شیئاً للہ یا غوثِ اعظم
نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو — اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم
جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا — اسی کا ہے تو لاڈلا غوثِ اعظم
کیا غور جب گیارھویں بارھویں میں — معمّا یہ ہم پر کھلا غوثِ اعظم

Marfat.com

تمھیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے — دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم
پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا — سہارا لگا دو ذرا غوثِ اعظم
مشائخ جہاں آئیں بہرِ گدائی — وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجے — کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم
وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے — جہاں ہے ترا نقشِ پا غوثِ اعظم
قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا — کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم
مجھے پھیر میں نفسِ کافر نے ڈالا — بتا جائیے راستا غوثِ اعظم
کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی — چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم
مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے — نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوثِ اعظم
بچا لے غلاموں کو مجبوریوں سے — کہ تو عبدِ قادر ہے یا غوثِ اعظم
دکھا دے ذرا مہرِ رخ کی تجلی — کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوثِ اعظم
گرانے لگی ہے مجھے لغزشِ پا — سنبھالو ضعیفوں کو یا غوثِ اعظم
لپٹ جائیں دامن سے اس کے ہزاروں — پکڑ لے جو دامن ترا غوثِ اعظم
سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے — تمھارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم
دوائے نگاہے عطائے سخائے — کہ شد دردِ ما لا دوا یا غوثِ اعظم
زہر رو دہر راہ رویم بگرداں — سوئے خویش راہم نما غوثِ اعظم
اسیرِ کمندِ ہوایم کریما — بہ بخشائے بر حالِ ما غوثِ اعظم
فقیرِ تو چشمِ کرم از تو دارد — نگاہے بحالِ گدا غوثِ اعظم
کمر بست بر خونِ من نفسِ قاتل — اغثنی برائے خدا غوثِ اعظم
گدایم مگر از گدایانِ شاہے — کہ گو بندش اہلِ صفا غوثِ اعظم
ادھر میں پیا موری ڈولت ہے نیا — کہوں کاسے اپنی بپتا غوثِ اعظم
بپت میں کٹی موری سگری عمریا — کرو مو پہ اپنی دیا غوثِ اعظم
بھیو دو جو بیکنٹھ بگداد تو سے — کہو موری نگری بھی آ غوثِ اعظم

کہے کس سے جا کر حسنؔ اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم!

Marfat.com

ردیف نون

کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دل فرقت کوئے نبی اچھی نہیں

رحم کی سرکار میں پرسش ہے ایسوں کی بہت
اے دل اچھا ہے اگر حالت مری اچھی نہیں

تیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

کچھ خبر ہے میں برا ہوں کیسے اچھے کا برا
مجھ برے پر زاہد و طعنہ زنی اچھی نہیں

اس گلی سے دور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں

اُن کے در کی بھیک چھوڑیں سروری کے واسطے
اُن کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

خاک اُن کے آستانے کی منگا دے چارہ گر
فکر کیا حالت اگر بیمار کی اچھی نہیں

سایۂ دیوارِ جاناں میں ہو بستر خاک پر
آرزوئے تاج و تختِ خسروی اچھی نہیں

بارِ عصیاں کی ترقی سے ہوا ہوں جاں بلب
مجھ کو اچھا کیجئے حالت مری اچھی نہیں

ذرۂ طیبہ کی طلعت کے مقابل اے قمر
گھٹتی بڑھتی چار دن کی چاندنی اچھی نہیں

موسمِ گل کیوں دکھاتے ہیں یہ سبز باغ
دشتِ طیبہ جائیں گے ہم رہزنی اچھی نہیں

بیکسوں پر مہرباں ہے رحمتِ بیکس نواز
کون کہتا ہے ہماری بے کسی اچھی نہیں

بندۂ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی
ورنہ اے بندے خدا کی بندگی اچھی نہیں

روسیہ ہوں منہ اُجالا کر دے اے طیبہ کے چاند
اس اندھیرے پاکھ کی یہ تیرگی اچھی نہیں

خارہائے دشتِ طیبہ چبھ گئے دل میں مرے
عارضِ گل کی بہارِ عارضی اچھی نہیں

صبحِ محشر چونک اے دل جلوۂ محبوب دیکھ
نور کا تڑکا ہے پیارے کاہلی اچھی نہیں

اُن کے در پر موت آجائے تو جی جاؤں حسنؔ
ان کے در سے دور رہ کر زندگی اچھی نہیں

(۲)

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے یہ دلِ بے قرار ہم بھی ہیں

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

ادھر بھی توسنِ اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ میں مشتِ غبار ہم بھی ہیں

کھلا دو غنچۂ دل صدقہ باد داماں کا
امیدوار نسیمِ بہار ہم بھی ہیں

تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہ گذار ہم بھی ہیں

Marfat.com

جو سر پہ رکھنے کو ملجائے نعلِ پاکِ حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

یہ کس شہنشہِ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

ہماری بگڑی بنی ان کے اختیار میں ہے
سپرد انھیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں

حسنؔ ہے جنکی سخاوت کی دھوم عالم میں
انھیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

(۳)

کیا کریں محفلِ دلدار کو کیونکر دیکھیں
اپنے سرکار کے دربار کو کیونکر دیکھیں

تابِ نظارہ تو ہو یار کو کیونکر دیکھیں
آنکھیں ملتی نہیں دیدار کو کیونکر دیکھیں

دلِ مردہ کو ترے کوچہ میں کیونکر لیجئیں
اثرِ جلوۂ رفتار کو کیونکر دیکھیں

جن کی نظروں میں ہے صحرائے مدینہ بلبل
آنکھ اٹھا کر ترے گلزار کو کیونکر دیکھیں

عوضِ عفو گنہ بکتے ہیں اک مجمع ہے
ہائے ہم اپنے خریدار کو کیونکر دیکھیں

ہم گنہگار کہاں اور کہاں رویتِ عرش
سر اٹھا کر تری دیوار کو کیونکر دیکھیں

اور سرکار بنے ہیں تو انھیں کے در سے
ہم گدا اور کی سرکار کو کیونکر دیکھیں

دستِ صیاد سے آہو کو چھڑائیں جو کریم
دامِ غم میں وہ گرفتار کو کیونکر دیکھیں

تابِ دیدار کا دعویٰ ہے جنھیں سامنے آئیں
دیکھتے ہیں ترے رخسار کو کیونکر دیکھیں

دیکھئے کوچۂ محبوب میں کیونکر پہنچیں
دیکھئے جلوۂ دیدار کو کیونکر دیکھیں

اہلکارانِ سقر اور ارادہ سے حسنؔ
نازپروردۂ سرکار کو کیونکر دیکھیں

(۴)

نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
تمھیں دولھا بنا کر بھیجنا تھا بزمِ امکاں میں

یہ رنگینی یہ شادابی کہاں گلزارِ رضواں میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں

خزاں کا کس طرح ہو دخل جنت کے گلستاں میں
بہاریں بس چکی ہیں جلوۂ رنگینِ جاناں میں

تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئیں آنکھیں
اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا تھا بزمِ امکاں میں

تھکا ماندہ وہ ہے جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا
وہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کوئے جاناں میں

تمھارا کلمہ پڑھتا اٹھے تم پر صدقے ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسمِ بیجاں میں

عجب انداز سے محبوبِ حق نے جلوہ فرمایا
سرور آنکھوں میں آیا جان دل میں نور ایماں میں

فدائے خارہائے دشتِ طیبہ پھول جنت کے
یہ وہ کانٹے ہیں جنکو خود جگہ دیں گل رگِ جاں میں

Marfat.com

ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں / تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عیدِ قرباں میں
ظہورِ پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر / تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزمِ امکاں میں
کلیم آسا نہ کیونکر غش ہوں اُن کے دیکھنے والے / نظر آتے ہیں جلوے طور کے رخسارِ تاباں میں
ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گل بلبلیں چہکیں / تم آئے یا بہارِ جانفزا آئی گلستاں میں
کسی کو زندگی اپنی نہ ہوتی اس قدر میٹھی / مگر دھوون تمہارے پاؤں کا ہے شیرۂ جاں میں
اُسے قسمت نے اُس کے جیتے جی جنت میں پہنچایا / جو دم لینے کو بیٹھا سایۂ دیوارِ جاناں میں
کیا پروانوں کو بلبل نرالی شمع لائے تم / گرے پڑتے تھے جو آتش پہ وہ پہنچے گلستاں میں
نسیمِ طیبہ سے بھی شمع گل ہو جائے لیکن یوں / کہ گلشن پھولیں جنت لہلہا اٹھے چراغاں میں
اگر دودِ چراغِ بزمِ شہ چھو جائے کاجل سے / شبِ قدرِ تجلی کا ہو سرمہ چشمِ خوباں میں
کرم فرمائے گر باغِ مدینہ کی ہوا کچھ بھی! / گلِ جنت نکل آئیں ابھی سروِ چراغاں میں
چمن کیونکر نہ مہکیں بلبلیں کیونکر نہ عاشق ہوں / تمہارا جلوۂ رنگیں بھرا پھولوں نے داماں میں
اگر دودِ چراغِ بزمِ والا مس کرے کچھ بھی / شمیمِ مشک بس جائے گلِ شمعِ شبستاں میں

یہاں کے سنگریزوں سے حسن کیا لعل کو نسبت
یہ اُن کی رہگزر میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں

(۵)

عجب کرم شہِ والا تبار کرتے ہیں / کہ ناامیدوں کو امیدوار کرتے ہیں
جما کے دل میں صفیں حسرت و تمنا کی / نگاہِ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں
مجھے فسردگیٔ بخت کا الم کیوں ہو / وہ ایک دم میں خزاں کو بہار کرتے ہیں
خدا سگانِ نبی سے یہ مجھ کو سنوا دے / ہم اپنے کتوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں
ملائکہ کو بھی ہیں کچھ فضیلتیں ہم پر / کہ پاس رہتے ہیں طوف مزار کرتے ہیں
جو خوش نصیب یہاں خاکِ در پہ بیٹھے ہیں / جلوسِ مسندِ شاہی سے عار کرتے ہیں
ہمارے دل کی لگی بھی وہی بجھا دینگے / جو دم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں
اشارہ کر دو تو بادِ خلاف کے جھونکے / ابھی ہمارے سفینے کو پار کرتے ہیں
تمہارے در کے گداؤں کی شان عالی ہے / وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں
گدا گدا ہی ہے وہ تو کیا چاہے ادب / بڑے بڑے ترے در کا وقار کرتے ہیں
تمام خلق کو منظور ہے رضا جن کی / رضا حضور کی وہ اختیار کرتے ہیں

Marfat.com

سنا کے وصفِ رُخِ پاک عندلیب کو ہم
رہینِ آمدِ فصلِ بہار کرتے ہیں

ہوا خلاف ہو چکرائے ناؤ کیا غم ہے
وہ ایک آن میں بیڑے کو پار کرتے ہیں

اَنا لَہا سے وہ بازارِ کسمپرساں میں
تسلّیِ دلِ بے اختیار کرتے ہیں

بنائی پشت نہ کعبہ کی اُن کے گھر کی طرف
جنھیں خبر ہے وہ ایسا وقار کرتے ہیں

کبھی وہ تاجورانِ زمانہ کر نہ سکیں
جو کام آپ کے خدمت گذار کرتے ہیں

ہوائے دامنِ جاناں کے جانفزا جھونکے
خزاں رسیدوں کو باغ و بہار کرتے ہیں

سگانِ کوئے نبی کے نصیب پر قرباں
پڑے ہوئے سرِ رہ افتخار کرتے ہیں

کوئی یہ پوچھے مرے دل سے میری حسرت سے
کہ ٹوٹے حال میں کیا غمگسار کرتے ہیں

وہ اُن کے در کے فقیروں سے کیوں نہیں کہتے
جو شکوۂ ستمِ روزگار کرتے ہیں

تمھارے ہجر کے صدموں کی تاب کس کو ہے
یہ چوبِ خشک کو بھی بیقرار کرتے ہیں

کسی بلا سے انھیں پہنچے کس طرح آسیب
جو تیرے نام سے اپنا حصار کرتے ہیں

یہ نرم دل ہیں وہ پیارے کہ سختیوں پر بھی
عدو کے حق میں دُعا بار بار کرتے ہیں

کشودِ عقدۂ مشکل کی کیوں میں فکر کروں
یہ کام تو مرے طیبہ کے خار کرتے ہیں

زمینِ کوئے نبی کے جو لیتے ہیں بوسے
فرشتگانِ فلک اُن کو پیار کرتے ہیں

تمھارے در پہ گدا بھی ہیں ہاتھ پھیلائے
تمھیں سے عرضِ دُعا شہریار کرتے ہیں

کسے رہے دیدِ جمالِ خدا پسند کی تاب
وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں

ہمارے نخلِ تمنا کو بھی وہ پھل دینگے
درختِ خشک کو جو باردار کرتے ہیں

پڑے ہیں خوابِ تغافل میں ہم مگر مولےٰ
طرح طرح سے ہمیں ہوشیار کرتے ہیں

سنا نہ مرتے ہوئے آج تک کسی نے انھیں
جو اپنے جان و دل اُن پر نثار کرتے ہیں

اُنھیں کا جلوہ سرِ بزم دیکھتے ہیں پتنگ
انھیں کی یاد چمن میں ہزار کرتے ہیں

مرے کریم نہ آہو کو قید دیکھ سکے
عبث اسیرِ الم انتشار کرتے ہیں

جو ذرّے آتے ہیں پائے حضور کے نیچے
چمک کے مہر کو وہ شرمسار کرتے ہیں

جو موئے پاک کو رکھتے ہیں اپنی ٹوپی میں
شجاعتیں وہ دمِ کارزار کرتے ہیں

جدھر وہ آتے ہیں اب اس میں ڈل ہوتی راہیں
مہک سے گیسوؤں کی مشکبار کرتے ہیں

حسنؔ کی جان ہو اُس وسعتِ کرم پہ نثار
کہ اک جہان کو امیدوار کرتے ہیں

Marfat.com

منقبت حضور اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُن لو میری اِلتجا اچھے میاں — میں تصدق میں فدا اچھے میاں
اب کمی کیا ہے خدا دے بندہ لے — میں گدا تم بادشا اچھے میاں
دین و دنیا میں بہت اچھا رہا — جو تمھارا ہو گیا اچھے میاں
اس بُرے کو آپ اچھا کیجئے — آپ اچھے میں بُرا اچھے میاں
ایسے اچھے کا برا ہوں میں بُرا — جن کو اچھوں نے کہا اچھے میاں
میں حوالے کر چکا ہوں آپ کے — اپنا سب اچھا برا اچھے میاں
آپ جانیں مجھ کو اس کی فکر کیا — میں برا ہوں یا بھلا اچھے میاں
مجھ بُرے کے کیسے اچھے ہیں نصیب — میں برا ہوں آپ کا اچھے میاں
اپنے منگتا کو بلا کر بھیک دی — اے میں قربانِ عطا اچھے میاں
مشکلیں آسان فرما دیجئے — اے مرے مشکل کشا اچھے میاں
میری جھولی بھر دو دستِ فیض سے — حاضرِ در ہے گدا اچھے میاں
دَم قدم کی خیر منگتا ہوں ترا — دَم قدم کی خیر لا اچھے میاں
جاں بلب ہوں دردِ عصیاں سے حضور — جاں بلب کو دو شفا اچھے میاں
دشمنوں کی ہے چڑھائی الغیاث — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
نفس سرکش درپئے آزار ہے — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
شام ہے نزدیک صحرا ہولناک — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
نزع کی تکلیف اغوائے عدو — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
وہ سوالِ قبر وہ شکلیں مہیب — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
پرسشِ اعمال اور مجھ سا اثیم — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
بارِ عصیاں سر پہ رعشہ پاؤں میں — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
خالی ہاتھ آیا بھرے بازار میں — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں
مجرمِ ناکارہ دیوانِ عدل — ہے مَدد کا وقت یا اچھے میاں

Marfat.com

پوچھتے ہیں کیا کہا تھا کیا کیا — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
پا شکستہ اور عبورِ پُل صراط — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
خائن و خاطی سے لیتے ہیں حساب — ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں
بھول جاؤں میں نہ سیدھی راہ کو — میرے اچھے رہنما اچھے میاں
تم مجھے اپنا بنا لو بہرِ غوث — میں تمہارا ہو چکا اچھے میاں
کون دے مجھ کو مرادیں آپ دیں — میں ہوں کس کا آپ کا اچھے میاں
یہ گھٹائیں غم کی یہ روزِ سیاہ — مہر فرما مہ لقا اچھے میاں
احمد نوری کا صدقہ ہر جگہ — منہ اجالا ہو مرا اچھے میاں
آنکھ نیچی دونوں عالم میں نہ ہو — بول بالا ہو مرا اچھے میاں
میرے بھائی جن کو کہتے ہیں رضا — جو ہیں اس در کے گدا اچھے میاں
ان کی منہ مانگی مرادیں ہوں حصول — آپ فرمائیں عطا اچھے میاں
عمر بھر میں ان کے سایہ میں ہوں — اُن پہ سایہ آپ کا اچھے میاں
مجھ کو میرے بھائیوں کو حشر تک — ہو نہ غم کا سامنا اچھے میاں
مجھ پہ میرے بھائیوں پہ ہر گھڑی — ہو کرم سرکار کا اچھے میاں
مجھ سے میرے بھائیوں سے دور ہو — دُکھ مرض ہر قسم کا اچھے میاں
میری میرے بھائیوں کی حاجتیں — فضل سے کیجئے روا اچھے میاں
ہم غلاموں کے جو ہیں لختِ جگر — خوش رہیں سب دائما اچھے میاں
پنجتن کا سایہ پانچوں پر رہے — اور ہو فضلِ خدا اچھے میاں
سب عزیزوں سب قریبوں پر رہے — سایۂ فضل و عطا اچھے میاں
غوثِ اعظم قطبِ عالم کے لئے — رد نہ ہو میری دعا اچھے میاں

ہو حسن سرکار والا کا حسن
کیجئے ایسی عطا اچھے میاں

Marfat.com

ردیف واؤ

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

خاکِ پامال غریباں کو نہ کیوں زندہ کرے
جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحائی ہو

اُس کی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

تاج والوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے در پر
ہم کو حاصل شرفِ ناصیہ فرسائی ہو

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو

خلعتِ مغفرت اس کیلئے رحمت لائے
جس نے خاکِ درِ شہ جائے کفن پائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

ذکر خدام نہیں مجھ کو بتا دیں دشمن
کوئی نعمت بھی کسی اور سے گر پائی ہو

جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب
کاش اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو

دیکھیں جاں بخشی لب کو تو کہیں خضر و مسیح
کیوں مرے کوئی اگر ایسی مسیحائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

(۲)

اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو
کیوں خاک بسر صورتِ نقشِ کفِ پا ہو

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہو نہ ہوا ہو
سایہ بھی تو اک مثل ہے پھر کیوں نہ جدا ہو

اللہ کا محبوب بنے جو تمھیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

دل سب سے اٹھا کر جو پڑا ہو ترے در پر
اُفتادِ دو عالم سے تعلق اسے کیا ہو

اُس ہاتھ سے دل سوختہ جانوں کے ہرے کر
جس سے رطبِ سوختہ کی نشو و نما ہو

Marfat.com

ہر سانس سے نکلے گلِ فردوس کی خوشبو
گر عکس فگن دل میں وہ نقشِ کفِ پا ہو

اُس در کی طرف اس لئے میزاب کا مونھ ہے
وہ قبلۂ کونین ہے یہ قبلہ نما ہو

بے چین رکھے مجھ کو ترا دردِ محبت
مٹ جائے وہ دل پھر جسے ارمانِ دوا ہو

یہ میری سمجھ میں کبھی آ ہی نہیں سکتا
ایمان مجھے پھیرنے کو تو نے دیا ہو

اس گھر سے عیاں نورِ الٰہی ہو ہمیشہ
تم جس میں گھڑی بھر کے لئے جلوہ نما ہو

مقبول ہیں ابرو کے اشارے سے دعائیں
کب تیر کمانِ ابرِ نبوت کا خطا ہو

ہو سلسلہ الفت کا جسے زلفِ نبی سے
اُلجھے نہ کوئی کام نہ پابندِ بلا ہو

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل اُن پہ فدا جانِ حسنؔ اُن پہ فدا ہو

(۳)

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

جس بات میں مشہورِ جہاں ہے لبِ عیسیٰ
اے جانِ جہاں وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو

ٹوٹے ہوئے دم جوش پہ طوفانِ معاصی
دامن نہ ملے اُن کا تو کیا جانیے کیا ہو

یوں جھک کے ملے ہم سے کمینوں سے وہ جس کو
اللہ نے اپنے ہی لئے خاص کیا ہو

مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو

منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

قدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبیں پر
جو اُن کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے بُرا ہو کہ بھلا ہو

سو جان سے گنہگار کا ہو رختِ عمل چاک
پردہ نہ کھلے گر ترے دامن سے بندھا ہو

ابرار نکوکار خدا کے ہیں خدا کے
اُن کا ہے وہ اُن کا ہے جو بد ہو جو بُرا ہو

اے نفس انھیں رنج دیا اپنی بدی سے
کیا قہر کیا تو نے ارے تیرا بُرا ہو

اللہ یوں ہی عمر گذر جائے گدا کی
سر خم ہو درِ پاک پر اور ہاتھ اٹھا ہو

شاباش حسنؔ اور چمکتی سی غزل پڑھ
دل کھول کر آئینۂ ایماں کی جلا ہو

Marfat.com

(۴۷)

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو — سینہ پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

یوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو — جو بھیک لئے راہِ گدا دیکھ رہا ہو

گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو — جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو

ہمسایۂ رحمت ہے ترا سایۂ دیوار — رُتبہ سے تنزل کرے تو ظلِ ہما ہو

موقوف نہیں صبحِ قیامت ہی پہ یہ عرض — جب آنکھ کھلے سامنے تو جلوہ نما ہو

دے اُس کو دمِ نزع اگر حور بھی ساغر — منہ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا ہو

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا — جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گما ہو

دیکھا انھیں محشر میں تو رحمت نے پکارا — آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انھیں پیار کچھ ایسا — خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ویراں ہوں جب آباد مکاں صبحِ قیامت — اُجڑا ہوا دل آپ کے جلووں سے بسا ہو

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی — وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

جب دینے کو بھیک آئے سرِ کوئے گدایاں — لب پر یہ دعا تھی ترے منگتا کا بھلا ہو

جھک کر انھیں ملنا ہے ہر اک خاک نشیں سے — کس واسطے نیچا نہ وہ دامانِ قبا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت — ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

دے ڈالئے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل دردِ حسنؔ کی بھی دوا ہو

Marfat.com

ردیف ہائے ہوز

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمھیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

بناشہ نشیں خسروِ دو جہاں کا
بیاں کیا ہو عزّ و وقارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

حرم ہے اسے ساحتِ ہر دو عالم
جو دل ہو چکا ہے شکارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

بنا آسماں منزلِ ابنِ مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

Marfat.com

ردیف یائے تحتانی

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لیجائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

شبِ اسریٰ کے دُولھا پر نچھاور ہونے والی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر
کھِلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے

زمیں تھوڑی سی دیدے بہرِ مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کب تک ذلیل و خوار در در بے ٹھکانے سے

نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

(۲)

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہر ہونیوالا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے

چکوروں سے کہو ماہِ دل آرا ہے چمکنے کو
خبر ذرّوں کو دو مہرِ منور آنے والا ہے

فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائینگے
کہ سلطانِ جہاں محتاج پرور آنے والا ہے

کہو پروانوں سے شمعِ ہدایت اب چمکتی ہے
خبر دو بلبلوں کو وہ گلِ تر آنے والا ہے

کہاں ہیں ٹوٹی امیدیں کہاں ہیں بے سہارے دل
کہ وہ فریاد رس بیکس کا یاور آنے والا ہے

ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاور آنے والا ہے

بر آئیں گی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختارِ کل عالم کا سرور آنے والا ہے

مبارک دردمندوں کو ہو مژدہ بیقراروں کو
قرارِ دل شکیبِ جانِ مضطر آنے والا ہے

گنہگارو نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیعِ روزِ محشر آنے والا ہے

Marfat.com

جھکا لائے نہ کیوں تاروں کو شوقِ جلوۂ عارض
کہ وہ ماہِ دل آرا اب زمیں پر آنے والا ہے

کہاں ہیں بادشاہانِ جہاں آئیں سلامی کو
کہ اب فرمانروائے ہفت کشور آنے والا ہے

سلاطینِ زمانہ جس کے در پر بھیک مانگیں گے
فقیروں کو مبارک وہ تونگر آنے والا ہے

یہ ساماں ہو رہے تھے مدتوں سے جس کی آمد کے
وہی نوشاہ با صد شوکت و فر آنے والا ہے

وہ آتا ہے کہ ہے جس کا فدائی عالمِ بالا
وہ آتا ہے کہ دل عالم کا جس پر آنے والا ہے

نہ کیوں ذروں کو ہو فرحت کہ چمکا اخترِ رحمت
سحر ہوتی ہے خورشیدِ منور آنے والا ہے

حسن کہہ دو اٹھیں سب امتی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیمبر آنے والا ہے

(۳)

جائیگی ہنستی ہوئی خلد میں امت ان کی
کب گوارا ہوئی اللہ کو رقت ان کی

ابھی پھٹتے ہیں جگر ہم سے گنہگاروں کے
ٹوٹے دل کا جو سہارا ہو وہ رحمت ان کی

دیکھ آنکھیں نہ دکھا مہرِ قیامت ہم کو
جن کے سایہ میں ہیں ہم دیکھی ہے صورت ان کی

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقوف
جس نے جو پایا ہے پایا ہے بدولت ان کی

ان کا کہنا نہ کریں جب بھی وہ چاہیں ہم کو
سرکشی اپنی تو یہ اور وہ چاہت ان کی

پار ہو جائے گا اک آن میں بیڑا اپنا
کام کر جائے گی محشر میں شفاعت ان کی

حشر میں ہم سے گنہگار پریشاں خاطر
عفو رحمٰن و رحیم اور شفاعت ان کی

خاکِ در تیری جو چہروں پہ ملے پھرتے ہیں
کس طرح بھائے نہ اللہ کو صورت ان کی

عاصیو کیوں غمِ محشر میں مرے جاتے ہو
سنتے ہیں بندہ نوازی تو ہے عادت ان کی

جلوۂ شانِ الٰہی کی بہاریں دیکھو
قد رأ الحق کی ہے شرح زیارت ان کی

باغِ جنت میں چلے جائیں گے بے پوچھے ہم
وقف ہے ہم سے مساکین پہ دولت ان کی

یاد کرتے ہیں عدو کو بھی دعا ہی سے وہ
ساری دنیا سے نرالی ہے یہ عادت ان کی

ہم ہوں اور ان کی گلی خلد میں واعظ ہی رہیں
اے حسن ان کو مبارک رہے جنت ان کی

(۴)

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی
آپ اپنے پہ قیامت کر لی

میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا
مرے اللہ نے رحمت کر لی

Marfat.com

ذکرِ شہ سن کے ہوئے بزم محو — ہم نے جلوت میں بھی خلوت کر لی
نارِ دوزخ سے بچایا مجھ کو — مرے پیارے بڑی رحمت کر لی
بال بیکا نہ ہوا پھر اُس کا — آپ نے جس کی حمایت کر لی
رکھ دیا سر قدمِ جاناں پر — اپنے بچنے کی یہ صورت کر لی
نعمتیں ہم کو کھلائیں اور آپ — جو کی روٹی پر قناعت کر لی
اُس سے فردوس کی صورت پوچھو — جس نے طیبہ کی زیارت کر لی
شانِ رحمت کے تصدق جاؤں — مجھ سے عاصی کی حمایت کر لی
فاقہ مستوں کو شکم سیر کیا — آپ فاقہ پہ قناعت کر لی

اے حسنؔ کام کا کچھ کام کیا
یا یوہیں ختم پہ رخصت کر لی

(۵)

کیا خدا داد آپ کی امداد ہے — اک نظر میں شاد ہر ناشاد ہے
مصطفےٰ تو بر سرِ امداد ہے — عفو تو کہہ کیا ترا ارشاد ہے
بن پڑی ہے نفس کافر کیش کی — کھیل بگڑا لو خبر فریاد ہے
اس قدر ہم ان کو بھولے ہائے ہائے — ہر گھڑی جن کو ہماری یاد ہے
نفسِ امارہ کے ہاتھوں اے حضور — داد ہے بیداد ہے فریاد ہے
پھر چلی بادِ مخالف لو خبر — ناؤ پھر چکرا گئی فریاد ہے
کھیل بگڑا ناؤ ٹوٹی میں چلا — اے مرے والی بچا فریاد ہے
رات اندھیری میں اکیلا یہ گھٹا — اے قمر ہو جلوہ گر فریاد ہے
عہد جو اُن سے کیا روزِ الست — کیوں دلِ غافل تجھے کچھ یاد ہے
میں ہوں میں ہوں اپنی اُمت کیلئے — کیا ہی پیارا پیارا یہ ارشاد ہے
وہ شفاعت کو چلے ہیں پیشِ حق — عاصیو تم کو مبارکباد ہے
کون سے دل میں نہیں یادِ حبیب — قلبِ مومن مصطفےٰ آباد ہے
جس کو اس در کی غلامی مل گئی — وہ غمِ کونین سے آزاد ہے
جن کے ہم بندے وہی ٹھہرے شفیع — پھر دلِ بیتاب کیوں ناشاد ہے

Marfat.com

ان کے در پر گر کے پھر اٹھا نہ جائے ‏ ‏ جان و دل قربان کیا افتاد ہے
یہ عبادت زاہد و بے حب دوست ‏ ‏ مفت کی محنت ہے سب برباد ہے

ہم صفیروں سے ملیں کیوں کر حسنؔ
سخت دل اور سنگدل صیاد ہے

(۶)

آپ کے در کی عجب توقیر ہے ‏ ‏ جو یہاں کی خاک ہے اکسیر ہے
کام جو اُن سے ہوا پورا ہوا ‏ ‏ اُن کی جو تدبیر ہے تقدیر ہے
جس سے باتیں کیں انھیں کا ہوگیا ‏ ‏ واہ کیا تقریر پُر تاثیر ہے
جو لگائے آنکھ میں محبوب ہو ‏ ‏ خاکِ طیبہ سرمۂ تسخیر ہے
صدرِ اقدس ہے خزینہ راز کا ‏ ‏ سینہ کی تحریر میں تحریر ہے
ذرّہ ذرّہ سے ہے طالع نورِ شاہ ‏ ‏ آفتابِ حسن عالمگیر ہے
لطف کی بارش ہے سب شاداب ہیں ‏ ‏ ابرِ جودِ شاہ عالمگیر ہے
مجرمو اُن کے قدم پر لوٹ جاؤ ‏ ‏ بس رہائی کی یہی تدبیر ہے
یا نبی مشکل کشائی کیجئے ‏ ‏ بندۂ در بیدل و دلگیر ہے
وہ سراپا لطف ہیں شانِ خدا ‏ ‏ وہ سراپا نور کی تصویر ہے
کان ہیں کانِ کرم جانِ کرم ‏ ‏ آنکھ ہے یا چشمۂ تنویر ہے

جانے والے چل دیئے ہم رہ گئے
اپنی اپنی اے حسنؔ تقدیر ہے

(۷)

نہ ہو مایوس میرے دکھ درد والے ‏ ‏ درِ شہ پر آ ہر مرض کی دوا لے
جو بیمارِ غم لے رہا ہو سنبھالے ‏ ‏ وہ چاہے تو دم بھر میں اس کو سنبھالے
نہ کر اس طرح اے دلِ زار نالے ‏ ‏ وہ ہیں سب کی فریاد کے سننے والے
کوئی دم میں اب ڈوبتا ہے سفینہ ‏ ‏ خدارا خبر میری اے ناخدا لے
سفر کر خیالِ رُخِ شہ میں اے جاں ‏ ‏ مسافر نکل جا اُجالے اُجالے
تہی دست و سودائے بازارِ محشر ‏ ‏ مری لاج رکھ لے مرے تاج والے
نہ ہے شوکتِ آستانِ معلّٰے ‏ ‏ یہاں سر جھکاتے ہیں سب تاج والے
سوا تیرے اے ناخدائے غریباں ‏ ‏ وہ ہے کون جو ڈوبتوں کو نکالے

Marfat.com

یہی عرض کرتے ہیں شیرانِ عالم
کہ تو اپنے کتوں کا کتا بنا لے
جسے اپنی مشکل ہو آسان کرنی
فقیرانِ طیبہ سے آکر دعا لے
خدا کا کرم دستگیری کو آئے
ترا نام لے لیں اگر گرنے والے
درِ شہ پر اے دل مرادیں ملیں گی
یہاں بیٹھ کر ہاتھ سب سے اٹھا لے
گھرا ہوں میں عصیاں کی تاریکیوں میں
خبر میری اے میرے بدر الدجیٰ لے
فقیروں کو ملتا ہے بے مانگے سب کچھ
یہاں جانتے ہی نہیں ٹالے بالے
لگائے ہیں پیوند کپڑوں میں اپنے
اُڑھائے فقیروں کو تم نے دوشالے
مٹا کفر کو دین چمکا دے اپنا
بنیں مسجدیں لوٹ جائیں شوالے
جو پیشِ صنم سر جھکاتے تھے اپنے
بنے تیری رحمت سے اللہ والے

نگاہِ زچشمِ کرم برحسنؔ کن
بکوئیت رسیدست آشفتہ حالے

(۸)

نہیں وہ صدمہ یہ دل کو کس کا خیالِ رحمت تھپک رہا ہے
کہ آج رُک رُک کے خونِ دل کچھ مری مژہ سے ٹپک رہا ہے

لیا نہ ہو جس نے ان کا صدقہ ملا نہ ہو جس کو اُن کا باڑا
نہ کوئی ایسا بشر ہے باقی نہ کوئی ایسا ملک رہا ہے

کیا ہے حق نے کریم تم کو ادھر بھی للہ نگاہ کر لو
کہ دیر سے بینوا تمہارا تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے

ہے کس کے گیسوئے مشک بو کی شمیم عنبر فشانیوں پر
کہ جائے نغمہ صفیرِ بلبل سے مشک اذفر ٹپک رہا ہے

یہ کس کے روئے نکو کے جلوے زمانے کو کر رہے ہیں روشن
یہ کس کے گیسوئے مشک بو سے مشامِ عالم مہک رہا ہے

حسنؔ عجب کیا جو ان کے رنگِ ملیح کی تہ ہے پیرہن پر
کہ رنگِ پُر نور مہرِ گردوں کئی فلک سے چمک رہا ہے

(۹)

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاداں کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے

Marfat.com

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربارِ عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے

منوّر دل نہیں فیضِ قدم سے روضہ ہے
مشبک سینۂ عاشق نہیں روضہ کی جالی ہے

تمہارا قامتِ یکتا ہے اکّا بزمِ وحدت کا
تمہاری ذات بے ہمتا مثالِ بے مثالی ہے

فروغِ اخترِ بدرِ آفتاب جلوۂ عارض
ضیائے طالعِ بدر ان کا ابروئے ہلالی ہے

وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے

سہارے نے ترے گیسو کے پھیرا ہے بلاؤں کو
اشارے نے ترے ابرو کے آئی موت ٹالی ہے

نگہ نے تیر زحمت کے دلِ امت سے کھینچے ہیں
مژہ نے پھانس حسرت کی کلیجہ سے نکالی ہے

فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

تجھی کو خلعتِ یکتائی عالم ملا حق سے
ترے ہی جسم پر موزوں قبائے بے مثالی ہے

نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے

بڑھے کیونکر نہ پھر شکلِ ہلال اسلام کی رونق
ہلالِ آسمانِ دیں تری تیغِ ہلالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

اتر سکتی نہیں تصویر بھی حسنِ سراپا کی
کچھ اس درجہ ترقی پر تمہاری بے مثالی ہے

نہیں محشر میں جس کو دسترس آقا کے دامن تک
بھرے بازار میں اس بے نوا کا ہاتھ خالی ہے

نہ کیوں ہو اتحادِ منزلت مکہ مدینہ میں
وہ بستی ہے نبی والی تو یہ اللہ والی ہے

شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدقہ میں وہ اللہ والی ہے

وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولیٰ
میں ان کے صدقے جاؤں اور میرا کون والی ہے

پکارے جانِ عیسیٰ سن لو اپنے خستہ حالوں کی
مرض نے دردمندوں کی غضب میں جان ڈالی ہے

مرادوں سے تمھیں دامن بھرے گئے نامرادوں کے
غریبوں بیکسوں کا اور پیارے کون والی ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے

تمھارے در تمھارے آستاں سے ہیں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

حسن کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمھارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

Marfat.com

(۱۰)

کرے چارہ سازی زیارت کسی کی
بھرے زخم دل کے ملاحت کسی کی

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی
کہ دیدار حق ہے زیارت کسی کی

نہ رہتی جو پردوں میں صورت کسی کی
نہ ہوتی کسی کو زیارت کسی کی

عجب پیاری پیاری ہے صورت کسی کی
ہمیں کیا خدا کو ہے الفت کسی کی

ابھی پار ہوں ڈوبنے والے بیڑے
سہارا لگا دے جو رحمت کسی کی

کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت کسی کی

دمِ حشر عاصی مزے لے رہے ہیں
شفاعت کسی کی ہے رحمت کسی کی

رہے دل کسی کی محبت میں ہر دم
رہے دل میں ہر دم محبت کسی کی

ترا قبضہ کونین و ما فیہا سب پر
ہوئی ہے نہ ہو یوں حکومت کسی کی

خدا کا دیا ہے ترے پاس سب کچھ
ترے ہوتے کیا ہم کو حاجت کسی کی

زمانہ کی دولت نہیں پاس پھر بھی
زمانہ میں بٹتی ہے دولت کسی کی

نہ پہنچیں کہیں عقل کل کے فرشتے
خدا جانتا ہے حقیقت کسی کی

ہمارا بھروسہ ہمارا سہارا
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی

قمر اک اشارہ میں دو ٹکڑے دیکھا
زمانہ پہ روشن ہے طاقت کسی کی

ہمیں ہیں کسی کی شفاعت کی خاطر
ہماری ہی خاطر شفاعت کسی کی

مصیبت زدو شاد ہو تم کہ ان سے
نہیں دیکھی جاتی مصیبت کسی کی

نہ پہنچیں گے جب تک گنہگار ان کے
نہ جائے گی جنت میں امت کسی کی

ہم ایسے گنہگار ہیں زہد والو
ہماری مدد پر ہے رحمت کسی کی

مدینہ کا جنگل ہو اور ہم ہوں زاہد
نہیں چاہیے ہم کو جنت کسی کی

ہزاروں ہوں خورشیدِ محشر تو کیا غم
یہاں سایہ گستر ہے رحمت کسی کی

بھرے جائینگے خلد میں اہل عصیاں
نہ جائے گی خالی شفاعت کسی کی

وہی سب کے مالک انھیں کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کے نہ جنت کسی کی

رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ پر تصدق
سب اونچوں سے اونچی ہے رفعت کسی کی

اُترنے لگے مَا رَمَیْتَ یَدُ اللّٰہ
چڑھی ایسی زوروں پہ طاقت کسی کی

Marfat.com

گدا خوش ہوں خیرٌ لکَ کی صدا ہے — کہ دن دونی ہے بڑھتی دولت کسی کی
فترضیٰ نے ڈالی ہیں باہیں گلے میں — کہ ہو جائے راضی طبیعت کسی کی
خدا سے دعا ہے کہ ہنگامِ رخصت
زبانِ حسن پر ہو مدحت کسی کی

(۱۱)

جان سے تنگ ہیں قیدی غمِ تنہائی کے — صدقے جاؤں میں تری انجمن آرائی کے
بزم آرا ہوں اُجالے تری زیبائی کے — کب سے مشتاق ہیں آئینے خود آرائی کے
ہو غبارِ درِ محبوب کہ گردِ رہ دوست — جزوِ اعظم ہیں یہی سرمۂ بینائی کے
خاک ہو جائے اگر تیری تمناؤں میں — کیوں ملیں خاک میں ارمان تمنائی کے
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کے چمکتے خورشید — لامکاں تک ہیں اُجالے تری زیبائی کے
دلِ مشتاق میں ارمانِ لقا آنکھیں بند — قابلِ دید ہیں انداز تمنائی کے
لبِ جاں بخش کی کیا بات ہے سبحان اللہ — تم نے زندہ کیے اعجاز مسیحائی کے
اپنے دامن میں چھپائیں وہ مرے عیبوں کو — اے زہے بخت مری ذلت و رسوائی کے
دیکھنے والے خدا کے ہیں خدا شاہد ہے — دیکھنے والے ترے جلوۂ زیبائی کے
جب غبارِ رہِ محبوب نے عزت بخشی — آئینے صاف ہوئے عینکِ زیبائی کے
بار سر پر ہے نقاہت سے گرا جاتا ہوں — صدقے جاؤں ترے بازو کی توانائی کے
عالم الغیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا — صدقے اس شان کی دانائی و بینائی کے
دیکھنے والے ہو تم رات کی تاریکی میں — کان میں سمع کے اور آنکھ میں بینائی کے
غیبی نطفے ہیں وہ بے علم جنم کے اندھے — جن کو انکار ہیں اس علم و شناسائی کے
اے حسن کعبہ ہی افضل سہی اس در سے مگر
ہم تو خوگر ہیں یہاں ناصیہ فرسائی کے

(۱۲)

پردے جس وقت اٹھیں جلوۂ زیبائی کے — وہ نگہبان رہیں چشمِ تمنائی کے
دھوم ہے فرش سے تا عرش تری شوکت کی — خطبے ہوتے ہیں جہانبانی و دارائی کے
حسن رنگینی و طلعت سے تمھارے جلوے — گل و آئینہ بنے محفلِ زیبائی کے
ذرۂ دشتِ مدینہ کی ضیا مہر کرے — اچھی ساعت سے پھریں دن شبِ تنہائی کے
پیار سے لے لئے آغوش میں سر رحمت نے — پائے انعام ترے در کی جبیں سائی کے

Marfat.com

لاش احباب اسی در پہ پڑی رہنے دیں
کچھ تو ارمان نکل جائیں جبیں سائی کے

جلوہ گر ہو جو کبھی چشمِ تمنائی میں
پردے آنکھوں کے ہوں پردے تری زیبائی کے

خاکِ پامال ہماری بھی پڑی ہے سرِ راہ
صدقے اے روحِ رواں تیری مسیحائی کے

کیوں نہ وہ ٹوٹے دلوں کے کھنڈر آباد کریں
کہ دکھاتے ہیں کمال انجمن آرائی کے

زینتوں سے ہے حسینانِ جہاں کی زینت
زینتیں پاتی ہیں صدقے تری زیبائی کے

نامِ آقا ہوا جو لب سے غلاموں کے بلند
بالا بالا گئے غم آفتِ بالائی کے

عرش پر کعبہ و فردوس و دلِ مومن میں
شمع افروز ہیں اِکّے تری یکتائی کے

ترے محتاج نے پایا ہے وہ شاہانہ مزاج
اُس کی گدڑی کو بھی پیوند ہوں دارائی کے

اپنے ذرّوں کے سیہ خانوں کو روشن کردو
مہر ہو تم فلکِ انجمن آرائی کے

پورے سرکار سے چھوٹے بڑے ارمان ہوں سب
اے حسنؔ میرے مرے چھوٹے بڑے بھائی کے

(۱۳)

دمِ اضطراب مجھکو جو خیالِ یار آئے
مرے دل میں چین آئے تو اُسے قرار آئے

تری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انھیں سے دور بھاگے جنھیں تجھ پہ پیار آئے

مرے دل کو دردِ الفت وہ سکون دے الٰہی
مری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

مجھے نزع چین بخشے مجھے موت زندگی دے
وہ اگر مرے سرہانے دمِ احتضار آئے

سبب وفورِ رحمت مری بے زبانیاں ہیں
نہ فغاں کے ڈھنگ جانوں نہ مجھے پکار آئے

کھلیں پھول اس پھبن کے کھلیں بخت اس چمن کے
مرے گل پہ صدقے ہوکر جو کبھی بہار آئے

نہ حبیب سے محب کا کہیں ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا تمھیں جس پہ پیار آئے

مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا
کہ علاج غم الم کا مرے غمگسار آئے

جو امیر و بادشاہ ہیں اسی در کے سب گدا ہیں
تمھیں شہریار آئے تمھیں تاجدار آئے

جو چمن بنائے بن کو جو جناں کرے چمن کو
مرے باغ میں الٰہی کبھی وہ بہار آئے

یہ کریم ہیں وہ سرور کہ لکھا ہوا ہے در پر
جسے لینے ہوں دو عالم وہ امیدوار آئے

ترے صدقے جائے شاہا یہ ترا ذلیل منگتا
ترے در پہ بھیک لینے سبھی شہریار آئے

چمک اٹھے خاک تیرہ بنے مہر ذرہ ذرہ
مرے چاند کی سواری جو سرِ مزار آئے

Marfat.com

نہ رکے اے ذلیل در سوادِ درِ شہر یار پر آ — کہ یہ وہ نہیں ہیں حاشا جنھیں تجھ سے عار آئے
تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم اس سے زائد — نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے
گُلِ خلد لیکے زاہد تمھیں خارِ طیبہ دے دوں — مرے پھول مجھ کو دیجے بڑے ہوشیار آئے
بنے ذرّہ ذرّہ گلشن کو ہو خار خار گلبن — جو ہمارے اُجڑے بن میں کبھی وہ نگار آئے
ترے صدقے تیرا صدقہ ہے وہ شاندار صدقہ — وہ وقار لیکے جائے جو ذلیل و خوار آئے
ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی — ترا نام سنکے داتا ہم امیدوار آئے

حسن اُن کا نام لیکر تو پکار دیکھ غم میں
کہ وہ نہیں جو غافل پس انتظار آئے

(۱۴)

تم ہو حسرت نکالنے والے — نامرادوں کے پالنے والے
میرے دشمن کو غم ہو بگڑی کا — آپ ہیں جب سنبھالنے والے
تم سے منہ مانگی آس ملتی ہے — اور ہوتے ہیں ٹالنے والے
لبِ جاں بخش سے جلا دل کو — جان مُردے میں ڈالنے والے
دستِ اقدس بجھا دے پیاس مری — میرے چشمے ابالنے والے
ہیں ترے آستاں کے خاک نشیں — تخت پر خاک ڈالنے والے
روزِ محشر بنا دے بات مری — ڈھلی بگڑی سنبھالنے والے
بھیک دے بھیک اپنے منگتا کو — اے غریبوں کے پالنے والے
ختم کر دی ہے اُن پہ موزونی — واہ سانچے میں ڈھالنے والے
اُن کا بچپن بھی ہے جہاں پرور — کہ وہ جب بھی تھے پالنے والے
پار کر ناؤ ہم غریبوں کی — ڈوبتوں کے نکالنے والے
خاکِ طیبہ میں بے نشاں ہو جا — ارے او نام اچھالنے والے
کام کے ہوں کہ ہم نکمّے ہوں — وہ سبھی کے ہیں پالنے والے
زنگ سے پاک صاف کر دل کو — اندھے شیشے اُجالنے والے

خارِ غم کا حسن کو کھٹکا ہے
دل سے کانٹا نکالنے والے

Marfat.com

(۱۵)

اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری — فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے — ہمیں معلوم ہے دولت تری عادت تیری
تو ہی ہے مُلکِ خدا مِلکِ خدا کا مالک — راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری
تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو ترے — سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری
اُس نے حق دیکھ لیا جس نے اِدھر دیکھ لیا — کہہ رہی ہے یہ چمکتی ہوئی طلعت تیری
بزمِ محشر کا نہ کیوں جائے بُلاوا سب کو — کہ زمانے کو دکھانی ہے وجاہت تیری
عالمِ روح پہ ہے عالمِ اجسام کو ناز — چوکھٹے میں ہے عناصر کے جو صورت تیری
جن کے سر میں ہے ہوا دشتِ نبی کی رضواں — اُن کے قدموں سے لگی پھرتی ہے جنت تیری
تو وہ محبوب ہے اے راحتِ جاں دل کیسے — ہیزمِ خشک کو تڑپا گئی فرقت تیری
مہ و خورشید سے دن رات ضیا پاتے ہیں — مہ و خورشید کو چمکاتی ہے طلعت تیری
گٹھریاں بندھ گئیں پر ہاتھ ترا بند نہیں — بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیت تیری
موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام — دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری
دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ — یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری
مجمعِ حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے — ڈھونڈھنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری
نہ ابھی عرصۂ محشر نہ حسابِ اُمت — آج ہی سے ہے کمربستہ حمایت تیری
تو کچھ ایسا ہے کہ محشر کی مصیبت والے — درد دکھ بھول گئے دیکھ کے صورت تیری
ٹوپیاں تھام کے گر عرشِ بریں کو دیکھیں — اونچے اونچوں کو نظر آئے نہ رفعت تیری
حُسن ہے جس کا نمک خوار وہ عالم تیرا — جس کو اللہ کرے پیار وہ صورت تیری
دونوں عالم کے سب ارمان نکالے تو نے — نکلی اس شانِ کرم پر بھی نہ حسرت تیری
چین پائیں گے تڑپتے ہوئے دل محشر میں — غم کسے یاد رہے دیکھ کے صورت تیری

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے ان کا تو حسنؔ تیری ہے جنت تیری

(۱۶)

باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے! — کیا مدینہ پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے
اُن کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے — اُن کے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے

Marfat.com

سنگریزوں نے حیاتِ ابدی پائی ہے ناخنوں میں ترے اعجازِ مسیحائی ہے
سر بالیں انھیں رحمت کی گھٹا لائی ہے حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

جانِ گفتار تو رفتار ہوئی روح رواں دم قدم سے ترے اعجازِ مسیحائی ہے

جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حسن و جمال اے حسیں تیری ادا اُس کو پسند آئی ہے

تیرے جلووں میں یہ عالم ہے کہ چشمِ عالم تابِ دیدار نہیں پھر بھی تماشائی ہے

جب تری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی جان لینے کو دلھن بن کے قضا آئی ہے

سر سے پا تک تری صورت پہ تصدق ہے جمال اُس کو موزونیِ اعضا یہ پسند آئی ہے

تیرے قدموں کا تبرک یدِ بیضائے کلیم تیرے ہاتھوں کا دیا فضلِ مسیحائی ہے

دردِ دل کس کو سناؤں میں تمھارے ہوتے بیکسوں کی اسی سرکار میں سنوائی ہے

آپ آئے تو منور ہوئیں اندھی آنکھیں آپ کی خاکِ قدم سرمۂ بینائی ہے

ناتوانی کا الم ہم ضعفا کو کیا ہو ہاتھ پکڑے ہوئے مولا کی توانائی ہے

جان دی تو نے مسیحا و مسیحائی کو تو ہی تو جانِ مسیحا و مسیحائی ہے

چشمِ بے خواب کے صدقے میں ہیں بیدار نصیب آپ جاگے تو ہمیں چین کی نیند آئی ہے

باغِ فردوس کھلا فرش بچھا عرش سجا اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے

کھیت سر سبز ہوئے پھول کھلے میل دھلے اور پھر فضل کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

ہاتھ پھیلائے ہوئے دوڑ پڑے ہیں منگتا میرے داتا کی سواری سرِ حشر آئی ہے

نا امیدو تمھیں مژدہ کہ خدا کی رحمت انھیں محشر میں تمھارے ہی لئے لائی ہے

فرش سے عرش تک اک دھوم ہے اللہ اللہ اور ابھی سیکڑوں پردوں میں وہ زیبائی ہے

اے حسن حسنِ جہاں تاب کے صدقے جاؤں
ذرے ذرے سے عیاں جلوۂ زیبائی ہے

Marfat.com

حاضریِ حرمین طیبین

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ مونھ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرّہ نواز و بندہ پرور ہے

خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

تصدق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طوافِ خانۂ کعبہ عجب دلچسپ منظر ہے

خدا کی شان یہ لب اور بوسہ سنگِ اسود کا
ہمارا مونھ اور اس قابل عطائے ربِ اکبر ہے

جو ہیبت سے رکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے

مقامِ حضرتِ خلت پدر ساں مہرباں پایا
کلیجے سے لگانے کو حطیم آغوشِ مادر ہے

لگاتا ہے غلافِ پاک کوئی چشمِ پرنم سے
لپٹ کر ملتزم سے کوئی محوِ وصلِ دلبر ہے

وطن اور اس کا ترک صدقے اس شامِ غریبی پر
کہ نورِ رکنِ شامی روکشِ صبحِ منور ہے

ہوئے ایمان تازہ بوسۂ رکنِ یمانی سے
فدا ہو جاؤں یمن و ایمنی کا پاک منظر ہے

یہ زمزم اس لیے ہے جس لیے اس کو پیے کوئی
اسی زمزم میں جنت ہے اسی زمزم میں کوثر ہے

شفا کیوں کر نہ پائیں نیم جاں زہرِ معاصی کے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاقِ اکبر ہے

صفاتِ قلب کے جلوے عیاں ہیں سعیِ مسعیٰ سے
یہاں کی بیقراری بھی سکونِ جانِ مضطر ہے

ہوا ہے پیر کا حج پیر نے جن سے شرف پایا
انھیں کے فضل سے دن جمعہ کا ہر دن سے بہتر ہے

نہیں کچھ جمعہ پر موقوف افضال و کرم ان کے
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج حجِ اکبر ہے

حسنؔ حج کر لیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

(۲)

سحر چمکی جمالِ فصلِ گل آرائشوں پر ہے
نسیمِ روح پرور سے مشامِ جاں معطر ہے

قریبِ طیبہ بخشے ہیں تصور نے مزے کیا کیا
مرا دل ہے مدینہ میں مدینہ دل کے اندر ہے

ملائک سر جہاں اپنا جھجکتے ڈرتے رکھتے ہیں
قدم ان کے گنہگاروں کا ایسی سرزمیں پر ہے

ارے او سونے والے دل ارے او سونے والے دل
سحر ہے جاگ غافل دیکھ تو عالم منور ہے

Marfat.com

سہانی طرز کی طلعت نرالے رنگ کی نکہت — نسیمِ صبح سے مہکا ہوا پُرنور منظر ہے
تعالی اللہ یہ شادابی یہ رنگینی تعالی اللہ — بہارِ ہشت جنت دشتِ طیبہ پر نچھاور ہے
ہوائیں آرہی ہیں کوچۂ پُرنور جاناں کی — کھِلی جاتی ہیں کلیاں تازگی دلکو میسر ہے
منور چشم زائر ہے جمالِ عرشِ اعظم سے — نظر میں سبز قبہ کی تجلی جلوہ گستر ہے
یہ رفعت درگہِ عرش آستاں کے قرب سے پائی — کہ ہر ہر سانس ہر ہر گام پر معراجِ دیگر ہے
محرم کی نویں تاریخ بارہ منزلیں کرکے — وہاں پہنچے وہ گھر دیکھا جو گھر اللہ کا گھر ہے
نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا — جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے
ہزاروں بے نواؤں کے ہیں جمگھٹ آستانہ پر — طلب دل میں صدائے یارسول اللہ لب پر ہے
لکھا ہے خامۂ رحمت نے دریر خطِ قدرت سے — جسے یہ آستانہ مل گیا سب کچھ میسر ہے
خدا ہے اس کا مالک یہ خدائی بھر کا مالک ہے — خدا ہے اس کا مولیٰ یہ خدائی بھر کا سرور ہے
زمانہ اس کے قابو میں نہ ماننے والے قابو میں — یہ ہر دفتر کا حاکم ہے یہ ہر حاکم کا افسر ہے
عطا کے ساتھ ہے مختار رحمت کے خزانوں کا — خدائی پر ہے قابو بس خدائی اس سے باہر ہے
کرم کے جوش ہیں بذل و نعم کے دور دورے ہیں — عطائے بانوا ہر بے نوا سے شیر و شکر ہے
کوئی لپٹا ہے فرطِ شوق میں روضہ کی جالی سے — کوئی گردن جھکائے رعب سے بادیدہ تر ہے
کوئی مشغول عرضِ حال ہے یوں شادماں ہوکر — کہ یہ سب سے بڑی سرکار ہے تقدیر یاور ہے
کمینہ بندہ در عرض کرتا ہے حضوری میں — جو موروثی یہاں کا مدح گستر ہے ثناگر ہے
تری رحمت کے صدقے یہ تری رحمت کا صدقہ تھا — کہ ان ناپاک آنکھوں کو یہ نظارہ میسر ہے
ذلیلوں کی تو کیا گنتی سلاطینِ زمانہ کو — تری سرکار عالی ہے ترا دربار برتر ہے
تری دولت تری ثروت تری شوکت جلالت کا — نہ ہے کوئی زمیں پر اور نہ کوئی آسماں پر ہے
مطافِ کعبہ کا عالم دکھایا تو نے طیبہ میں — ترا گھر بیچ میں چاروں طرف اللہ کا گھر ہے
تجلی پر تری صدقے ہے مہر و ماہ کی تابش — پسینے پر ترے قربان روحِ مشک و عنبر ہے
غم و افسوس کا دافع اشارہ پیاری آنکھوں کا — دلِ مایوس کی حامی نگاہِ بندہ پرور ہے
جو سب اچھوں میں ہے اچھا جو ہر بہتر سے بہتر ہے — ترے صدقے سے اچھا ہے ترے صدقے میں بہتر ہے
رکھوں میں حاضری کی شرم ان اعمال پر کیونکر — مرے امکان سے باہر مری قدرت سے باہر ہے
اگر شانِ کرم کو لاج ہو میرے بلانے کی — تو میری حاضری دونوں جہاں میں میری یاور ہے

Marfat.com

مجھے کیا ہو گیا ہے کیوں میں ایسی باتیں کرتا ہوں
یہاں بھی یاس و محرومی یہ کیونکر ہو یہ کیونکر ہے

بلا کر اپنے کتے کو نہ دیں چمکار کر ٹکڑا
پھر اس شانِ کرم پر فہم سے یہ بات باہر ہے

تذبذب مغفرت میں کیوں ہے اس در کے ثنا گر کو
کہ یہ درگاہِ والا رحمتِ خالص کا مظہر ہے

مبارک ہو حسنؔ سب آرزوئیں ہو گئیں پوری
اب ان کے صدقے میں عیشِ ابد تجھ کو میسر ہے

ذکرِ شہادت

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزارِ جنت کی
سواری آنے والی ہے شہیدانِ محبت کی

کھلے ہیں گل بہاروں پر ہے پھلواری جراحت کی
فضا ہر زخم کے دامن سے وابستہ ہے جنت کی

گلا کٹوا کے بیڑی کاٹنے آئے ہیں امت کی
کوئی تقدیر تو دیکھے اسیرانِ مصیبت کی

شہیدِ ناز کی تفریح زخموں سے نہ کیونکر ہو
ہوائیں آتی ہیں ان کھڑکیوں سے باغِ جنت کی

کرم والوں نے در کھولا تو رحمت نے سماں باندھا
کمر باندھی تو قسمت کھول دی فضلِ شہادت کی

علی کے پیارے خاتونِ قیامت کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

زمینِ کربلا پر آج مجمع ہے حسینوں کا
جمی ہے انجمن روشن ہیں شمعیں نور و ظلمت کی

یہ وہ شمعیں نہیں جو پھونک دیں اپنے فدائی کو
یہ وہ شمعیں نہیں رو کر جو کاٹیں رات آفت کی

یہ وہ شمعیں ہیں جن سے جان تازہ پائیں پروانے
یہ وہ شمعیں ہیں جو ہنس کر گزاریں شب مصیبت کی

یہ وہ شمعیں نہیں جن سے فقط اک گھر منور ہو
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے روح ہو کافور ظلمت کی

دلِ حور و ملائک رہ گیا حیرت زدہ ہو کر
کہ بزمِ گلرخاں میں لے بلائیں کس کی صورت کی

[illegible]ٹتی ہیں جانیں جسم سے جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلس وصل و فرقت کی

اسی منظر پہ ہر جانب سے لاکھوں کی نگاہیں ہیں
اسی عالم کو آنکھیں تک رہی ہیں ساری خلقت کی

ہوا چھڑکاؤ پانی کی جگہ اشکِ یتیماں سے
بجائے فرش آنکھیں بچھ گئیں اہلِ بصیرت کی

ہوائے یار نے پنکھے بنائے پرِ فرشتوں کے
سبیلیں رکھی ہیں دیدار نے خود اپنے شربت کی

ادھر افلاک سے لائے فرشتے ہار رحمت کے
ادھر ساغر لئے حوریں چلی آتی ہیں جنت کی

Marfat.com

سجے ہیں زخم کے پھولوں سے وہ رنگیں گلدستے
بہارِ خوشنمائی پر ہے صدقے روحِ جنت کی

ہوائیں گلشنِ فردوس سے بس بس کر آتی ہیں
نرالی عطر میں ڈوبی ہوئی ہے روح نکہت کی

دلِ پرسوز کے سلگے اگر سوز ایسی کثرت سے
کہ پہنچی عرش و طیبہ تک لپٹ سوزِ محبت کی

ادھر چلمن اٹھی حسنِ ازل کے پاک جلووں سے
ادھر چمکی تجلی بدرِ تابانِ رسالت کی

زمینِ کربلا پر آج ایسا حشر برپا ہے
کہ کھنچ کھنچ کر مٹی جاتی ہیں تصویریں قیامت کی

گھٹائیں مصطفےٰ کے چاند پر گھر گھر کر آتی ہیں
سیہ کارانِ امت تیرہ بختانِ شقاوت کی

یہ کس کے خون کے پیاسے ہیں اُس کے خون کے پیاسے
بجھے گی پیاس جس سے تشنہ کامانِ قیامت کی

اکیلے پر ہزاروں کے ہزاروں وار چلتے ہیں
مٹا دی دین کے ہمراہ عزت شرم و غیرت کی

مگر شیرِ خدا کا شیر جب بپھرا غضب آیا
پرے ٹوٹے نظر آنے لگی صورت ہزیمت کی

کہا یہ بوسہ دے کر ہاتھ پر جوشِ دلیری نے
بہادر آج سے کھائیں گے قسمیں اس شجاعت کی

تصدق ہو گئی جانِ شجاعت سچے تیور کے
فدا شیرانہ حملوں کی ادا پر روحِ جرأت کی

نہ ہوتے گر حسین ابنِ علی اس پیاس کے بھوکے
نکل آتی زمینِ کربلا سے نہرِ جنت کی

مگر مقصود تھا پیاسا گلا ہی ان کو کٹوانا
کہ خواہش پیاس سے بڑھتی ہے دیدِ تیغِ شربت کی

شہیدِ ناز رکھ دیتا ہے گردن آبِ خنجر پر
جو موجیں باڑھ پر آجاتی ہیں دریائے الفت کی

یہ وقتِ زخم نکلا خوں اچھل کر جسمِ اطہر سے
کہ روشن ہو گئی مشعل شبستانِ محبت کی

سرِ بے تن تن آسانی کو شہرِ طیبہ میں پہنچا
تنِ بے سر کو سرداری ملی ملکِ شہادت کی

حسن سنی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیونکر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش اربابِ سنت کی

Marfat.com

کشفِ رازِ نجدیت

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری — کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
خاک منہ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر — مِٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری
تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن — تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرارِ وقوع — اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری
علم شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد — پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
بزم میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر — ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری
علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول — کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری
یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا — اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری
اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز — ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تیری
ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال — جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری
ہنس کی چال تو کیا آتی گئی اپنی بھی — اجتہادوں ہی سے ظاہر ہے حماقت تیری
کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مددے — یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری
تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد — اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں — شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری
عبدوہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی — اس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اُسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید — جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقت تیری
ترجمہ اس کا ہوا تفویۃ الایمان نام — جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری
واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے — کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری
زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں — یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری
ہوا اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا — دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

Marfat.com

سر مُنڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہونگے — سر سے پاتک یہی پوری ہے شباہت تیری
ادّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا — نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو — اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے — ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر — آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے — آپ کھل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے — کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
مرے پیارے مرے اپنے مرے سنی بھائی — آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن انصاف بھی کر — کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب — غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطان لعیں کے پیرو — جنکے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں — جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا — اپنے آرام سے پیاری جنھیں صورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں — کس لئے اس لئے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی — اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے — شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے — جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن — وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں — دعوی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی — اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلِ سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

(غزلیات تمام شد)

Marfat.com

مسدسات

تمہید ذکر معراج شریف

ساقی کچھ اپنے بادہ کشوں کی خبر بھی ہے ہم بیکسوں کے حال پہ تجھ کو نظر بھی ہے
جوشِ عطش بھی شدتِ سوز جگر بھی ہے کچھ تلخ کامیاں بھی ہیں کچھ دردِ سر بھی ہے
ایسا عطا ہو جام شرابِ طہور کا
جس کے خمار میں بھی مزہ ہو سرور کا

اب دیر کیا ہے بادۂ عرفاں قوام دے ٹھنڈے پڑے کلیجہ میں جس سے وہ جام دے
تازہ ہو روح پیاس بجھے لطف تام دے یہ تشنہ کام تجھ کو دعائیں مدام دے
اٹھیں سُرور آئیں مزے جھوم جھوم کر
ہو جاؤں بے خبر لبِ ساغر کو چوم کر

فکر بلند سے ہو عیاں اقتدارِ اوج پھیلے ہزار خامہ سرِ شاخسارِ اوج
ٹپکے گل کلام سے رنگِ بہارِ اوج ہو بات بات شانِ عروج افتخارِ اوج
فکر و خیال نور کے سانچوں میں ڈھل چلیں
مضموں فرازِ عرش سے اونچے نکل چلیں

اس شان اس ادا سے ثنائے رسول ہو ہر شعر شاخ گل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
حضّار پر سحابِ کرم کا نزول ہو سرکار میں یہ نذر محقّر قبول ہو
ایسی تعلیوں سے ہو معراج کا بیاں
سب حاملانِ عرش سنیں آج کا بیاں

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہے فرحت کی آج شام ہے عشرت کی رات ہے
ہم تیرہ اختروں کی شفاعت کی رات ہے اعزازِ ماہِ طیبہ کی رویت کی رات ہے
پھیلا ہوا ہے سرمۂ تسخیر چرخ پر
یا زلف کھولے پھرتی ہیں حوریں ادھر ادھر

Marfat.com

دل سوختوں کے دل کا سویدا کہوں اسے
پیرِ فلک کی آنکھ کا تارا کہوں اسے
دیکھوں جو چشمِ قیس سے لیلیٰ کہوں اسے
اپنے اندھیرے گھر کا اجالا کہوں اسے

یہ شب ہے یا سوادِ وطن آشکار ہے
مشکیں غلاف کعبۂ پروردگار ہے

اس رات میں نہیں یہ اندھیرا جھکا ہوا
کوئی کلیم پوش مراقب ہے یا خدا
مشکیں لباس یا کوئی محبوب دلربا
یا آہوئے سیاہ یہ چرتے ہیں جابجا

ابرِ سیاہ مست اٹھا حالِ وجد میں
لیلیٰ نے بال کھولے ہیں صحرائے نجد میں

یہ رُت کچھ اور ہے یہ ہوا ہی کچھ اور ہے
اب کی بہارِ ہوش رُبا ہی کچھ اور ہے
روئے عروسِ گل میں صفا ہی کچھ اور ہے
چھبتی ہوئی دلوں میں ادا ہی کچھ اور ہے

گلشن کھلائے بادِ صبا نے نئے نئے
گاتے ہیں عندلیب ترانے نئے نئے

ہر ہر کلی ہے مشرقِ خورشیدِ نور سے
لپٹی ہے ہر نگاہ تجلیٰ طور سے
رُوہت ہے سب کے منہ پہ دلوں کے سرور سے
مُردے ہیں بے قرار حجابِ قبور سے

ماہِ عرب کے جلوے جو اونچے نکل گئے
خورشید و ماہتاب مقابل سے ٹل گئے

ہر سمت سے بہار نوا خوانیوں میں ہے
نیسانِ جود ربّ گہر افشانیوں میں ہے
چشمِ کلیم جلوے کے قربانیوں میں ہے
غُلِ آمدِ حضور کا روحانیوں میں ہے

اک دھوم ہے حبیب کو مہماں بلاتے ہیں
بہرِ براق خلد کو جبریل جاتے ہیں

Marfat.com

نغمۂ رُوح ۱۳۰۹ھ

استمداد از حضرت سلطان بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے کریم ابن کریم اے رہنما اے مقتدا ‌ ‌ ‌ ‌ اخترِ برجِ سخاوت گوہرِ درجِ عطا
آستانہ پر ترے حاضر ہے یہ تیرا گدا ‌ ‌ ‌ ‌ لاج رکھ لے دست و دامن کی مرے بہرِ خدا

رُوئے رحمت بر متاب اے کام جاں از رُوئے من
حرمتِ رُوحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

شاہِ اقلیمِ ولایت سرورِ کیواں جناب ‌ ‌ ‌ ‌ ہے تمہارے آستانے کی زمیں گردوں قباب
حسرتِ دل کی کشاکش سے ہیں لاکھوں اضطراب ‌ ‌ ‌ ‌ التجا مقبول کیجے اپنے سائل کی شتاب

رُوئے رحمت بر متاب اے کام جاں از رُوئے من
حرمتِ رُوحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

سالکِ راہِ خدا کو رہنما ہے تیری ذات ‌ ‌ ‌ ‌ مسلکِ عرفانِ حق میں پیشوا ہے تیری ذات
بے نوایانِ جہاں کا آسرا ہے تیری ذات ‌ ‌ ‌ ‌ تشنہ کاموں کیلئے بحرِ عطا ہے تیری ذات

رُوئے رحمت بر متاب اے کام جاں از رُوئے من
حرمتِ رُوحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ہر طرف سے فوجِ غم کی ہے چڑھائی الغیاث ‌ ‌ ‌ ‌ کرتی ہے پامال یہ بے دست و پائی الغیاث
پھر گئی ہے شکل قسمت سب خدائی الغیاث ‌ ‌ ‌ ‌ اے مرے فریاد رس تیری دہائی الغیاث

رُوئے رحمت بر متاب اے کام جاں از رُوئے من
حرمتِ رُوحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

منکشف کس پر نہیں شانِ معلّیٰ کا عروج ‌ ‌ ‌ ‌ آفتابِ حق نما ہو تم کو ہے زیبا عروج
میں حضیضِ غم میں ہوں امداد ہو شاہا عروج ‌ ‌ ‌ ‌ ہر ترقی پر ترقی ہو بڑھے دونا عروج

رُوئے رحمت بر متاب اے کام جاں از رُوئے من
حرمتِ رُوحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

Marfat.com

تا کجا ہو پائمالِ لشکرِ افکار روح　　تا بکے تڑپا کرے بے مونس و غمخوار روح
ہو چلی ہے کاوشِ غم سے نہایت زار روح　　طالبِ امداد ہے ہر وقت اے دلدار روح

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

دبدبہ میں ہے فلک شوکت ترا اے ماہ کاخ　　دیکھتے ہیں ٹوپیاں تھامے گدا و شاہ کاخ
قصرِ جنت سے فزوں رکھتا ہے عز و جاہ کاخ　　اب دکھا دے دیدۂ مشتاق کو للہ کاخ

روئے رحمت برمتاب اے جان از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

تو بہ سائل اور تیرے در سے پلٹے نامراد　　ہم نے کیا دیکھے نہیں غمگین آتے جاتے شاد
آستانے کے گدا ہیں قیصر و کسریٰ قباد　　ہو کبھی لطف و کرم سے بندۂ مضطر بھی یاد

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

نفسِ امارہ کے پھندے میں پھنسا ہوں الغیاث　　در ترا بیکس پناہ کوچہ ترا عالم ملاذ
رحم فرمایا ملاذی لطف فرمایا معاذ　　حاضرِ در ہے غلامِ آستاں بہرِ لواذ

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

شہر یار اے ذی وقار اے باغِ عالم کی بہار　　بحرِ احساں رشحۂ نیساں جود کردگار
ہوں خزانِ غم کے ہاتھوں پائمالی سے دوچار　　عرض کرتا ہوں ترے در پر بچشمِ اشکبار

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

بر سرِ پرخاش ہے مجھ سے عدوئے بے تمیز　　رات دن ہے در پئے قلبِ حزیں نفسِ حریز
مبتلا ہے سو بلاؤں میں مری جانِ عزیز　　حلِ مشکل آپ کے آگے نہیں دشوار چیز

روئے رحمت برمتاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

Marfat.com

اک جہاں سیراب فیضِ ابر ہے اکی برس ترنوا ہیں بلبلیں پڑتا ہے گوشِ گل میں رس
ہے یہاں کشتِ تمنا خشک و زندانِ قفس اے سحابِ رحمتِ حق سوکھے دھانوں پر برس

روئے رحمت برمتاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

فصلِ گل آئی عروسانِ چمن ہیں سبز پوش شادمانی کا نواں سنجانِ گلشن میں ہے جوش
جوبنوں پر آ گیا حسن بہارِ گل فروش ہائے یہ رنگ اور ہیں یوں دام میں گم کردہ ہوش

روئے رحمت برمتاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

دیکھ کر اس نفسِ بد خصلت کے یہ زشتی خواص سوزِ غم سے دل پگھلتا ہے مرا شکل رصاص
کس سے مانگوں خونِ حسرت ہائے کشتہ کا قصاص مجھ کو اس موذی کے چنگل سے عطا کیجے خلاص

روئے رحمت برمتاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ایک تو ناخن بدل ہے شدتِ افکار قرض اس پہ اعدا نے نشانہ کر لیا ہے مجھ کو فرض
قرض ادا ہو یا نہ ہو لیکن مرا آزار فرض رد نہ فرماؤ خدا کے واسطے سائل کی عرض

روئے رحمت برمتاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

نفسِ شیطاں میں بڑھے ہیں سو طرح کے اختلاط ہر قدم در پیش ہے مجھ کو طریق پل صراط
بھولی بھولی سی کبھی یاد آتی ہے شکلِ نشاط پیشِ بارِ کوہ کاہِ ناتواں کی کیا بساط

روئے رحمت برمتاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

آفتوں میں پھنس گیا ہے بندۂ دار الحفیظ جان سے سو کاہشوں میں دم ہے مضطر الحفیظ
ایک قلبِ ناتواں ہے لاکھ نشتر الحفیظ المدد اے دادرس اے بندہ پرور الحفیظ

روئے رحمت برمتاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

Marfat.com

صبحِ صادق کا کنارِ آسماں سے ہے طلوع
ڈھل چکا ہے صورتِ شب حسنِ رخسارِ شموع
طائروں نے آشیانوں میں کئے نغمے شروع
اور نہیں آنکھوں کو اب تک خوابِ غفلت سے رجوع

روئے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر ﷺ یک نظر کن سوئے من

بدلیاں چھائیں ہوا بدلی ہوئے شاداب باغ
غنچے چٹکے پھول مہکے بس گیا دل کا دماغ
آہ اے جورِ قفس دل ہے کہ محرومی کا داغ
واہ اے لطفِ صبا گل ہے تمنا کا چراغ

روئے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ رُوحِ پیمبر ﷺ یک نظر کن سوئے من

آسماں ہے قوسِ فکریں تیر میرا دل ہدف
نفس و شیطاں ہر گھڑی کف بر لب و خنجر بکف
منتظر ہوں میں کہ اب آئی صدائے لاتخف
سرورِ دیں کا تصدق بحر سلطانِ نجف

روئے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر ﷺ یک نظر کن سوئے من

بڑھ چلا ہے آجکل احباب میں جوشِ نفاق
خوش مذاقانِ زمانہ ہو چلے ہیں بد مذاق
سیکڑوں پردوں میں پوشیدہ ہے حسنِ اتفاق
برسرِ پیکار ہیں آگے جو تھے اہلِ وفاق

روئے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر ﷺ یک نظر کن سوئے من

ڈر درندوں کا اندھیری رات صحرا ہولناک
راہ نامعلوم رعشہ پاؤں میں لاکھوں مغاک
دیکھ کر ابرِ سیہ کو دل ہوا جاتا ہے چاک
آئیے امداد کو ورنہ میں ہوتا ہوں ہلاک

روئے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر ﷺ یک نظر کن سوئے من

ایک عالم پر نہیں رہتا کبھی عالم کا حال
ہر کمالِ را زوال دہر زوالِ را کمال
بڑھ چکیں شب ہائے فرقت تو ہو روزِ وصال
مہر ادھر منہ کر کہ میرے دن پھریں دل ہو نہال

روئے رحمت بر متاب اے کامِ جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

Marfat.com

گو چڑھائی کر رہے ہیں مجھ پہ اندوہ و الم
گو بپا پے ہو رہے ہیں اہلِ عالم کے ستم
پر کہیں چھٹتا ہے تیرا آستاں تیرے قدم
چارۂ دردِ دلِ مضطر کریں تیرے کرم

روئے رحمت بر متاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ہیں کمر بستہ عداوت پر بہت اہلِ زمن
ایک جانِ ناتواں لاکھوں الم لاکھوں محن
سن لے فریادِ حسنؔ فرمادے امدادِ حسنؔ
صبحِ محشر تک رہے آباد تیری انجمن

روئے رحمت بر متاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

ہے ترے الطاف کا چرچا جہاں میں چار سو
شہرۂ آفاق ہیں یہ خصلتیں یہ نیک خو
ہے گدا کا حال تجھ پر آشکارا مو بمو
آجکل گھیرے ہوئے ہیں چار جانب سے عدو

روئے رحمت بر متاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

شام ہے نزدیک منزل دور میں گم کردہ راہ
ہر قدم پر پڑتے ہیں اس دشت میں خس پوش چاہ
کوئی ساتھی ہے نہ رہبر جس سے حاصل ہو پناہ
اشک آنکھوں میں قلق دل میں لبوں پر آہ آہ

روئے رحمت بر متاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

تاج والوں کو مبارک تاج زر تختِ شہی
بادشا لاکھوں ہوئے کس پر بھلی کس کی رہی
میں گدا ٹھہروں ترا میری اسی میں ہے بہی
ظلِ دامن خاک در دیہیم و افسر ہے یہی

روئے رحمت بر متاب اے کام جاں از روئے من
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے من

Marfat.com

مناقب حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہٗ الشریف

ہوا ہوں دادِ ستم کو میں حاضرِ دربار
گواہ ہیں دلِ محزون و چشم دریا بار

طرح طرح سے ستاتا ہے زمرۂ اشرار
بدیع بہرِ خدا رحمتِ شہِ ابرار

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

ادھر اقاربِ عقارب عدو اجانب خویش
ادھر ہوں جوشِ معاصی کے ہاتھ سے دل ریش

بیاں میں کس سے کروں ہیں جو آفتیں درپیش
پھنسا ہے سخت بلاؤں میں یہ عقیدت کیش

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

نہ ہوں میں طالبِ افسر نہ سائلِ دیہیم
کہ سنگِ منزلِ مقصد ہے خواہشِ زر و سیم

کہا ہے تم کو خدا نے کریم ابن کریم
فقط یہی ہے شہا آرزوئے عبدِ اثیم

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

ہوا ہے خنجرِ افکار سے جگر گھائل
نفس نفس ہے عیاں دم شماریٔ بسمل

مجھے ہو مرحمت اب دارُوئے جراحتِ دل
نہ خالی ہاتھ پھرے آستاں سے یہ سائل

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

تمہارے وصف و ثنا کس طرح سے ہوں مرقوم
کہ شانِ ارفع و اعلیٰ کسے نہیں معلوم

ہے زیرِ تیغِ الم مجھ غریب کا حلقوم
ہوئی ہے دل کی طرف یورشِ سپاہِ ہموم

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

ہوا ہے بندہ گرفتارِ پنجۂ صیاد
ہیں ہر گھڑی ستم ایجاد سے ستم ایجاد

حضور پڑتی ہے ہر روز اک نئی افتاد
تمہارے در پہ میں لایا ہوں جور کی فریاد

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

تمام ذرّوں پہ کا شمس ہیں جود و نوال
فقیر خستہ جگر کا بھی رد نہ کیجے سوال

حسنؔ ہوں نام کو پر ہوں میں سخت بد افعال
عطا ہو مجھ کو بھی اے شاہِ جنس حسن مآل

مدار چشمِ عنایت زمن دریغ مدار
نگاہِ لطف و کرم از حسنؔ دریغ مدار

Marfat.com

عرضِ سلام

بدرگاہ خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام

السلام اے خسروِ دنیا و دیں
السلام اے راحتِ جانِ حزیں
السلام اے بادشاہِ دو جہاں
السلام اے سرورِ کون و مکاں
السلام اے نورِ ایمان السلام
السلام اے راحت جاں السلام
اے شکیبِ جانِ مضطر السلام
آفتابِ ذرّہ پرور السلام
دردِ غم کے چارہ فرما السلام
دردمندوں کے مسیحا السلام
اے مرادیں دینے والے السلام
دونوں عالم کے اُجالے السلام
دردِ غم میں مبتلا ہے یہ غریب
دم چلا تیری دہائی اے طبیب
نبضیں ساقط روح مضطر جی نِڈھال
دردِ عصیاں سے ہوا ہے غیر حال
بے سہاروں کے سہارے ہیں حضور
حامی و یار ہمارے ہیں حضور
ہم غریبوں پر کرم فرمائیے
بدنصیبوں پر کرم فرمائیے
بے قراروں کے سرہانے آئیے
دلفگاروں کے سرہانے آئیے
جاں بلب کی چارہ فرمائی کرو
جانِ عیسیٰ ہو مسیحائی کرو
شام ہے نزدیک منزل دور ہے
پاؤں کیسے جان تک رنجور ہے
مغربی گوشوں میں پھوٹی ہے شفق
زردی خورشید سے ہے رنگ فق
راہ نامعلوم صحرا پُر خطر
کوئی ساتھی ہے نہ کوئی راہبر
طائروں نے بھی بسیرا لے لیا
خواہش پرواز کو رخصت کیا
ہر طرف کرتا ہوں حیرت سے نگاہ
پر نہیں ملتی کسی صورت سے راہ
سو بلائیں چشم تر کے سامنے
یاس کی صورت نظر کے سامنے
دل پریشاں بات گھبرائی ہوئی
شکل پر افسردگی چھائی ہوئی
ظلمتیں شب کی غضب ڈھانے لگیں
کالی کالی بدلیاں چھانے لگیں

Marfat.com

ان بلاؤں میں پھنسا ہے خانہ زاد ‏ ‏ ‏ ‏ آفتوں میں مبتلا ہے خانہ زاد

اے عرب کے چاند اے مہرِ عجم ‏ ‏ ‏ ‏ اے خدا کے نور اے شمعِ حرم

فرش کی زینت ہے دم سے آپ کے ‏ ‏ ‏ ‏ عرش کی عزت قدم سے آپ کے

آپ سے ہے جلوۂ حق کا ظہور ‏ ‏ ‏ ‏ آپ ہی ہیں نور کی آنکھوں کے نور

آپ سے روشن ہوئے کون و مکاں ‏ ‏ ‏ ‏ آپ سے پُر نور ہے بزمِ جہاں

اے خداوندِ عرب شاہِ عجم ‏ ‏ ‏ ‏ کیجئے ہندی غلاموں پر کرم

ہم سیہ کاروں پہ رحمت کیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ تیرہ بختوں کی شفاعت کیجئے

اپنے بندوں کی مدد فرمایئے ‏ ‏ ‏ ‏ پیارے حامی مسکراتے آئیے

ہو اگر شانِ تبسم کا کرم ‏ ‏ ‏ ‏ صبح ہو جائے شبِ دیجورِ غم

ظلمتوں میں گم ہوا ہے راستہ ‏ ‏ ‏ ‏ المدد اے خندۂ دنداں نما

ہاں دکھا جانا تجلی کی ادا ‏ ‏ ‏ ‏ ٹھوکریں کھاتا ہے پردیسی ترا

دیکھئے کب تک چمکتے ہیں نصیب ‏ ‏ ‏ ‏ دیر سے ہے لو لگائے یہ غریب

ملتجی ہوں میں عرب کے چاند سے ‏ ‏ ‏ ‏ اپنے رب سے اپنے رب کے چاند سے

میں بھکاری ہوں تمہارا تم غنی ‏ ‏ ‏ ‏ لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی

تنگ آیا ہوں دلِ ناکام سے ‏ ‏ ‏ ‏ اس نکمے کو لگا دو کام سے

آپ کا دربار ہے عرش اشتباہ ‏ ‏ ‏ ‏ آپ کی سرکار ہے بیکس پناہ

مانگتے پھرتے ہیں سلطان و امیر ‏ ‏ ‏ ‏ رات دن پھیری لگاتے ہیں فقیر

غمزدوں کو آپ کر دیتے ہیں شاد ‏ ‏ ‏ ‏ سب کو مل جاتی ہے منہ مانگی مراد

میں تمہارا ہوں گدائے بے نوا ‏ ‏ ‏ ‏ کیجئے اپنے بے نواؤں پر عطا

میں غلامِ ہیچ کارہ ہوں حضور ‏ ‏ ‏ ‏ ہیچ کاروں پر کرم ہے پُر ضرور

اچھے اچھوں کے ہیں گاہک ہر کہیں ‏ ‏ ‏ ‏ ہم بدوں کی ہے خریداری ہمیں

کیجئے رحمت حسن پر کیجئے
دونوں عالم کی مرادیں دیجئے

Marfat.com

رباعیات

جانِ گلزارِ مصطفائی تم ہو — مختار ہو مالکِ خدائی تم ہو
جلوہ سے تمھارے ہے عیاں شانِ خدا — آئینۂ ذاتِ کبریائی تم ہو

دیگر

یارانِ نبی کا وصف کس سے ہو ادا — ایک ایک ہے اُن میں ناظمِ نظمِ ہُدیٰ
پائے کوئی کیونکر اُس رباعی کا جواب — اے اہلِ سخن جس کا مصنف ہو خدا

دیگر

بدکار ہیں عاصی ہیں زیاں کار ہیں ہم — تعزیر کے بے شبہ سزاوار ہیں ہم
یہ سب سہی پر دل کو ہے اس سے قوت — اللہ کریم ہے گنہگار ہیں ہم

دیگر

خاطی ہوں سیہ کار ہوں خطا کار ہوں میں — جو کچھ ہو حسنؔ سب کا سزاوار ہوں میں
پر اس کے کرم پہ ہے بھروسہ بھاری — اللہ ہے شاہد کہ گنہگار ہوں میں

دیگر

اس درجہ ہے ضعف جاں گزائے اسلام — ہیں جس سے ضعیف سب قوائے اسلام
اے مرتوں کی جان کو بچانے والے — اب ہے ترے ہاتھ میں دوائے اسلام

دیگر

کب تک یہ مصیبتیں اٹھائے اسلام — کب تک رہے ضعف جاں گزائے اسلام
پھر از سرِ نو اس کو توانا کر دے — اے حامیِ اسلام خدائے اسلام

دیگر

ہے شام قریب چھپی جاتی ہے ضو — منزل ہے بعید تھک گیا ہے رہرو
اسلام کے بیڑے کو سہارا دینا — ٹوٹی ہوئی آس نے لگائی ہے لو

Marfat.com

(۱)

برساتے وہ آزادہ روی نے جھالے
ہر راہ میں بہہ رہے ہیں ندی نالے
اسلام کے بیڑے کو سہارا دینا
اے ڈوبتوں کے پار لگانے والے

(۲)

سن احقر ازاد وزمن کی فریاد
سن بندۂ پابند محن کی فریاد
یارب تجھے واسطہ خداوندی کا
رہ جائے نہ بے اثر حسنؔ کی فریاد

(۳)

جو لوگ خدا کی ہیں عبادت کرتے
کیوں اہلِ خطا کی ہیں حقارت کرتے
بندے جو گنہگار ہیں وہ کس کے ہیں
کچھ دیر اُسے ہوتی ہے رحمت کرتے

(۴)

دنیا فانی ہے اہلِ دنیا فانی
شہر و بازار و کوہ و صحرا فانی
دل شاد کریں کس کے نظارہ سے حسنؔ
آنکھیں فانی ہیں یہ تماشا فانی

(۵)

اس گھر میں نہ پابند نہ آزاد ہے
غمگین ہے کوئی نہ دل شاد ہے
تعمیر مکان کس کے لیے ہوتا ہے
کوئی نہ یہاں رہے گا یہ یاد رہے

Marfat.com

کرم بالائے کرم

اگر آپ کو جاگتے میں تاجدار مدینہ کے دیدار کی تمنا ہے تو حضرت بہزاد لکھنوی کی تازہ ترین نعتوں کے مجموعے "کرم بالائے کرم" کا مطالعہ کیجئے۔ حضرت بلالؓ رسول اکرمؐ کی محبت سے سرشار ہو کر اذان دیتے تھے اور انکی زبان سے نکلا ہوا اذان کا ایک ایک لفظ سامعین کے قلوب کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا تھا۔ حضرت بہزاد لکھنوی، رسول اکرمؐ کی محبت نے سرشار ہو کر اشعار کہتے ہیں اور انکے ہر ہر شعر کا ایک ایک لفظ لوگوں کے دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔ حضرت بہزاد لکھنوی جن کی ادبی حیثیت مسلم اور جنکے شعری درجہ کو ہر شخص نے تسلیم کیا ہے۔ جنکی زندگی اسلام کیلئے وقف ہے اور جنکا دل محبت رسولؐ میں ڈوبا ہوا ہے انکی طرف سے دربار رسالت میں پیش کی ہوئی ایسی رُوح پرور نعتوں کو جنکا ایک ایک لفظ آپکے دل میں اُتر کر آپ کو محبت رسولؐ سے سرشار کر دے گا ہم نے آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت سے آراستہ کر کے "کرم بالائے کرم" کے نام سے پیش کیا ہے۔ کرم بالائے کرم ایسی نعتوں کا مجموعہ ہے جو لوٹتے ہوئے دل اور روتی ہوئی انکھوں سے صحن حرم محراب النبیؐ اور مسجد نبوی میں پیش کی گئیں۔ کرم بالائے کرم کی نعتوں کو بیت اللہ اور مسجد نبویؐ کی رُوح پرور تجلیات نے نورٌ علیٰ نور بنا دیا ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ کو محسوس ہوگا کہ آپنے اپنا دل مدینہ والے کیلئے مخصوص کر دیا ہے اور آپ کا دل اس دربار مقدس میں حاضری کیلئے بے چین ہو جائیگا جہاں کی آستاں بوسی تاجدارانِ عالم کیلئے باعثِ نجات ہے اور جہاں ملائکہ آج بھی صبح و شام درود و سلام کیلئے حاضر ہوتے ہیں نظر افروز کتابت رُوح پرور آفسٹ کی طباعت۔ ہر صفحے پر خوش نما بیل اور خوبصورت سرورق مجلد اور دیدہ زیب گرد پوش کے باوجود ہدیہ

آج ہی طلب فرما کر جاگتے میں تاجدار مدینہ کا دیدار کیجئے۔

فلسفۂ عبادات اسلامی

مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی نے اسلامی عبادات کے فلسفے کو بالکل ہی اچھوتے انداز میں تحریر فرمایا ہے جملہ مسلمانوں کے لئے عموماً اور جدید تعلیمیافتہ طبقہ کیلئے خصوصاً مفید کتاب ہے انداز بیان اسقدر دلچسپ ہے کہ ایک ایک لفظ پڑھنے والے کے دل و دماغ میں نقش ہوتا جاتا ہے۔ لادینی کے اس دور میں جبکہ دینی کاموں کی طرف سے بیحد غفلت ہوتی جارہی ہے۔ مولانا موصوف نے اس کتاب کو تصنیف فرما کر بہت ہی نیک اور مفید کارنامہ انجام دیا ہے۔ کتابت و طباعت خوشخط دیدہ زیب کاغذ عمدہ گلیز۔

سائز $\frac{۲۲×۱۸}{۸}$ ضخامت ۴۸ صفحات دو رنگہ سرورق۔

ملنے کا پتہ: مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

Marfat.com

اطیب البیان ردِ تقویت الایمان

مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے فرقہ وہابیہ کے حق میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیخ نجدی کی کتاب "التوحید" کا چربہ تقویت الایمان کے نام سے پیش کیا ہے۔ یہ ایک دیدہ دلیری اور ہر اہل ایمان کیلئے کھلا چیلنج تھا حضرت مولانا شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادیؒ نے اس فریب کا پردہ چاک کیا اور مستند حوالوں و تاریخی تحقیق سے اطیب البیان اسکے رد میں لکھی اسکی عظمت پڑھنے سے ہی ظاہر ہوگی ایسی سیر حاصل بحث جس نے فرقہ وہابیہ کو ہلا کر رکھ دیا ایسی معرکۃ الآرا تصنیف جو ہر دور کی ضرورت ہے۔

کتابت و طباعت دیدہ زیب، کاغذ عمدہ گلیز، ضخامت ۰۰ہ صفحات، حسین سرورق۔

سائز $\frac{20\times30}{16}$ قیمت

حدائقِ بخشش

اعلحضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ کی دینی و علمی حیثیت سے پاک و ہند کا ہر مسلمان بخوبی واقف ہے۔ آپنے عشق رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر جو نعتیں کہی ہیں وہ حدائقِ بخشش میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں جس کا ہر ہر لفظ دل میں اترتا چلا جاتا ہے ایک محبت بھرے دل کی پکار ایک عظیم انسان کا نذرانۂ عقیدت وہ نعتیں جو آپکے دل کو محبت رسولؐ سے بھر دیں گی اسکی نعتیں میلادِ پاک کی مبارک محفلوں میں عرصہ دراز سے بڑے شوق سے پڑھی جاتی ہیں جس کو سن کر ہر مسلمان عجیب لذت محسوس کرتا ہے۔ ہم نے جلی کتابت و خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ چہار رنگہ آرٹ پیپر کے خوبصورت ٹائٹل نے اسکی خوبصورتی میں مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ سائز $\frac{27\times17}{8}$ ضخامت ۲۲۰ صفحات۔

قیمت مجلد قسم اوّل ، مجلد قسم دوم

کتاب و سنت غیروں کی نظر میں

مجاہد ملت شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی نے اپنی اس کتاب میں دیگر مذاہب کے اکابر و مصلح حضرات کے اقوال کو بڑی محنت و کاوش سے جمع فرمایا ہے جس کے پڑھنے سے دین اسلام کی سچائی اور اہمیت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے لادینی کے موجودہ دور میں اس کا مطالعہ بیحد مفید اور ضروری ہے زبان انتہائی پاکیزہ و سلیس اور طرز بیان بیحد دلچسپ ہے کتابت و طباعت خوشخط دیدہ زیب، کاغذ عمدہ گلیز سائز $\frac{22\times18}{8}$ ضخامت ۸۰ صفحات، دو رنگہ حسین سرورق۔

ملنے کا پتہ:۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

سُنّتِ خیر الانام

مصنفہ: حضرت مولانا صاحبزادہ محمد کرم شاہ صاحب فاضل جامعہ ازہر

انکارِ سنت و لادینی کے موجودہ پُرفتن دور میں اس مسئلہ کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی حقیقت کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے تاکہ ہر مسلمان سُنّتِ رسول کے مطابق اپنی زندگی گزار کر خداوندِ قدوس کے حضور سرخروئی حاصل کر سکے۔ اس موضوع پر فاضل مصنف نے جس قدر محنت و کاوش کا مظاہرہ کیا ہے وہ بیان نہیں کیا جا سکتا ملک کے مختلف رسائل و جرائد اور ہر مکتب خیال کے علماء نے اسکو بیحد پسند فرمایا ہے منکرین حدیث کیلئے تازیانے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم نے عمدہ خوشخط کتابت و دیدہ زیب طباعت کے ساتھ عمدہ گلیز کاغذ پر طبع کیا ہے۔ دو رنگہ حسین سرورق اور خوبصورت مضبوط جلد مع دو رنگہ حسین گردپوش نے خوبصورتی میں مزید چار چاند لگا دیے ہیں۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۳۱۲ صفحات، قیمت مجلد

اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان جس کا ہر ہر لفظ دل میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ ایک محبت بھرے دل کی پکار۔ ایک عظیم انسان کا نذرانہ عقیدت، وہ نعتیں جو آپ کے دل کو محبتِ رسول سے بھر دیں گی ہم نے جلی کتابت و خوبصورت طباعت سے شائع کیا ہے چہار رنگہ خوبصورت سرورق، دو حصوں میں کامل کتاب ضخامت ۱۰۴ صفحات

قیمت قسم اول مجلد:

قیمت قسم دوم مجلد:

ملنے کا پتہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ، کراچی ۱

Marfat.com

سُنّتِ خیرُ الاَنام

مصنفہ: حضرت مولانا صاحبزادہ محمد کرم شاہ صاحب فاضل جامعہ ازہر

انکارِ سُنت و لادینی کے موجودہ پُرفتن دور میں اس مسئلہ کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی حقیقت کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے تاکہ ہر مسلمان سُنتِ رسول کے مطابق اپنی زندگی گزار کر خداوندِ قدوس کے حضور سرخروئی حاصل کرسکے۔ اِس موضوع پر فاضل مصنف نے جسقدر محنت و کاوش کا مظاہرہ کیا ہے وہ بیان نہیں کیا جاسکتا ملک کے مختلف رسائل و جرائد اور ہر مکتب خیال کے علماء نے اسکو بیحد پسند فرمایا ہے منکرینِ حدیث کیلئے تازیانے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم نے عمدہ خوشخط کتابت و دیدہ زیب طباعت کے ساتھ عمدہ گلیز کاغذ پر طبع کیا ہے۔ دو رنگہ حسین سرورق اور خوبصورت مضبوط جلد مع دو رنگہ حسین گرد پوش نے خوبصورتی میں مزید چار چاند لگادیئے ہیں۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۳۱۲ صفحات، قیمت

حدائقِ بخشش

اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی

اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان جس کا ہر ہر لفظ دل میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ ایک محبت بھرے دل کی پکار۔ ایک عظیم انسان کا نذرانۂ عقیدت، وہ نعتیں جو آپ کے دل کو محبتِ رسول سے بھر دیں گی ہم نے جلی کتابت و خوبصورت طباعت سے شائع کیا ہے چہار رنگہ خوبصورت سرورق، دو حصوں میں کامل کتاب ضخامت ۱۰۴ صفحات

قیمت قسمِ اوّل مُجلّد:

قیمت قسمِ دوم مُجلّد:

ملنے کا پتہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی مشہور محل میکلوڈ روڈ، کراچی ۱

Marfat.com